خاتونِ اسلام

تالیف
فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری

ترجمہ
سعید احمد قمر الزمان ندوی

خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

Marfat.com

خاتون اسلام

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری

ترجمہ

سعید احمد قمر الزماں ندوی

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ

Marfat.com

کتاب

خاتون اسلام

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری

297.07
153

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------------- 2015ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763
/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

Marfat.com

19-11-2015
2657/1

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَخَیْرُ مَتَاعِھَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ

"دنیا ایک شیریں اور سبز و شاداب چیز ہے لیکن اس میں سب سے بہترین نعمت نیک عورت ہے۔"

Marfat.com

فہرست

عرض ناشر 13

تمہید 15

مقدمہ 22

ایک ضروری واہم انتباہ 24

خاتون اسلام کا عقیدہ 26

فرشتوں پر ایمان 33

فرشتوں کے وجود پر دلائل 33

جن وشیاطین کے وجود پر دلائل 34

کتابوں اور رسولوں پر ایمان 36

یوم آخرت پر ایمان 37

قضا وقدر پر ایمان 41

قضا وقدر کے معنی 41

ایمان بالقدر کے فوائد 43

خاتون اسلام کا ''اسلام'' 43

ارکان اسلام 44

کلمۂ توحید کے معنی 44

عبادت 45

شہادتِ رسالت کا مطلب 45

عقائدِ اسلام 46

قولی عبادتیں 51

فعلی عبادتیں 54

Marfat.com

وہ افعال جن کا ترک کرنا عبادت ہے 55
خاتون اسلام کا احسان 58
طہارت کا بیان 61
باطنی طہارت 61
ظاہری طہارت 64
بدن کی طہارت 64
پاک پانی 65
غسل کا طریقہ 67
تیمم کا بیان 68
تیمم کا طریقہ 69
حیض و نفاس کے مسائل 70
الف۔ حیض 70
ب۔ نفاس 72
ممنوعات حیض و نفاس۔ 73
نماز کا بیان 75
شرائط نماز 75
ارکان نماز 78
واجبات نماز یا مؤکدہ سنتیں 79
مستحباب نماز یا غیر مؤکدہ سنتیں 81
نماز کے بعد کی بعض سنتیں 82
سجدہ سہو کا بیان 83
طریقۂ نماز 84
مفسدات نماز 87
مکروہات نماز 89

Marfat.com

اوقات نماز 91

قضا نماز 92

اقسام نماز 93

جن اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے 94

نماز جمعہ 94

نمازِ باجماعت 95

نماز قصر 96

نماز مریض 97

احکام میت اور نماز جنازہ 98

زکوۃ کا بیان 102

مسائل زکوۃ 102

جانوروں کی زکوۃ 103

گائے کی زکوۃ 103

بکری کی زکوۃ 103

زیورات کی زکوۃ 104

وجوب زکوۃ کی شرائط 104

زکوۃ کے مصارف 105

صدقات 105

روزہ 108

روزے کی قسمیں 108

متعین روزے یہ ہیں 109

غیر متعین روزے یہ ہیں 110

ممنوع ومکروہ روزے 110

ممنوع ایام یہ ہیں 110

Marfat.com

مکروہ ایام یہ ہیں 110
روزے کے ارکان 111
روزے کی سنتیں 112
روزے کے مستحبات 112
روزے کے مفسدات 113
روزے کے مکروہات 113
روزے کے مباحات 114
جن چیزوں سے روزے میں کچھ فرق نہیں پڑتا 114
روزہ توڑ دینے کا حکم 114
اعتکاف رمضان 115
صدقہ فطر 116
حج اور عمرہ کا بیان 117
الف۔ وجوب حج وعمرہ کی شرائط 117
ب۔ حج وعمرہ کے ارکان 117
ج۔ حج کے واجبات 118
ممنوعات احرام 119
فضائل حج وعمرہ 120
حج وعمرہ کرنے کا طریقہ 121
حج کرنے کا طریقہ 121
عمرہ کرنے کا طریقہ 123
خاتون اسلام کے واجبات 124
① محافظت نماز 124
② اطاعت شوہر 126
③ تربیت اولاد 126

Marfat.com

④ امور خانہ داری 126

⑤ والدین سے حسن سلوک 127

⑥ حفاظتِ عزت وعصمت 128

⑦ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک 128

خاتون اسلام کے آداب 130

① ذکر اللہ 130

② طہارت ونظافت 130

③ پردہ 131

④ کثرت خروج سے اجتناب 131

⑤ نقاب کا استعمال 131

⑥ بدنظری سے اجتناب 132

⑦ آداب عامہ کی رعایت 132

خاتون اسلام کے اخلاق 133

① صبر کرنا 134

② عفو ودرگزر کرنا 134

③ باحیا و پروقار رہنا 136

④ جود وسخا 136

⑤ احسان وایثار کرنا 137

⑥ خاموشی وخوش آدابی 138

⑦ عدل وانصاف کرنا 139

خاتون اسلام کی خصوصیات 140

① لباس وپوشاک 140

② خانہ نشین ہونا 142

Marfat.com

③ سرپرست ہونا 143
④ فریضہ جہاد کا سقوط 144
⑤ جمعہ و جماعت کا سقوط 144
⑥ جنازے میں عدم حضور 144
⑦ عورت کی آواز کا پردہ 145
⑧ سربراہی 145
⑨ عدت گزارنا 146
⑩ مہر کا استحقاق 146
عورتوں اور مردوں میں فرق 147
① نصف شہادت 147
② نصف وراثت 148
③ زوجین کی وراثت 148
④ دیت میں فرق. 149
⑤ حج و عمرہ میں احرام 149
⑥ کفن کے کپڑے 149
⑦ حیض و نفاس میں نماز و روزہ 149
⑧ جائے عمل کا فرق 149
⑨ نان و نفقہ کا فرق 150
⑩ نماز کی صفوں میں فرق 150
خاتون اسلام کے حقوق 150
① حق ملکیت 150
② حق نکاح و طلاق 151
③ حق عبادت 151

Marfat.com

④ حق تعلیم 152
⑤ حق صدقہ و خیرات 152
⑥ حق محبت و نفرت 153
⑦ حق وصیت 153
⑧ حق لباس و پوشاک 154
⑨ حق حسن و جمال 154
⑩ حق طعام و شراب 155
شوہر پر بیوی کے حقوق 156
① نان و نفقہ 157
② حق مباشرت 157
③ حق حفاظت 157
④ حق تعلیم و تربیت 158
⑤ حق حسن معاشرت 158
خاتون اسلام کی خوبیاں 159
روحانی خوبی 159
جسمانی خوبی 160
عقلی خوبی 161
اخلاقی خوبی 162
خاتون اسلام کے لیے اسوہ حسنہ 164
① حضرت سارہ کا توسل 164
② حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا توکل 165
③ سیدہ حنہ زوجہ عمران کی نذر و التجاء 166
④ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کمالِ عقل و دین 167

Marfat.com

⑤ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حیا اور صبر جمیل 169
⑥ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم و زہد 170
زہد عائشہ رضی اللہ عنہا 171
سخاوتِ عائشہ رضی اللہ عنہا 172
خشیت عائشہ رضی اللہ عنہا 172
⑦ کچھ گمنام خواتین کا تقویٰ 172
⑧ ام عطیہ اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما کا ایمان و شجاعت 173
⑨ ام البنین کا جود و کرم 174
⑩ ام سفیان ثوری رحمہا اللہ کا حلم و خشیت 174
خاتمہ 176
گیارہ نصیحتیں 176
① توحید باری تعالیٰ 176
② شرک سے اجتناب 176
③ بدعت سے اجتناب 176
④ نماز کی حفاظت 176
⑤ شوہر کی اطاعت 177
⑥ عفت و عصمت کی حفاظت 177
⑦ پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری 177
⑧ خانہ نشین رہنا 177
⑨ والدین کے حقوق کی رعایت 177
⑩ اولاد کی تربیت 178
⑪ اللہ کا ذکر اور صدقہ و خیرات 178

Marfat.com

عرض ناشر

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ الأمین، أما بعد:

عرب کے مشہور ومعروف عالم دین، مفسر قرآن اور عظیم مبلغ فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کی بیسیوں کتب عوام وخواص سے داد تحسین وصول کر چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب ''خاتونِ اسلام'' عورتوں کی اصلاح کے لیے ان کی بہترین کاوش ہے جس میں انہوں نے واضح کیا ہے کہ اسلام ایک خاتون سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ یہ کتاب آیت: ﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ کی بہترین تفسیر ہے۔ عقیدۂ توحید سے لے کر روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل کا احاطہ بڑے عمدہ اسلوب میں کر رکھا ہے۔ ارکان اسلام کی تشریح سمیت امور خانہ داری، حفاظتِ عزت وعصمت، والدین سے حسن سلوک، پڑوسیوں سے حسن سلوک، اولاد کی تربیت، حسن اخلاق اور آداب زندگی جیسے اہم موضوعات کتاب کا حصہ ہیں جسے پڑھ کر اسلام کی خوبصورت اور باوقار تعلیم کو چھوڑ کر رسوائے زمانہ کلچر سے مرعوب ہونے والی خواتین کو احساس ہوگا کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ان کے تقدس کو بحال کیا ورنہ تمام ادیان نے اسے پامال ہی کیا ہے، حیرت ہے آج کی عورت پر جو اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کر کے انہی لوگوں سے متاثر ہے جو کل تک بیٹی کو زندہ درگور کر دیتے تھے، خواتین کو پابند سلاسل کرتے اور ان کی توہین وتحقیر میں فخر محسوس کرتے تھے۔ وقت نے کروٹ بدلی تو وہی لوگ عورت کو اپنی خواہش کی تکمیل کا ذریعہ سمجھنے لگے اور اسے گھر کی چاردیواری سے اٹھا کر چوراہے میں سجا کر رکھ دیا تاکہ ہر آنے جانے والا اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنائے۔ والعیاذ باللہ

Marfat.com

اگر کوئی عورت یہ چاہتی ہے کہ وہ دنیا وآخرت میں کامیاب ہو اور اسے حقیقی عزت ملے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیمات کے قالب میں ڈھال لے اور اس سلسلے میں کتاب ''خاتونِ اسلام'' بہترین رہنما ثابت ہوگی، ان شاء اللہ

کتاب کی اسی جامعیت واہمیت کے پیش نظر محترم جناب سعید احمد قمر الزماں ندوی نے اس کا اردو ترجمہ کیا تاکہ عربی سے ناآشنا لوگ بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں، مکتبہ اسلامیہ نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ظاہری وباطنی حسن کو دوچند کیا، ادارے کے شعبہ تحقیق وتالیف کے رفقاء نے تخریج وتہذیب کے مراحل سے گزارا، محمد ذیشان مشتاق نے عمدہ کمپوزنگ کی اور عبدالواسع صاحب نے کمال مہارت سے اس کی ڈیزائننگ کی ہے۔ جزاھم اللہ خیرًا

ہمیں امید واثق ہے کہ ہماری دیگر کاوشوں کی طرح اسے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ

محمد سرور عاصم

Marfat.com

تمہید

الحمد للّٰه رب العلمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد و على آله و صحبه وسلم۔ و بعد:

عورت کو دنیا نے جس نگاہ سے دیکھا، وہ مختلف علاقوں میں مختلف رہی، علماء یورپ میں مدتوں تک یہ سوال زیر بحث رہا کہ آیا عورت انسان بھی ہے یا نہیں، روما اس کو گھر کا اثاثہ سمجھتا تھا اور وہ وراثت کی طرح ورثاء میں منتقل ہوتی تھی، یونانی اس کو شر اور شیطان کی بیٹی اور آلۂ کار کہتے تھے، یہودی اس کو لعنت ابدی کا مستحق اور جہنمی قرار دیتے تھے، عیسائی اس کو باغ انسانیت کا کانٹا اور شجرۂ ممنوعہ سمجھتے تھے اور ان کی حکومت رومہ کبریٰ میں عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی، ان سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا تھا، اور بقول مشہور دانشور اسپرنگر نولاکھ عورتوں کو یورپ میں عیسائیوں نے زندہ جلا دیا تھا، رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیمات کے رو سے عورت کلام مقدس کو چھو نہیں سکتی تھی اور گرجا گھر میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔

دور جاہلیت میں لڑکیوں کی ولادت کے بعد انہیں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اور ان کو اپنے لیے عار و ذلت سمجھا جاتا تھا، ہندو مذہب میں ویدوں کی تعلیم کا دروازہ عورت کے لیے بند تھا۔ اور شوہر کے مرنے کے بعد اسے بھی شوہر کی چتا کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا اسی طرح ایران و چین میں عورت انتہائی جبر و استبداد اور ظلم و ستم سے دوچار تھی۔

لیکن دین اسلام نے عورتوں کو اس ذلت و پستی سے اٹھا کر عزت و شرف اور

Marfat.com

منزلت کے بام عروج پر پہنچا دیا اور اسلام کا نقطۂ نظر اس سے یکسر مختلف ہے، وہ اسے چہرہ انسانیت کی زینت، مردوں کے لیے شریک حیات اور باعث الفت و سکینت اور نسیمہ اخلاق کی حاصل تصور کرتا ہے اور ان تمام فضائل و مسائل میں اسے حصہ دار بنا دیتا ہے جسے مرد حاصل کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتا ہے کہ عورت بھی ویسے ہی انسان ہے جیسے مرد ہے:

﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ ①

''اللہ نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا۔''

اسلام کی نگاہ میں عورت اور مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں دونوں کو اپنے اپنے عمل کا اجر ملے گا۔

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ﴾ ②

''مرد جیسے عمل کریں ان کا وہ پھل پائیں گے اور عورتیں جیسے عمل کریں ان کا وہ پھل پائیں گی۔''

ایمان اور عمل صالح کے ساتھ روحانی ترقی کے جو درجات مرد کو مل سکتے ہیں وہی عورت کے لیے بھی کھلے ہوئے ہیں اور اس سے بھی اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کے حصول کی ترغیب اور حیات طیبہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ③

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مؤمن ہو، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق اجر دیں گے۔''

① ٤/النساء: ١۔ ② ٤/النساء: ٣٢۔
③ ١٦/النحل: ٩٧۔

Marfat.com

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول وفعل سے عورت کو ذلت اور عار کے مقام سے اٹھا کر عزت و منزلت کے مقام پر پہنچایا اور اسے متاع حیات کی بہترین چیز قرار دیا ہے، ارشاد ہے:

((اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَ خَیْرُ مَتَاعِھَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ)) ①

''دنیا ایک شیریں اور سبز و شاداب چیز ہے لیکن اس میں سب سے بہترین نعمت نیک عورت ہے۔''

اسلام نے عورت کو جو وسیع دینی، تعلیمی، معاشرتی اور اخلاقی حقوق دیے ہیں اور عزت وشرف اور منزلت کے جو اعلیٰ مراتب خواتین کے ہر طبقہ کو عطا کیے ہیں ان کی نظیر کسی قدیم و جدید معاشرتی نظام میں نہیں ملتی۔ چنانچہ یہ حقوق کبھی ماں کی حیثیت سے، کبھی بیٹی کی حیثیت سے، کبھی بیوی کی حیثیت سے اور کبھی بہن کی حیثیت سے دیے ہیں، حدیث میں ہے۔

((اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ)) ②

''جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔''

اور ماں کی خدمت کو جہاد پر ترجیح دی ہے اور ماں کی نافرمانی کو حرام اور گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔

حدیث میں ہے: ''جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ اچھی طرح ان کی پرورش کرے تو یہی لڑکیاں اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔'' (مسلم) ③

① صحیح مسلم کتاب الحج، باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحہ: ۲/ ۱۰۹۰ ح: ۱٤٦۷ اس میں الدنیا متاع... کے الفاظ ہیں۔ الدنیا حلوۃ خضرۃ کے الفاظ بھی صحیح مسلم کے ہیں مگر وہ الگ حدیث ہے۔ ② الکنی والاسماء للدولابی: ۳/ ۱۰۹۱ ح: ۱۹۱۱؛ مسند الشھاب باب الجنۃ تحت اقدام الامھات ح: ۱۱۹؛ سنن النسائی، کتاب الجھاد باب الرخصۃ فی التخلف لمن لہ والدۃ کے تحت یہ الفاظ ہیں۔ ''فان الجنۃ تحت رجلیھا۔'' ح: ۳۱۰٤۔ ③ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب فضل الاحسان الی اللبنات ح: ۲٦۲۹۔

Marfat.com

اسی طرح ارشاد ہے: ''جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح اکٹھے آئیں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔'' (مسلم)[1]

ایک حدیث میں ہے: ''دنیا کی نعمتوں میں بہترین نعمت نیک بیوی ہے۔''[2]

دوسری طرف قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں عورتوں کے حقوق کی رعایت اور ان سے حسن سلوک کی جگہ جگہ تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (٤/ النساء: ١٩)

''عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ﴾ (٢/ البقرة: ٢٢٨)

''عورت پر جیسے فرائض ہیں ویسے ہی اس کے حقوق بھی ہیں۔''

حدیث میں ہے: ''دنیا کی چیزوں میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب عورتیں اور خوشبو ہے، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''[3]

یوم عرفہ کے مشہور تاریخی خطبہ میں بھی آپ ﷺ نے عورتوں کو فراموش نہیں کیا اور فرمایا: ''لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کے نام کے واسطے سے حاصل کیا ہے۔'' اس کے علاوہ آپ ﷺ نے بے شمار مواقع پر مردوں کو عورتوں کے ساتھ ادائے حقوق، حسن سلوک، اور بہتر معاشرت کی ترغیب دی ہے۔

عورتوں کو دینی اور دنیوی علوم سیکھنے کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ (مردوں کی طرح) ان کی تعلیم وتربیت کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ سے دین واخلاق کی تعلیم جس طرح مرد حاصل کرتے تھے اسی طرح عورتیں بھی حاصل کرتی تھیں، آپ ﷺ نے ان کے لیے اوقات متعین فرما رکھے تھے جن میں حاضر ہو کر وہ آپ ﷺ سے علم حاصل کرتی تھیں، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور خصوصاً حضرت

① صحیح مسلم: کتاب البر والصلة والادب باب فضل الاحسان الی بنات ح: ٢٦٣١۔
② صحیح مسلم کتاب النکاح باب خیر متاع الدنیا المراة الصالحة ح: ١٤٦٧؛ سنن النسائی ح: ٣٢٣٢۔ ③ سنن نسائی: کتاب عشرة النساء باب حب النساء ح: ٣٩٣٩۔

Marfat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا نہ صرف عورتوں کی بلکہ مردوں کی بھی معلمہ تھیں اور بڑے بڑے صحابہ کرام و تابعین عظام رحمہم اللہ ان سے حدیث، تفسیر اور فقہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

اشراف تو درکنار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لونڈیوں کو بھی علم و ادب سکھانے کا حکم دیتے ہوئے، ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اس کو خوب تعلیم دے اور عمدہ تہذیب و ادب سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے شادی کر لے اس کے لیے دہرا اجر ہے۔''①

قرون اولیٰ میں عورتوں نے مردوں کی طرح اسلامی علوم وفنون کے حصول اور ان کی نشر و اشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں، چنانچہ سب سے پہلے دین اسلام کو قبول کرنے کی سعادت ایک خاتون سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آئی اور اسلام میں سب سے قبل جام شہادت نوش کرنے کا شرف بھی ایک خاتون سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو نصیب ہوا، اور خلیفہ دوم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا باعث بھی ایک خاتون ان کی ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کی دعوت و استقامت ہے۔

یہ ہے وہ قدر و منزلت، جسے عورت نے اسلامی شریعت کے تحت حاصل کیا اور یہ ہے وہ اسلامی تعلیم جس پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے لازم ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے عورت کی صحیح تعلیم و تربیت وہ ہے جو اس کو بہترین بیوی اور بہترین ماں بنائے، اس کا اصل دائرہ عمل گھر ہے، اس لیے خصوصاً ان علوم وفنون کی تعلیم دی جانی چاہیے جو اس دائرہ میں اسے زیادہ مفید بنا سکیں اور ضمناً وہ علوم وفنون بھی حاصل کر سکتی ہے جو اس کے اور معاشرہ کے لیے مفید ہوں، بشرطیکہ موزوں و مناسب ماحول میں حاصل کیے جائیں اور ایسے ہی ماحول میں انجام دیے جائیں اور شریعت میں عورتوں کے لیے متعین حدود سے تجاوز نہ کرے۔

آج ہر سو حقوق نسواں کا چرچا ہے، اور عورت کو ہر شعبہ حیات میں مردوں کے مساوی حقوق دینے کی مہم زور و شور سے جاری ہے، سوسائیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں اور عورتوں کو چراغ خانہ سے شمع محفل بنانے کی کوشش جاری ہے، اور عورتوں نے بھی عزم مردانہ کے ساتھ ہر شعبہ زندگی میں مردوں کے دوش بدوش

① صحیح البخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واھلہ ۱/ ۳۱ ح: ۹۷۔

Marfat.com

دوڑنے کا تہیہ کر رکھا ہے، کیا ان تحریکوں سے عورتوں کو جائز حقوق مل سکے؟ ان کی عزت اور شرف میں اضافہ ہوسکا؟ ہرگز نہیں، بلکہ انہیں مزید ہوا و ہوس کا شکار بنایا گیا اور یہ نام نہاد حقوق اسی وقت تک محدود رہتے ہیں جب تک عورت نوجوان رہتی ہے لیکن جب وہ بوڑھی ہو جاتی ہے تو اسے کسمپرسی کی حالت میں گوشۂ گمنامی میں ڈال دیا جاتا ہے، اور اس کے سارے حقوق نسیاً منسیاً کر دیے جاتے ہیں۔

دوسری طرف یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے ایسے وقت میں حقوق نسواں کے متعلق ایک انقلاب عظیم برپا کیا جبکہ عورت درحقیقت غلامی کی زندگی بسر کر رہی تھی، اسے زبردست حقوق و مراعات سے نوازا اور بنی نوع انسان میں طبقۂ نسواں کا درجہ بلند کیا، آج حقوق نسواں اور تعلیم نسواں اور بیداری خواتین کے جو الفاظ سنے جا رہے ہیں، یہ سب اسی انقلاب انگیز صدا کی بازگشت ہیں جو جناب محمد کریم ﷺ کی زبان مبارک سے بلند ہوئی تھی اور جس نے افکار انسانی کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر مسلمان خواتین کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل کیا جائے تو خواتین کو اس سے کہیں زیادہ حقوق مل جائیں گے جن کا وہ آج مختلف پلیٹ فارموں سے مطالبہ کر رہی ہیں۔

آج ہمارا معاشرہ اسلام کا مدعی ہونے کے باوجود روز بروز اسلام سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے، اور زندگی کے ہر شعبہ میں بے دینی، بد اخلاقی اور بے راہ روی جگہ پکڑتی جا رہی ہے، ٹیلیویژن اور فحش لٹریچر کی کثرت پورے معاشرے کو اپنی گرفت میں لے کر ان کی تعلیم و تربیت کر رہے ہیں، اسلامی عقائد اور تعلیمات میں شکوک و شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں، گھر سے باہر اسکولوں اور کالجوں میں ذہنوں کو مسموم اور اسلام سے دور کیا جا رہا ہے۔

مذکورہ صورتحال میں ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھتی جا رہی ہیں، منکرات و فواحش اور ان کے اسباب و وسائل کے دفاع اور انسداد کے لیے غیر معمولی جد و جہد کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور ان کا متبادل پیش کرنا وقت کا اہم تقاضا بنتا چلا جا رہا ہے، کہ ہم اسلامی تعلیمات، دینی اقدار اور اخلاقی آداب کو مختلف وسائل اور اسالیب سے زیادہ سے

Marfat.com

زیادہ پھیلائیں اور دعوت دین کو اپنا مقصد حیات بنائیں، یوں تو پورے معاشرہ کی اصلاح کی ضرورت ہے، لیکن خصوصیت کے ساتھ اصلاح خواتین پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، کیونکہ ماں کی گود ہر بچے کی سب سے پہلی درسگاہ اور تربیت گاہ ہے، زیر نظر کتاب ''خاتون اسلام'' اسی سلسلے کی کامیاب کوشش ہے، جس کے مصنف عالم اسلام کے مشہور مفکرو داعی، اور عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کے سینئر استاذ اور مسجد نبوی کے ممتاز مدرس اور مبلغ علامہ شیخ ابوبکر الجزائری حفظہ اللہ ہیں، موصوف محترم نے بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے اسلامی تعلیمات کو جمع فرمایا ہے، اور خاتونِ اسلام کو جن دینی اور دنیوی باتوں کی ضرورت ہوسکتی ہے انہیں غیر معمولی جامعیت سے یکجا کر دیا ہے۔

کتاب کی اسی جامعیت اور خوبیوں کے پیش نظر خواہش ہوئی کہ اسے اردو قالب میں ڈھال دیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ بالخصوص اس کی افادیت سے محروم نہ رہیں۔

آج بڑی مسرت وخوشی سے اس کا اردو ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اسے ہمارے اور تمام خواتین کے لیے مفید بنائے اور شرفِ قبولیت سے نوازے، اور اپنی تمام دینی بہنوں سے گزارش ہے کہ اس کو اپنی زندگی کا نمونہ ولائحہ عمل بنالیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ دینداری، خدا ترسی، پرہیزگاری، عفت وعصمت اور صلاح وتقویٰ کے ساتھ وہ دنیا کے معاملات کو کیسے نباہ سکتی ہیں، اور دنیا وآخرت کی بھلائیوں کو اپنے آنچل میں کیسے سمیٹ سکتی ہیں۔

اللہ رب العزت! اس معمولی کوشش کو ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین)

سعید احمد قمر الزماں ندوی
المنامہ، دولۃ البحرین

Marfat.com

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَخْلُقِ الْاِنْسَانَ عَبَثًا،① وَ لَمْ یَتْرُکْهُ سُدًی،② بَلْ خَلَقَهٗ لِیَذْکُرَهٗ وَ کَلَّفَهٗ لِیَشْکُرَهٗ، وَاَنَاطَ سَعَادَتَهٗ وَکَمَالَهٗ بِطَاعَتِهٖ، وَ رَبَطَ شِقَاءَهٗ وَ خُسْرَانَهٗ بِمَعْصِیَتِهٖ.

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، الدَّاعِیْ اِلَی اللّٰهِ، وَالْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطٍ وَالتَّرَضِّی الْکَامِلُ عَلٰی اٰلِهٖ، وَصَحَابَتِهٖ وَخُلَفَائِهٖ فِیْ دَعْوَتِهٖ، وَاُمَنَائِهٖ عَلٰی مِلَّتِهٖ، وَالتَّرَحُّمُ التَّامِ عَلٰی تَابِعِیْهِمْ وَسَالِکِیْ سَبِیْلِهِمْ فِی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ. وَ بَعْدُ:

زیر نظر کتاب ''خاتون اسلام'' ان تمام تعلیمات پر مشتمل ہے جن کا ایک مسلمان خاتون کو اپنے دینی امور خواہ وہ عقیدہ وعبادات، معاملات اور آداب و اخلاقیات سے متعلق ہوں، جاننا ضروری ہے، ہم نے آسان اسلوب اور واضح عبارتیں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تاکہ ایک مسلمان خاتون وہ سب کچھ حاصل کر سکے جو اسے دوسری چیزوں سے مستغنی کر دے، اور وہ تمام اہم دینی امور سیکھ لے جو اس کے لیے کافی وشافی

① اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (۲۳/ المومنون: ۱۱۵) سے ماخوذ ہے: ''ہاں تو کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بلا مقصد پیدا کر دیا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹا کر لائے ہی نہ جاؤ گے۔''

② اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی﴾ (۷۵/ القیامۃ: ۳۶) سے ماخوذ ہے: ''کیا انسان اس خیال میں ہے کہ اسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔''

Marfat.com

ہو جائیں، اور ہمیں اس کا احساس ہے کہ ایک مسلمان خاتون کو ان تعلیمات کی کتنی سخت ضرورت ہے، اور ساتھ ہی اس کا بھی اندازہ ہوا کہ عورتوں کے لیے کسی طرح کی کوئی جامع اور صحیح کتاب ہمارے علم کے مطابق کسی نے تالیف نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے نفع بخش بنائے اور ہمیں اجر وثواب سے نوازے، وہ دعائیں قبول کرنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اور مزید اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر، اہل بیت اطہار پر اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود سلام، برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔

Marfat.com

ایک ضروری واہم انتباہ

خاتونِ اسلام! اپنی جان کو جہنم سے بچائیں اور یاد رکھیں کہ آپ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر ہیں، سے بڑھ کر نہیں ہوسکتیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ''اپنی جان کو جہنم سے بچاؤ، میرے مال میں سے جو کچھ چاہو سوال کرو، کیونکہ میں اللہ کے ہاں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، اپنی جان کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔''①

خاتونِ اسلام! میں آپ کو ڈراتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب جہنم پیش کی گئی تو آپ نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔②

اور میں آپ کو توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعلق فرمایا ہے: ''دنیا (کے فتنہ) سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں ہی سے اٹھا تھا۔''③

عورتوں کے فتنہ کی ایک مثال پیش خدمت ہے: مجھے ایک سچے شخص نے بیان کیا

① صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب ھل یدخل النساء والولدفی الاقارب: ۱/ ٦ ح: ۲۷۵۳ وصحیح مسلم: ۱/ ۱۸۲ ح: ۳۵۱۔

② صحیح بخاری میں ہے کہ میں نے جہنم کو دیکھا اس سے زیادہ بھیانک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، اور اس میں زیادہ تر عورتیں نظر آئیں، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی ناشکری اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور زندگی بھر کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں۔ اگر تھوڑی سی (کمی) دیکھ لیتی ہیں تو کہتی ہیں کہ میں نے تم سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی'' صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشیر: ۱/ ۱۵ ح: ۲۹۔

③ صحیح مسلم، کتاب الرقاق باب اکثر اھل الجنة فقراء: ۴/ ۲۰۹۸ ح: ۲۷۴۲۔

Marfat.com

ہے کہ ہمارے ملک میں ایک عورت نے اپنے شوہر کو اٹھارہ ہزار سعودی ریال کا لباس خرید کر لانے پر مجبور کیا، جو وہ اس کے لیے خرید لایا۔

اللہ کی بندی! بصیرت کی نگاہ سے دیکھیے کہ یہ کتنا بڑا فتنہ ہے اور یقین رکھیے کہ آپ اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہی ہیں، لہٰذا اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائیں، یقین جانیے آپ جہنم کے عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔

اگر ان پہاڑوں کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ بھی پگھل جائیں گے، آپ کی حیثیت تو ان مضبوط پہاڑوں اور اونچی چوٹیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

خاتونِ اسلام! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائیں، کیونکہ دنیوی زندگی کی آرام و آسائش کم اور مختصر ہے اور اخروی زندگی بہتر اور پاکیزہ ہے، لہٰذا اپنے مال و جمال اور مردوں پر مت اترائیں کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے یہاں کچھ کام آنے والی نہیں ہیں، اس لیے میں پھر دوبارہ کہتا ہوں، اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچایئے، اور یہ یقین رکھیے کہ آپ کی نجات و سعادت کا راستہ وہی ہے جو آپ کے لیے اس کتاب ''خاتون اسلام'' میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا اس کا مطالعہ کیجیے اور اس میں غور و فکر فرمائیں اور اس کے مطابق عمل صالح کریں، ان شاء اللہ سعادت و نجات آپ کو نصیب ہو گی میں آپ کو بار بار ڈرا چکا ہوں، اس کے بعد آپ اپنے کو لعنت و ملامت کیجیے گا۔

زیر نظر کتاب ان تمام تعلیمات پر مبنی ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے، خواہ وہ عقائد و عبادات سے متعلق ہوں یا اخلاق و آداب سے، اسی طرح ان ہدایات پر مشتمل ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے، خواہ ان کا تعلق شرک یا دیگر قولی و فعلی حرام چیزوں سے ہو۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی مدد اور مغفرت کی طلب گار بنیں اور علم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوں، صبر سے کام لیتی رہیں تا آنکہ آپ کا عقیدہ و عبادت، اخلاق اور آداب پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں اور آپ جنت کی مستحق بن جائیں اور جہنم کی آگ سے نجات پا جائیں۔

اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی یہ خواہش پوری فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

خاتون اسلام کا عقیدہ

مسلمان خاتون کو ان باتوں پر صدق دل سے ایمان لانا چاہیے اور اس کا یقین رکھنا چاہیے کہ یہ عقائد حق ہیں اور ان میں باطل کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔

خاتون اسلام! اس پر ایمان و یقین رکھیے کہ جس ذات پاک نے آپ کو اور ساری علوی و سفلی کائنات کو، زمین کے ایک ایک ذرہ سے لے کر آسمان کے سارے طبقات تک، اور دونوں کے درمیان جو بھی مخلوقات ہیں چاہے وہ انسان ہوں یا حیوان، نباتات ہوں یا جمادات، پیدا فرمایا ہے۔

وہ آپ کا اور آپ کی اردگرد تمام چیزوں کا خواہ وہ آپ کے اوپر ہوں یا نیچے، جس کا آپ علم و ادراک رکھتی ہوں یا نہیں، پروردگار ہے، اور وہی ذات پاک سارے جہاں کا رب ہے جسے ہم ''اللہ'' جل شانہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، جس کے معنی ایسے معبود برحق کے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ ساری مخلوق اس کو معبود تسلیم کرتی ہے یعنی اس کی عبادت کرتی ہے اور اس سے محبت اور خوف و خشیت اختیار کرتی ہے۔[1]

[1] اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے احکام کو بجا لانے اور اس کے مقاصد کو پورا کر کے ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے جسے وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ بعض بندوں کا اللہ کی اطاعت سے نافرمانی کرنا انہیں اللہ کی بندگی سے نہیں نکالتا کیونکہ وہ اس کی تابع و سرنگوں ہیں اور ان کے سارے اعمال کا خالق اللہ ہے جو انسان کے واسطے سے وجود میں آتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو وہ پیدا نہ ہوتے، دوسرے الفاظ میں زیادہ واضح طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے کوئی مخلوق باہر نہیں نکل سکتی، اور اللہ تعالیٰ کی شرعی مشیت جس کے مطابق آخرت میں جزاء و سزا مرتب ہو گی، بندے کا اس سے نکلنا ناممکن ہے، اسی وجہ سے اسے گناہ گار کہا جاتا ہے اور اس عمل پر اسے سزا دی جاتی ہے۔

Marfat.com

اگر کوئی یہ کہے یا شیاطینِ انس وجن میں سے یہ بات آپ کے ذہن میں بطور وسوسہ ڈال دے کہ ایسے معبود پر کیوں ایمان ویقین رکھتی ہو جس کو آپ نے کبھی دیکھا ہی نہیں تو آپ اسے یہ جواب دیں کہ کسی چیز کی تصدیق کے لیے اسے دیکھنا شرط نہیں ہے۔ چنانچہ لوگ ہمیشہ سے بہت سی چیزوں کو مانتے ہیں اور ان کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں، اور ان کی صحت کا اقرار بھی کرتے ہیں لیکن انہوں نے ان چیزوں کو دیکھا ہے اور نہ ہی انہیں دیکھنے والے لوگوں کو دیکھا ہے۔

(1) اس مسئلہ کو ہم چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں:

ایک شخص نے اپنے دادا کے دادا، یا نانی کی نانی کو نہیں دیکھا ہوتا، لیکن اس کے باوجود اس کا یقین رکھتا ہے کہ اس کے دادا کے دادا اور نانی کی نانی موجود تھے۔

(2) وہ کپڑے جو آپ زیب تن کی ہوئی ہیں کیا آپ نے دیکھا ہے کس نے انہیں آلات سے تیار کیا؟ جواب ''نہیں'' میں آئے گا، لیکن آپ یقین رکھتی ہیں کہ کسی کاریگر نے اسے فروخت کیا، اور پھر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔

(3) کیا آپ نے جاپان کا شہر ٹوکیو دیکھا ہے یا کم سے کم اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اس کی زیارت کی ہو؟ جواب عموماً نفی میں ہوگا لیکن اس کے باوجود اس شہر کے وجود کا آپ پورا یقین رکھتی ہیں، کیونکہ آپ نے بے شمار لوگوں سے اس کے متعلق سن رکھا ہے اور ان خبروں کی بنیاد پر آپ اس کے وجود کی قائل ہیں۔

(4) اگر کسی بچی کو اس کے والدین یہ بتائیں کہ تمہارا ایک بھائی ہے جس کا نام احمد ہے جسے اس نے نہیں دیکھا کیونکہ اس کی ولادت سے پہلے وہ امریکہ ٹیکنیکل کی تعلیم حاصل کرنے چلا گیا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا تو کیا یہ بچی محض اسے نہ دیکھنے کی بنیاد پر اپنے اس بھائی کا انکار کر دے گی اور والدین کی باتوں جھٹلا دے گی جواب نفی میں ہو گا بلکہ اس کے برعکس اپنے والدین کی باتوں کی صدق دل سے تصدیق کرے گی، اور اپنے بھائی احمد کے وجود کا اقرار واعتراف کرے گی، اور اس کے یقین میں اس وقت کتنا اضافہ ہو جائے گا جب احمد اس کے پاس کوئی خط بھیج دے۔ اور اس کے ساتھ اس کے

Marfat.com

لیے ایک سونے کا کنگن بھی ہو۔ اگر کوئی شخص احمد کے وجود کا انکار کر دے تو یہ بچی اس کی تکذیب کرے گی اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے احمق و کم عقل کہے گی، اس وقت بہن کے ایمان و یقین کا کیا عالم ہو گا جب احمد اس کے پاس دوسرا خط لکھے اس میں اپنا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ لکھ دے کہ وہ سرخ و سفید اور خوبصورت ہے۔ اور میانہ قد ہے نہ زیادہ لمبا ہے اور نہ پست قد، وہ اپنے اخلاق و عادات کی توصیف کرتے ہوئے لکھے کہ وہ اعلیٰ و افضل اخلاق کا حامل ہے، خیر و احسان کی چیزوں کو پسند کرتا ہے اور بنفس نفیس انجام بھی دیتا ہے، ظاہر ہے کہ بہن ان سب باتوں کو سن کر اپنے بھائی کے وجود و معرفت میں کامل الیقین ہو جائے گی، حالانکہ اس نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

5 کیا آپ عقل و فہم نہیں رکھتیں! جس کے ذریعے سے کوئلے کے سیاہ اور چربی کے سفید ہونے میں فرق نہیں کرتیں؟ اسی طرح سے تاریکی اور روشنی، سایہ اور دھوپ، کھجور اور انگارے میں فرق نہیں کرتیں؟ جواب ہاں! میں ہو گا، اس کے بعد آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کی عقل کہاں ہے؟ کیا آپ نے کبھی اسے دیکھا ہے؟ اگر آپ اس کے جواب میں عرض کریں کہ میں نہیں جانتی اور میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا تو آپ ایسی چیز کی کیوں تصدیق کرتی ہیں جسے آپ نے کبھی دیکھا ہی نہیں ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ اپنی عقل کے وجود کا ایمان و یقین اس لیے رکھتی ہیں کہ آپ ان علامتوں کو دیکھتی ہیں جو اس کے وجود پر دلالت کرتی ہیں اور وہ چیزوں کی معرفت، ادراک، باہمی امتیاز اور سمجھ بوجھ ہے، ان چیزوں کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے آپ عقل کا انکار اور اس کی تکذیب کیسے کر سکتی ہیں؟

اسی طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے، اور نہ ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اللہ کو دیکھا ہو، لیکن اس کے باوجود ہم اس کی ذات پاک پر پورا ایمان و یقین رکھتے ہیں، کیونکہ اس کے آثار و علامتیں، اس کے وجود و قدرت اور علم و حکمت اور لطف و رحمت پر بحسن و خوبی دلالت کرتی ہیں، اس لیے کہ علامتیں کسی چیز کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل کافی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

ملاحظہ کیجیے! سلے ہوئے کپڑوں، تعمیر شدہ دیواروں، یا سرسبز درختوں کو، کیونکہ سلے کپڑے عقلی طور پر کسی ایسے انسان پر دلالت کرتے ہیں جس نے انھیں اپنی مشین سے سلائی کیا ہے، اسی طرح بنی ہوئی دیواریں ایسے انسان پر دلالت کرتی ہیں جس نے انھیں بنایا ہے، اور ہرے بھرے درخت ایسے انسان پر دلالت کرتے ہیں جس نے پودے لگائے ہیں، لہٰذا ہمیں درزی، کاریگر، اور مالی کے دیکھنے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی تاکہ ہم ان کے وجود کے قائل ہوں، اور محض ہم آثار دیکھ کر ان کے وجود اور علم و قدرت کا یقین کر لیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کے وجود، قدرت اور علم و حکمت پر، آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان عظیم مخلوقات اور عجائبات ہیں، دلالت کرتی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے وجود، علم و قدرت اور حکمت پر سب سے بڑی دلیل قرآن ہے جس کو اس نے اپنے رسول محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے، جو ایسے علوم و معارف پر مشتمل ہے جس کے لانے سے بشری عقل عاجز ہے، جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے صادر ہونا ناممکن ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعے سے سارے عربوں کو چیلنج دیا کہ اس جیسی ایک سورت لے کر آئیں، لیکن وہ لوگ عاجز رہے، اور پیش نہ کر سکے۔

تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایسی جامع کتاب جو تمام علوم و معارف اور احکام و آداب اور رشد و ہدایت اور اصلاحِ حیات جیسی عظیم تعلیمات پر مشتمل ہو، اس کا نازل کرنے والا غیر موجود ہو، اور نہ وہ علیم و قدیر ہو اور نہ سمیع و بصیر ہو، ہرگز ایسا ممکن نہیں، ٹیبل پر پانی کے ایک گلاس کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خود بخود آ گیا ہو اور اس کا کوئی لانے والا نہ ہو، تو اس پوری کائنات کے متعلق یہ تصور کیسے کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود بخود معرض وجود میں آ گئی ہو گی۔

کائنات کی ہر چیز چاہے وہ آسمان پر ہو یا زمین پر، خشکی پر ہو یا سمندر میں، اللہ جل شانہ کے وجود کی واضح دلیل ہے اس کے علم و قدرت اور حکمت پر شاہد ہے۔

آیئے! ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ان آیات میں غور و تدبر کرتے ہیں جو اس کے

Marfat.com

وجود، قدرت، علم وحکمت، کمال اور رحمت کو ثابت کرتی ہیں۔ ارشاد ہے:

1 ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ﴾ ①

''درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش بریں پر مستوی ہوا۔''

2 ﴿قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ﴾ ②

''آپ کہیے کہ (اچھا) ساتوں آسمانوں کا مالک اور عالیشان عرش کا مالک کون ہے؟''

3 ﴿قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ مَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ﴾ ③

''آپ کہیے کون تمہیں آسمان و زمین سے رزق پہنچاتا ہے، کون کان اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے! اور کون جاندار کو نکالتا ہے بے جان سے اور بے جان کو نکالتا ہے جاندار سے؟ اور کون ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت اور رحمت وحکمت پر مزید آیات اس طرح دلالت کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

4 ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ﴾ ④

''اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تھوڑے ہی دن میں تم (سب) آدمی (بن کر زمین پر) پھیل گئے۔''

5 ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ ⑤

''اور اس کی نشانیوں میں رات اور دن ہے اور سورج اور چاند ہے (بس)

① ۷/الاعراف: ۵۴۔ ② ۲۳/المومنون: ۸۶۔ ③ ۱۰/یونس: ۳۱۔
④ ۳۰/الروم: ۳۰۔ ⑤ ۴۱/فصلت: ۳۷۔

Marfat.com

تم لوگ نہ سورج کو پوجو اور نہ چاند کو، بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا اگر واقعی تم اس کے عبادت گزار ہو۔"

6 ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ﴾[1]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی تخلیق، اور الگ الگ ہونا تمہاری زبانوں کا اور رنگوں کا۔"

7 ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ﴾[2]

"اور اسی کی نشانیوں میں ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے (یعنی میاں بیوی کے) درمیان محبت و ہمدردی پیدا کر دی۔"

8 ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ﴾[3]

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔"

9 ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴾[4]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں پکار کر زمین سے بلائے گا تو تم یکبارگی نکل پڑو گے۔"

[1] ۳۰/الروم: ۲۲۔ [2] ۳۰/الروم: ۲۱۔
[3] ۳۰/الروم: ۲۴۔ [4] ۳۰/الروم: ۲۵۔

Marfat.com

خاتونِ اسلام! جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی آیات اور مخلوقات سے حاصل کر لی تو یہ بھی جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹[1] نام ہیں اور ان ناموں میں جس سے آپ کا جی چاہے اللہ تعالیٰ کو پکاریئے اور دعا کیجیے کیونکہ یہ تمام اسماء حسنیٰ اور صفات علیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾[2]

''اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، تم انہیں (ناموں) سے اسے پکارو۔''

لہٰذا آپ اس طرح دعا کر سکتی ہیں:

يَا رَبِّ يَا رَبِّ، يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ، يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا لَطِيْفُ يَا خَبِيْرُ، يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ۔

ان اسماء حسنیٰ کے کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتوں کے لیے جو چاہیں سوال کریں اور اپنی دعائیں الحاح[3] وزاری سے کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ الحاح سے دعا کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

---

① صحیح حدیث میں آیا ہے: اللہ تعالیٰ کے سو ۱۰۰ میں ایک کم نام ہیں، جس نے انہیں شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحيح البخاري، كتاب الشروط، باب، يجوز من الاشتراط: ٣/ ١٩٨ ح: ٢٧٣٦۔ ② ۷/الاعراف: ۱۸۰۔

③ دعا میں الحاح کے معنی یہ ہیں کہ اسے بار بار و اور تکرار سے طلب کریں۔

Marfat.com

فرشتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر مکمل طور پر ایمان اور اس کے اسماء حسنیٰ اور صفات حمیدہ کی اچھی طرح معرفت حاصل کر لینے کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی مخلوقات ہیں جو آنکھوں سے دیکھی نہیں جاسکتیں اور نہ ہی حواس سے ان کا ادراک کیا جاسکتا ہے لیکن ہمیں ان پر ایمان لانے اور ان کے وجود کو تسلیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ مخلوق فرشتے [1] اور جن وشیاطین ہیں، لہٰذا ان کے وجود پر ایمان لانا واجب ہے اور کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہ ہوگا جب تک ان پر اور ان تمام چیزوں پر ایمان نہ لے آئے جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

فرشتوں کے وجود پر دلائل

فرشتوں اور جنوں پر ایمان لانا غیبی امور سے متعلق ہے۔ لیکن ان کے وجود پر حسی دلائل بھی پائے جاتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1. رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ سے نازل کیا گیا۔
2. غزوۂ بدر میں فرشتوں کی شمولیت، جن کی آوازیں بھی لوگوں نے سنیں، اور مقتول کافروں کے جسموں پر کاری ضربیں بھی دیکھی گئیں۔
3. ملک الموت کا انسانوں کی روح قبض کرنا اور اسے آسمان کی طرف لے جانا، حتیٰ کہ انسان اپنی روح کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو اپنی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

[1] فرشتوں کو اللہ نے نور سے پیدا کیا ہے، جو دن رات اس کی تسبیح وتحمید میں مشغول ہیں اور اس کے احکام کی بغیر چوں وچرا تعمیل کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

4 مسلمان اپنے دل میں اچھے اور نیک کاموں کی طرف رغبت و میلان محسوس کرتا ہے جو دل میں فرشتے کی تاثیر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''آدمی پر شیطان کی تاثیر ہوتی ہے اور اسی طرح فرشتے کا بھی اثر ہوتا ہے۔''[1]

جن و شیاطین کے وجود پر دلائل[2]

1 آسیبی اثرات: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن و شیاطین جنہیں لپٹ جاتے ہیں ان کے حرکات و سکنات پر حاوی ہو جاتے ہیں، اور ان کی زبان سے کلام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آسیب زدہ بسا اوقات کوئی اجنبی یا ایسی زبان بولتا ہے جس سے وہ پہلے قطعی ناآشنا ہوتا ہے، یہ جنوں کے وجود کا زبردست ثبوت ہے، کیونکہ یہ ایسی ظاہری اور محسوس چیز ہے جس کا عقل انکار نہیں کر سکتی۔

2 قرآنی آیات: قرآن کریم میں جنوں کا متعدد جگہ ذکر آیا ہے اور مستقل ایک سورت سورۂ جن کے نام سے موسوم ہے۔

3 احادیث نبویہ: اسی طرح آنحضرت ﷺ سے بکثرت جنوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنوں کی نگاہوں سے انسان کی شرمگاہ کی پردہ پوشی جب وہ بیت الخلاء میں داخل ہو تو ''بسم اللہ'' کہنے سے ہوتی ہے۔''[3]

① سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ: ۵/ ۲۱۹ ح: ۲۹۸۸۔

② جنّ و جانّ کے ایک ہی معنی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جسے اس نے آگ سے پیدا فرمایا ہے، جنوں میں انسانوں کی طرح مؤمن اور کافر، نیک اور بد ہوتے ہیں، ان میں رسول نہیں بھیجے گئے، ہاں ان میں ڈرانے کے لیے داعی بھیجے گئے ہیں، جنات انسانوں میں بھیجے گئے رسولوں کی پیروی کرتے ہیں۔ شیاطین، شیطان کی جمع ہے جس کے معنی وہ خبیث الروح جو سرکش ہو اور برائیوں کا حکم دیتا ہو، اور نیکیوں سے روکتا ہو، شیطان جنوں میں سے ہوتے ہیں۔

③ سنن الترمذی، ابواب السفر، باب، ذکر من التسمیۃ: ۲/ ۵۰۳ ح: ۶۰۶ و ابن ماجہ ح: ۲۸۷۔

Marfat.com

④ جرائم: جن جرائم کی طرف انسان مائل ہوتا ہے اور روئے زمین پر جن گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے جیسے زنا کاری قتل، خیانت وغیرہ، یہ سب گناہ شیطانی اثرات سے سرزد ہوتے ہیں، جسے وہ انسان کے لیے مزین کرتا ہے اور پھر اس کے ارتکاب پر آمادہ کرتا ہے، اور یہ ایسا اثر ہے جو ظاہر اور محسوس کیا جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی فطرتِ سلیمہ پر قائم رہے تو ان خواہشات اور گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی پر شیطان کا اثر ہوتا ہے اور فرشتوں کا بھی، شیطان کا اثر یہ ہے کہ شر کی طرف مائل ہو اور حق کی تکذیب کرے، اگر خیر کی رغبت محسوس کرے تو اسے اللہ کی طرف سے سمجھے اور اس کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ محسوس کرے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے، قرآن کریم میں آیا ہے:[1]

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا﴾[2]

''کیا آپ کو علم نہیں کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے جو ان کو خوب ابھارتے رہتے ہیں۔''

سطور بالا میں ہم نے فرشتوں اور جنوں کے وجود پر صرف اس لیے دلائل پیش کیے ہیں کہ آپ کے دل و دماغ سے اس سلسلے میں شکوک و شبہات ختم ہو جائیں، ورنہ ایک مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کا اپنی کتاب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو کچھ فرشتوں اور جنوں اور شیطانوں کے متعلق تذکرہ کیا وہ ان کے وجود و اثبات پر ایمان و یقین رکھنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہر حال میں سچا اور برحق ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کلام اللہ عزوجل اس کی خبر کے برعکس ہو۔

① سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة البقرة: ٥/ ٢١٩ ح: ٢٩٨٨۔
② ١٩/مریم: ٨٣۔

Marfat.com

کتابوں اور رسولوں پر ایمان

خاتون اسلام! عقیدے کی تکمیل اللہ کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت [1] پر ایمان لانے سے ہوتی ہے۔

آسمانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان، اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان بالغیب کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ کتابیں آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی جا سکتی تھیں، اسی طرح انبیاء کرام دیکھے جاتے تھے۔

قرآن کریم وہ آخری کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے وہ ہمارے درمیان موجود ہے۔ جسے ہم اپنے سینوں میں محفوظ کیے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے لکھتے اور اپنی زبانوں سے پڑھتے ہیں۔

اور رسولوں میں سب سے آخر میں مبعوث ہونے والے رسول ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں جو خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، قرآن کریم جو آپ پر نازل شدہ آخری کتاب ہے۔ آپ کی بعثت و رسالت کی اسی طرح سے گواہی دیتی ہے جس طرح سابقہ رسولوں

[1] قرآن کریم نے یوم آخرت کی تفصیلات بحسن وخوبی بیان کی ہیں، چنانچہ اس نے حشر ونشر، نامۂ اعمال، میزان حساب وکتاب، جنت اور اس کی نعمتیں، جہنم اور اس کے عذاب جیسی چیزیں بیان کی ہیں، سورۂ رحمن، واقعہ، قٓ اور زمر جیسی سورتوں کے مطالعہ سے تفصیلات معلوم کی جا سکتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النساء: ٥٩) اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، ﴿ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (الطلاق: ٢) یہ نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔
اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اچھی بات کرنی چاہیے یا وہ خاموش رہے۔ رواہ البخاری: ٨/ ١٣ ومسلم: ١/ ٤٩ ان آیات واحادیث میں یوم آخرت پر ایمان کی صراحت ہے۔

Marfat.com

کی بعثت کی شہادت دیتی ہے۔

وہ انبیاء کرام جو آپ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے اور ان پر جو کتابیں نازل ہوئیں ان کی تفصیل یہ ہے:

توراۃ: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے، اللہ اور اس کے فرشتوں پر ایمان لانا لازم آتا ہے، کیونکہ ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے نازل فرمایا ہے، جو وحی لانے کے کام پر مامور تھے۔

اسی طرح آسمانی کتابوں کے وجود سے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا وجود ثابت ہوتا جن کی طرف سے اور جن کے واسطے سے انبیاء کرام کی طرف وحی کی گئی، دوسری طرف انبیاء و رسل کے وجود کو بھی ثابت کرتی ہیں جن پر یہ کتابیں نازل ہوئیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تمام لوگوں تک ان کی تبلیغ فرمائی۔

یوم آخرت پر ایمان

یوم آخرت پر ایمان تمام مسلمانوں کے عقیدے کا ایک اہم جز ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تفصیلات اپنی کتابوں اور رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے بیان فرمائی ہیں۔ اور اس کا واقع ہونا یقینی ہے جس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ یوم آخرت ہی میں ان تمام اعمال کی جزا و سزا ملے گی جن کا انسان اس دنیوی زندگی میں مکلف تھا۔

ہم یوم آخرت کے وجود پر بعض شبہات کے ازالہ کے طور پر بعض دلائل پیش کرتے ہیں، اور یہ حقیقت ہے کہ یوم آخرت کی آمد تمام شبہات سے بالاتر ہے۔

(1) رسول اللہ ﷺ کا حالت بیداری میں جنت میں داخل ہونا اور وہاں کی نہروں اور محلات کا مشاہدہ کرنا اور یہ اس وقت ہوا جب آپ شب معراج میں بنفس نفیس تشریف

Marfat.com

لے گئے تھے۔ اور یہ ایسی قطعی دلیل ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو حالت نماز میں جنت اور جہنم دکھائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر ان کے تذکرے اور اوصاف بیان فرمائے ہیں اور تمام حالات و کیفیات کی وضاحت فرمائی ہے، جب دنیا ختم ہو جائے گی اور آخرت کے احوال شروع ہو جائیں گے۔ جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنمی جہنم رسید ہو جائیں گے، اسی طرح جنت کی نعمتوں اور جہنم کے دردناک عذاب کا مختلف انداز سے تذکرہ فرمایا ہے۔

(2) خود ہمارا وجود اور تمام دنیاوی آرام و آسائش اور قسم قسم کی تکلیفوں اور اذیتوں کا وجود ایک ایسی اخروی زندگی کے وجود پر دلالت کرتا ہے جو اس وجود سے زیادہ کامل اور اس سے زیادہ بہتر ہو گی اور وہ زندگی لازوال اور ناقابل فنا ہو گی جس خدائے بزرگ و برتر نے اپنی قدرت سے اس دار فانی کو پیدا فرمایا ہے، وہ ذات پاک اس پر بھی قادر مطلق ہے کہ ایسے عالم کو پیدا فرمائے جو اس دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ عظیم الشان و عالیشان ہے۔

(3) خشک و مردہ اور بے جان زمین پر جب بارش کی پھوار پڑتی ہے تو چند دنوں کے اندر ہی زمین سبزہ زار بن جاتی ہے اور طرح طرح کی سبزیوں، پھلوں اور پھولوں سے لہلہا اٹھتی ہے اور ہر طرح کے فوائد و منافع سے لبریز ہو جاتی ہے تو کیا یہ حیات فانیہ کے بعد حیات ثانیہ کی واضح دلیل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حیات ثانیہ پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ﴾ (1)

''اور ایک نشانی ان لوگوں کے لیے مردہ زمین ہے، ہم نے اسے زندہ کیا اور اس میں سے غلے نکالے سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں۔''

(1) ۳۶/یٰس: ۳۳۔

Marfat.com

مزید ارشاد ہے:

﴿وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾①

''اور آپ زمین کو دیکھتے ہیں کہ خشک ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں، تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوش نما نباتات اگاتی ہے، یہ (سب) اس سبب سے کہ اللہ ہی (کی ہستی) حق ہے، وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

ارشاد باری ہے:

﴿وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴾②

''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا اور پھر ہم نے اس سے باغ اور کھیتی کا غلہ اور لمبے لمبے کھجور کے درخت، جن کے گچھے خوب گندھے ہوئے رہتے ہیں اگائے، بندوں کو روزی دینے کے لیے اور ہم نے اس کے ذریعے سے مردہ زمین کو زندہ کیا اور اسی طرح (زمین سے قیامت کے دن) نکلنا ہوگا۔''

مذکورہ بالا آیات اور اس طرح کی دوسری آیات عقلی اور ظاہری طور پر اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو ذات پیدا کرنے اور حیات بخشنے پر قادر ہے وہ موت دینے اور دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور اس سے یہ بات بلاشبہ ثابت ہو جاتی ہے کہ یوم آخرت جس کے معنی دنیاوی زندگی کی انتہا و فنا اور اس کے بعد اخروی زندگی کا وجود اور آغاز ہے اور وہ ایک قطعی اور یقینی اخروی زندگی ہے جس کا آنا یقینی ہے۔

① ۲۲/الحج: ۵، ٦۔ ② ۵۰/قٓ: ۹، ۱۱۔

Marfat.com

4 ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ اس دنیا میں ہر طرح کے لوگ ہیں، کوئی ظالم ہے کوئی مظلوم، کوئی مالدار اور آسودہ حال ہے، تو کوئی مفلس اور فاقہ کش، کوئی مؤمن تنگ دست ہے، تو کوئی کافر خوشحال ہے۔ اس قسم کا تفاوت ومراتب انسانی زندگی میں روزمرہ کا مشاہدہ ہے، اب اگر زندگی کے دن گزار کر وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں اور مظلوم کے لیے ظالم سے قصاص نہ لیا جائے، اور فقیر مالداری کا مزہ نہ چکھے اور تنگ دست مؤمن نعمتوں سے فیض یاب نہ ہو پائے، تو یہ حکمت اور عدل و مساوات سے بعید ہوگا، یہی صورتحال عقلی طور پر ایک دوسری زندگی کی متقاضی ہے تاکہ ظالم سے قصاص لیا جائے اور تنگ دست مؤمن نعمتوں سے فیض یاب ہو جائے اور خوشحال کافر اپنی بدبختی کا نظارہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى﴾ [1]

''اور اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (انجام کار یہ ہے کہ) وہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کی پاداش میں بدلہ دے گا اور نیک کام کرنے والوں کو نیک بدلہ دے گا۔''

[1] ۵۳/النجم: ۳۱۔

Marfat.com

قضا وقدر پر ایمان

خاتون اسلام! عقیدے کا ایک جز قضا وقدر پر ایمان لانا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾①

''ہم نے ہر چیز کو (ایک خاص) اندازے سے پیدا کیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ایک سائل کے جواب میں ایمان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی و بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔''②

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تقدیر پر ایمان لانے کو، ایمان کا ایک جز قرار دیا ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل رہتا ہے۔

قضا وقدر کے معنی

اللہ تعالیٰ نے جب کائنات کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو قلم کو پیدا کیا، اور اس سے فرمایا: ''لکھو! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: وہ سب لکھو جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ چنانچہ قلم نے ان تمام چیزوں کے بارے میں لکھ دیا جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا، اور جس کے معرض وجود میں آنے کا حکم ہو چکا تھا'' اسے قضا کہتے ہیں۔

① ٥٤/القمر: ٤٩۔

② رواه مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة الايمان... الخ: ١/ ٣٦ ح: ٨۔

Marfat.com

کائنات کی مخلوقات کا ایک منظم اندازے اور معلوم صفات اور متعین و محدود زمان و مکان میں پیدا ہونا جس میں کمی و زیادتی اور تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی، اسے قدر کہتے ہیں۔

الغرض: قضا و قدر کے یہ معنی ہیں کہ آپ اس پر ایمان و یقین رکھیں کہ اس کائنات کی ہر چیز جو پیدا ہو چکی ہے یا پیدا ہونے والی ہے اپنی ابتدائے حیات سے لے کر انتہائے حیات تک اس کتاب تقدیر کے ہو بہو مطابق ہے جسے ہم لوح محفوظ کہتے ہیں اور کائنات کی ہر چیز چاہے چھوٹی ہو یا بڑی جس کے پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما لیا ہے، بعینہٖ اسی جگہ اور اسی وقت میں بغیر کمی و زیادتی اور بغیر تقدیم و تاخیر نوشتہ لوحِ محفوظ کے مطابق معرض وجود میں آئی ہے۔

چنانچہ اس دنیوی زندگی میں جو کچھ مالداری و فقیری، عزت و ذلت، صحت و مرض، نیک بختی، و بدبختی خوبصورتی و بدصورتی، ظلم و عدل، خیر و شر دیکھا جاتا ہے یہ سب اس نوشتہ تقدیر کے عین مطابق ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا اور اسے مقدر کر دیا ہے۔

تقدیر اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت اور حکمت کی سب سے بڑی علامت اور دلیل ہے۔ چنانچہ آپ ملاحظہ کیجیے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ایک چیز کے پیدا کرنے اور اس کو ایک خاص شکل و صورت اور ایک متعین وقت اور جگہ پر پیدا کرنے کا فیصلہ فرما دیتا ہے اور اس کے بعد ہزاروں سال گزر جاتے ہیں پھر وہ چیز اسی وقت، اسی جگہ اور اسی شکل و صورت میں نمودار ہوتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا تھا اور اس سے ذرہ برابر بھی مختلف نہیں ہوتی۔

اگر یہ بات قابل تعجب ہے تو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز چیز یہ ہے کہ ایک عقل مند انسان سارے کام اپنے پورے عزم و اختیار اور آزادی سے انجام دیتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں بطور خیر و شر لکھا ہے لیکن حقیقت میں اس نے ذرہ برابر بھی اس میں کمی و زیادتی نہیں کی جس کو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا۔

Marfat.com

ایمان بالقدر کے فوائد

(1) مومن بے خوف وخطر ہو کر زندگی بسر کرے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

(2) مومن تمام کوششوں کے باوجود جو کچھ حاصل نہ کر سکے اس پر غمگین نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ چیز اس کے مقدر میں نہ تھی اگر وہ اس کے مقدر میں ہوتی تو وہ اسے ضرور حاصل کر لیتا۔

(3) مومن کے پاس جو کچھ مال اور طاقت وقوت ہے اس پر اتراتا نہیں، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ محض تقدیر الٰہی اور فضل ربانی ہے۔

(4) مومن پورے اطمینانِ قلب اور انشراحِ صدر سے بے خوف و بے طمع ہو کر ان تمام چیزوں پر عمل کرتا ہے جن کا حکم ہوا ہے اور ان ساری چیزوں کو ترک کرتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے جو مقدر میں ہے، وہ ہو کر رہے گا۔

(5) مومن یہ جانتا ہے کہ (دنیا میں رونما ہونے والے) تمام واقعات و حادثات اپنے مقدر اسباب کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں، چنانچہ وہ خیر و فلاح کے اسباب اختیار کرتا ہے اور شر ونقصان کے اسباب سے اجتناب کرتا ہے۔

اگر قضا وقدر پر ایمان رکھنے کے صرف مذکورہ یہ فوائد ہی ہوں تو یہ کافی وشافی ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل واحسان ہے۔

خاتون اسلام کا ''اسلام''

معزز خواتین! آپ اس کا علم ویقین رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں معتبر ومقبول دین، دینِ اسلام ہے اور اس کے نزدیک اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین قابل قبول نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ [1]

[1] ۳/آل عمران: ۱۹۔

Marfat.com

''یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾[1]

''اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔''

ارکان اسلام

یہ جاننا ضروری ہے کہ دین اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی شہادت دینا، ۲۔نماز قائم کرنا، ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا، ۴۔رمضان کے روزے رکھنا، ۵۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔[2]

لہٰذا اپنے اسلام کی بنیاد ان چیزوں پر رکھیے۔ اور ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک نہ کیجیے، ورنہ آپ کا اسلام ناقص ہو جائے گا اور خسارے میں پڑ جائیں گی۔

کلمۂ توحید کے معنی

کلمہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی شہادت کے معنی ومفہوم یہ ہیں کہ آپ اس کا علم ویقین رکھیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اس کے الٰہ ومعبود ہونے پر آپ ایمان لے آئی ہیں، اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت رکھتی ہیں اسی کی شہادت وگواہی دیں۔

''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' چنانچہ آپ صرف اسی کی عبادت کیجیے اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کریں، اور غیر اللہ کی عبادت کا ہر حال میں انکار کریں اور اس کے اقرار سے گریز کریں۔

[1] ۳/آل عمران: ۸۵۔

[2] صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب 'قوله وقاتلوهم حتی لاتکون فتنة': ۲۶/۶ ح: ۴۵۱۳ ومسلم: ۱/ ۴۵ ح: ۱۶۔

Marfat.com

عبادت

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی ہر اس چیز میں اطاعت کرنا جس کا انہوں نے اپنے بندوں کو کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا ہے، چاہے وہ عقائد سے متعلق ہوں یا اقوال و اعمال سے۔

شہادتِ رسالت کا مطلب

نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت کا معنی و مفہوم یہ ہے آپ اس کا علم و یقین رکھیے کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب الہاشمی القرشی العربی ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرما کر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔[1] یہودی، عیسائی اور مجوسی جو کوئی بھی آپ کی رسالت و نبوت پر ایمان نہیں لائے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔[2]

اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض قرار دی ہے، اور آپ کی تعظیم، محبت اور پیروی کو واجب قرار دیا ہے، اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے، اور آپ کی یہ اطاعت عقائد اور اقوال و اعمال تمام چیزوں میں ہونی چاہیے اس طرح یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی۔

ہم اس کے بعد ان اہم عقائد اور اقوال و اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں جن کے بغیر کسی کا اسلام و ایمان معتبر و مقبول نہیں ہوتا۔

① اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (۷/ الاعراف: ۱۸۵)
''آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

② اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اس امت کا کوئی بھی شخص چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی، اس نے میرے بارے میں سن رکھا ہو اور پھر میری لائی ہوئی چیز (شریعت) پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنم والوں میں سے ہوگا۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا... الخ: ۱/ ۱۳٤ ح: ۱۵۳)

Marfat.com

عقائدِ اسلام

(1) اللہ تعالیٰ کو رب و معبود اور تمام کمالات سے متصف اور تمام نقائص سے پاک و صاف سمجھ کر ایمان لانا۔

(2) اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر اس طرح ایمان لانا کہ وہ اس کے معزز بندے ہیں جو اس کے احکام کی بجا آوری میں نافرمانی نہیں کرتے اور جس کام پر مامور ہیں اسے انجام دیتے رہتے ہیں، ان کی پیدائش نور سے ہوئی ہے۔[1] دن رات کسی کوتاہی اور انقطاع کے بغیر اللہ کی تسبیح وتحمید میں مشغول رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف کاموں کے انجام دینے کے لیے مکلف کر دیا ہے، جس پر وہ قائم و دائم ہیں، ان میں سے بعض بندوں کی حفاظت پر مامور ہیں اور بعض روح قبض کرنے کے لیے مقرر ہیں اور بعض جنت کے نگہبان ہیں، اور بعض جہنم کے سپاہی اور دیگر کاموں پر مکلف اور مامور ہیں۔

(3) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر اس طرح ایمان لانا کہ اس نے اپنے انبیاء میں سے جنہیں منتخب فرمایا۔ ان پر وحی کے ذریعے سے یہ کتابیں نازل فرمائیں، جو مومنین ومتقین کے لیے شریعت وہدایت اور نور مبین ہیں، ان صحیفوں اور کتابوں کی مجموعی تعداد ایک سو چار ہے جن میں سے بعض کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہوا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے نور سے اور جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور انسان مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقاق، باب فی أحادیث متفرقة: ٤/ ٢٢٩٤ ح: ٢٩٩٦) اس کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ﴾ (٢٣/المؤمنون: ١٢، ١٣) ''ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر ہم نے ایک محفوظ مقام پر اسے نطفہ بنایا۔''

Marfat.com

﴿صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى﴾ ①

''ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفے۔''

﴿وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾②

''ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔''

﴿وَ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ﴾③

''ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی۔''

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ﴾④

''بے شک ہم ہی نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔''

﴿وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ﴾⑤

''اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے انہیں انجیل دی۔''

ان تمام نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں میں سب سے عظیم الشان اور آخری کتاب قرآن کریم ہے جو سابقہ تمام شریعتوں اور قوانین کو منسوخ کرنے والی ہے۔ سابقہ تمام کتابیں تحریف و تبدیل سے محفوظ نہیں رہیں اور کلام الٰہی کا بہت معمولی سا حصہ ان میں باقی رہا۔ ان تمام کتابوں پر ایمان لانا واجب اور عمل کرنا ناجائز ہے۔

قرآن کریم پر جو شخص عمل پیرا نہ ہو ایمان لانے والا نہیں سمجھا جائے گا، اس کے حلال کردہ احکام کو حلال نہ سمجھے، حرام کردہ چیزوں کو حرام نہ تصور کرے، اس کے بتائے ہوئے حدود و قصاص کو نافذ نہ کرے، اس کے مطابق اپنا عقیدہ نہ رکھے، اور اس کی عبادات کا پابند نہ ہو، اس کے آداب سے مؤدب نہ ہو اور اس کے اخلاق سے متصف نہ ہو۔⑥

(4) اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا اس طور پر کہ وہ اللہ کی خوشنودی اور جنت کی خوش

① ۸۷/الاعلیٰ: ۱۹۔ ② ٤/النساء: ۱٦۳۔ ③ ۱۷/الاسراء: ۲۔

④ ٥/المائدة: ٤٤۔ ⑤ ٥۷/الحدید: ۲۷۔

⑥ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''قرآن آپ کا اخلاق تھا۔'' (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل...الخ:١/ ٥١٢؛ سنن أبي داود ح: ١٣٤٢؛ مسند أحمد: ٤١/ ١٨١)

Marfat.com

خبری دینے والے اور اس کے غضب اور جہنم سے ڈرانے والے برگزیدہ بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے بندوں پر تمام حجت اور راہ حق واضح فرما دیا، لہٰذا جو شخص ان پر ایمان لایا، ان کی اطاعت کی اور ان کے بتائے ہوئے طریقے کی اتباع کی وہ کامیاب ہوا اور نجات پا گیا اور جس شخص نے ان کی نافرمانی کی اور ان کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا وہ ہلاک ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ان انبیاء کرام کو گناہوں سے معصوم و محفوظ رکھتا ہے، لہٰذا انہوں نے کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہیں فرمایا۔ ان میں زیادہ عظمت وفضیلت رکھنے والے پانچ رسول ہیں، جو یہ ہیں:

(1) حضرت نوح علیہ السلام (2) حضرت ابراہیم علیہ السلام (3) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(4) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (5) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انہیں اولوالعزم رسول[1] سے موسوم کیا جاتا ہے اور ان پانچوں میں سب کے امام، سردار اور نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کرنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ تمام انبیاء و رسل میں بالاتفاق افضل و اشرف ہیں، اسی طرح آپ کی امت اور لائی ہوئی شریعت تمام امتوں میں افضل اور ساری شریعتوں میں اکمل ہے، آپ کو ان پانچ چیزوں سے نوازا گیا جو دوسرے انبیاء اور رسولوں کو نہیں دی گئی تھیں۔[2] آپ کے فضائل میں سب سے نمایاں چیز قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ اور وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ سے وعدہ فرمایا ہے:

[1] ان کا تذکرہ اس آیت کریمہ میں ہوا ﴿وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ (۳۳/الاحزاب: ۷)

[2] وہ پانچ چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں مذکور ہیں ''مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: ایک ماہ کی مسافت کے بقدر رعب سے نوازا گیا ہوں، ساری سر زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھی جا سکتی ہے، اور مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے جو پہلے حلال نہیں تھا، مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے، پہلے نبی اپنی اپنی قوم کے لیے بھیجے جاتے تھے اور میں سارے لوگوں کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''
صحیح البخاری، کتاب التیمم: ۱/ ۷٤ ح: ۳۳٤۔

Marfat.com

﴿عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾[1]

''عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود پر فائز کرے۔''

(5) یوم آخرت پر اس طرح ایمان لانا کہ اس دنیوی زندگی کا ایک دن خاتمہ ہوگا اور اس کے بعد اخروی زندگی کی ابتدا ہوگی، چنانچہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ اٹھائیں گے اور دنیوی زندگی کے اعمال کا حساب و کتاب لینے کے لیے میدان حشر میں جمع فرمائیں گے تاکہ اپنے اپنے ایمان وتقویٰ اور شرک و گناہ کے مطابق لازوال نعمتوں سے بہرہ ور ہوں یا ذلت آمیز عذابوں سے دوچار ہوں۔

(6) قضا و قدر پر اس طرح ایمان لانا کہ وہ انسانی زندگی کا پورا نظام الاوقات اور اس کے ہر لمحہ پر مشتمل ہے، کوئی چیز تقدیر کے دائرہ سے باہر نہیں، اور ہر چھوٹی بڑی چیز لوح محفوظ میں درج ہے۔[2] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو اس میں لکھ دیا ہے، جن کے متعلق اس دنیا میں خیر و شر اور آخرت میں نیک بختی اور بدبختی کے قبیل سے رونما ہونے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

یہ وہ عقائد ہیں جنھیں اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اور یہی وہ دین اسلام کی اساس واصل ہے جس کے علاوہ کوئی دوسرا دین وعمل قابل قبول نہیں ہے۔

اس کے علاوہ کچھ باطل عقائد کی پہچان ضروری ہے تاکہ ان سے اجتناب کیا جائے اور ان کے فساد ونقصان کے پیش نظر ان سے دوری اختیار کی جائے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) یہ عقیدہ کہ اللہ کے علاوہ دوسرے بھی نفع و نقصان پہنچانے کے مالک ہیں، خواہ یہ مقرب فرشتے یا انبیاء ومرسلین یا اولیاء وصالحین ہی کیوں نہ ہوں۔[3]

---

① ۱۷/الاسراء: ۷۹۔

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز قضا وقدر سے ہوتی ہے حتیٰ کہ معذوری اور سمجھداری بھی۔'' صحیح مسلم، کتاب القدر، باب کل شئ بقدر: ٤/ ٢٠٤٥ ح: ٢٦٥٥۔

③ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کی عبادت کرتے تھے، فرمایا: ﴿مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ﴾ ===>

Marfat.com

(2) یہ عقیدہ کہ اولیاء وفات پا چکے ہیں، ان لوگوں کی دعاؤں کو سنتے ہیں جو ان کو پکارتے ہیں، ان سے مدد مانگنے والوں کی مدد کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سفارش کرتے ہیں اور سوال کردہ چیز عطا کرتے ہیں۔

(3) یہ عقیدہ رکھنا کہ انسانوں اور جنوں میں سے کچھ لوگ غیب کی باتوں کو جانتے ہیں یعنی وہ عالم الغیب ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ ①

''وہی غیب کا جاننے والا ہے، سو وہ (ایسے) غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، ہاں البتہ برگزیدہ رسول کو۔''

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ②

''آپ کہہ دیجیے! کہ آسمانوں اور زمینوں میں جتنی (مخلوق) موجود ہے کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔''

(4) یہ عقیدہ رکھنا کہ خضر علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور ان کی وفات نہیں ہوئی ہے، اور وہ بعض لوگوں کی زیارت کرتے ان سے باتیں کرتے اور انہیں عطا کرتے اور ان کی سفارش کرتے ہیں۔

<== ﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا﴾ (۵/المائدۃ: ۷۵، ۷۶) ''مسیح ابن مریم اور کچھ نہیں بجز ایک رسول کے، اس سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، ان کی ماں ایک راست باز خاتون تھیں اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھیے ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت کی نشانیاں واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر الٹے پھرے جاتے ہیں، ان سے فرما دیجیے کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اس کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہارے نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا۔''

مشرکین مکہ جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے ان کے متعلق فرمایا: ﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (۱۰/یونس: ۱۸) ''یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

① ۷۲/الجن: ۲۶، ۲۷۔ ② ۲۷/النمل: ۶۵۔

Marfat.com

⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ اولیاء اللہ میں سے کچھ لوگ قطب و ابدال ہیں جو کائنات میں تصرف کرتے ہیں، وہ لوگوں کو عطا کرتے اور نفع ونقصان پہنچاتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں عہدوں پر فائز اور جیسے چاہتے ہیں معزول کر دیتے ہیں۔

⑥ یہ عقیدہ رکھنا کہ نہ تو کوئی معبود ہے نہ بعث بعد الموت ہے، (موت کے بعد دوبارہ اٹھنا) اور نہ جزا وسزا جو کہ کمیونسٹوں اور ملحدوں کا بدترین عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل وخوار کرے، (آج ان کی ذلت ورسوائی سب کے سامنے ہے)۔

⑦ یہ عقیدہ رکھنا کہ "بدعت حسنہ" کا وجود ہے یعنی جب بندہ اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، اور قولی فعلی اور اعتقادی بدعت حصول تقویٰ و طہارت کا ذریعہ ہے، بدعت کی ممانعت کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"تم لوگ (دین) میں نئی چیزوں کی ایجاد سے پرہیز کرو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"[1]

قولی عبادتیں

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے بندوں کو بعض قولی عبادتوں کا حکم فرمایا ہے جن کے ذریعے سے طہارتِ قلب اور تزکیۂ نفس حاصل ہوتا ہے، چند ایک قولی عبادتیں مندرجہ ذیل ہیں:

① کلمہ توحید "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی شہادت دینا، جس کے پڑھنے کے بعد ہی انسان دین اسلام میں داخل ہوتا ہے، یہی یہ کلمہ اذان واقامت میں دہرایا جاتا ہے اور وفات کے وقت بھی اس کی تلقین کی جاتی ہے۔

② حدیث میں آیا ہے "أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" بہترین ذکر "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ہے اور بہترین دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔[2]

① سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في لزوم السنة: ٤/ ٣٠٠ ح: ٤٦١؛ سنن الترمذي: ٥/ ٤٤ ح: ٢٦٧٦۔ ② سنن الترمذي: ٥/ ٤٦٢ ح: ٣٣٨٣۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ))

Marfat.com

3. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ① کہنا۔

4. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ② کہنا۔

5. أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ③ کہنا۔

6. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ④ کہنا۔

7. یہ دعا پڑھنا ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ''۔

8. قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔ ⑤

① حدیث میں ہے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر و محبوب ہے۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل....: ٤/ ٢٠٧٢ ح: ٢٦٩٥۔ ② ایک حدیث میں ہے: ''دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں وزنی اور رحمن کے نزدیک پسندیدہ ہیں۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ'' صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح: ٨/ ٨٦ ح: ٦٤٠٦ وصحيح مسلم: ٤/ ٢٠٧٢ ح: ٢٦٩٤۔ ③ حدیث میں ہے، جس کسی نے ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ'' کہا اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے فرار ہوا ہو۔ المستدرك على الصحيحين: ١/ ٢٩٢ ح: ١٨٨٤ وسلسلة الأحاديث الصحيحة: ٦/ ٥٠٦ ح: ٢٧٢٧۔ ④ اس کی دلیل صحیحین کی یہ حدیث ہے، جس کسی نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ'' دن میں سو مرتبہ کہا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اس دن شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اس سے اچھے عمل والا نہیں ہوتا الا کہ وہ اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے صحيح البخاری كتاب بدءالخلق، باب صفة ابليس وجنوده: ٤/ ١٢٦ ح: ٣٢٩٣ وصحيح مسلم ح: ٢٦٩١) ⑤ حدیث میں ہے قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا۔ (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن: ١/ ٣٥٥ ح: ٨٠٤)

Marfat.com

⑨ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا۔[1]

⑩ امر بالمعروف (یعنی نیکیوں کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (برائیوں سے منع کرنا)۔

⑪ ''سلام کو عام کرنا'' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا۔

یہ چند اقوال وکلمات ہیں جو درحقیقت عبادات ہیں ان کے کرنے والے کو اجر و ثواب دیا جاتا ہے، نیز ان سے نفس کا تزکیہ اور قلب کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ کچھ ایسے اقوال وکلمات ہیں جن کے بولنے اور کہنے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

① ہر طرح کی دروغ گوئی اور جھوٹ بولنا اور خاص طور پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف افترا پردازی (جھوٹی بات کو منسوب) کرنا۔[2]

② مسلمان بھائی کو گالی دینا اور اس کی عیب جوئی کرنا۔[3]

③ مسلمان کی غیبت وشکایت کرنا۔[4]

④ چغل خوری اور باتوں کو ادھر ادھر نقل کرنا۔[5]

⑤ مسلمانوں کا استہزاء اور مذاق اڑانا۔

① صحیح حدیث میں ہے: ''جو مجھ پر ایک بار درود وسلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ: ۱/ ۳۰٦ ح: ٤۰۸) ② اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ ﴾(۱٦/الصف: ۷) ''اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے'' اور رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد: ''جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی بات میری طرف منسوب کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔'' صحیح البخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ۱/ ۳۳ ح: ۱۰۷ وصحیح مسلم: ۱/ ۱۰ ح: ۳۔ ③ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔'' صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عملہ: ۱/ ۱۹ ح: ٤۸ و صحیح مسلم: ۱/ ٦٤۔ ④ اس کی دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ﴾(٤۹/الحجرات: ۱۲) ''تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کرے۔'' ⑤ حدیث میں ہے: ''دو آدمیوں کو عذاب قبر ہو رہا تھا ان میں ایک چغل خور تھا۔'' صحیح البخاری (۱/ ٦۲)

Marfat.com

⑥ بدگوئی اور فحش کلامی کرنا۔[1]

⑦ جھوٹی گواہی دینا۔[2]

⑧ کلمات کفر زبان سے کہنا ''جیسے شریعت و سنت یا صاحب شریعت کا مذاق اڑانا۔[3] (یعنی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کا استہزاء (مذاق) کرنا۔ نعوذ باللہ)

⑨ غیر اللہ کی قسم کھانا۔[4]

⑩ غیر اللہ کو پکارنا اور ان سے دعا کرنا۔[5]

فعلی عبادتیں

قولی عبادات کی طرح بے شمار افعال و اعمال بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے عبادت قرار دیا ہے، ان اعمال و افعال سے میں بعض کو بجالانا عبادت ہے جبکہ بعض کو ترک کرنا عبادت ہے۔

وہ افعال و اعمال جو بطور عبادت سرانجام دیئے جاتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

① نماز پڑھنا جو تمام فرائض و نوافل میں سب سے عظیم عبادت و عمل ہے۔

② بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنا۔

③ اللہ کے راستے میں جہاد اور سرحدوں پر پہرہ دینا۔

① صحیح حدیث میں ہے: ''مومن لعن طعن، فحش کلامی اور بے ہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''
② ایک حدیث میں ہے کیا میں تم کو کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتا دوں اور وہ تین ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ صحیح البخاری، کتاب الشهادات، باب ماقیل فی شهادة الزور: ۳/ ۱۷۲ ح: ۲٦٥٤ وصحیح مسلم: ۱/ ۹۱ ح: ۸۷۔ ③ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (۹/التوبة: ٦٥) ''آپ کہہ دیجئے! اچھا تو تم استہزاء کر رہے ہو اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ۔'' ④ حدیث میں ہے: ''جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا۔'' سنن الترمذی: ٤/ ۱۱۰ ح: ۱۵۳۵۔ ⑤ ارشاد باری ہے: ﴿فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (۷۲/الجن: ۱۸) ''اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔''

Marfat.com

4. زکوۃ اور دیگر صدقات وخیرات ادا کرنا۔
5. صلہ رحمی کرنا یعنی رشتہ داروں سے ملاقات اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنا۔
6. مہمان کی ضیافت اور عزت وتکریم کرنا۔[1]
7. نیکی کے کام کرنا۔[2]
8. زیادہ سے زیادہ نیکی بھلائی کے کام کرنا۔

وہ افعال جن کا ترک کرنا عبادت ہے

جو افعال جو ترک کرنے کا حکم ہے وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔

ان سے مراد وہ تمام حرام کام ہیں، ان کا تعلق دل سے ہو یا وہ اعضا و جوارح سے انجام دیے جاتے ہوں، اعضا و جوارح سے سرانجام دیے جانے والے حرام کام مندرجہ ذیل ہیں۔

1. والدین کی نافرمانی کرنا۔
2. زنا کرنا، اجنبی عورت کو دیکھنا، اس سے مصافحہ کرنا یا چھونا اور تہمت لگانا بھی اس میں شامل ہے۔
3. سود کھانا۔
4. یتیم کا مال کھانا۔
5. جوا اور قمار بازی کرنا۔
6. چوری کرنا۔
7. شراب وسگریٹ نوشی کرنا۔

① حدیث میں ہے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (صحيح البخاري، كتاب الادب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الاخر: ٨/ ١١ ح: ٦٠١٨ وصحيح مسلم: ١/ ٦٨ ح: ٤٧۔ ② اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (٢٢/الحج: ٧٧) ''کارخیر کیا کرو تا کہ تم لوگ فلاح پا جاؤ۔''

Marfat.com

⑧ تصویر بنانا یا کھینچنا۔ ①

حدیث میں ہے: ''اللہ تعالیٰ تصویر کشی کرنے والوں پر لعنت فرماتا ہے۔'' ②

⑨ ظلم وستم یا کسی طرح کی ناانصافی کرنا۔

حدیث میں ہے: ''ظلم سے اجتناب کرو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی۔'' ③

⑩ حرام و باطل چیزوں کو سننا، اور گانے اور موسیقی وغیرہ سے لطف اندوز ہونا۔

وہ قلبی اعمال جنہیں ترک کرنے کا حکم ہے درج ذیل ہیں۔

① تکبر وغرور کرنا، یعنی حق کو نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر وغرور ہوگا۔'' ④

② خود پسندی اور اس کے مطابق لوگوں سے رویہ رکھنا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص ایک جوڑا پہن کر خود پسندی کی حالت میں تکبر سے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین کے اندر دھنسا دیا، وہ زمین میں قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔'' ⑤

③ لوگوں سے حسد کرنا۔ ⑥

① بلاوجہ تصویر بنانا، لٹکانا وغیرہ تو بالکل ناجائز ہے بوقت ضرورت و مجبوری تصویر بنوائی جاسکتی ہے جیسے: شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور پروگراموں کی ویڈیو اور ٹی وی چینل پر علما کا تبلیغ کرنا سب شامل ہے۔ ② صحیح البخاریکتاب الطلاق، باب مهر البغی: ٧/ ٦١ ح: ٥٣٤٧۔

③ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم: ٤/ ١٩٩٦ ح: ٢٥٧٨۔

④ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر: ١/ ٩٣ ح: ٩١۔ ⑤ صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب: ٤/ ١٧٧ ح: ٣٤٨٥ وصحیح مسلم: ٣/ ١٦٥٣ ح: ٢٠٨٨۔ ⑥ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' سنن ابن ماجه، ص: ١٨٠٨ ح: ٤٢١٠؛ سنن أبی داود: ٢/ ٥٧٤؛ ح: ٤٩٠٣۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴾①

''بیشک کان اور آنکھ اور دل ان کی ہر شخص سے پوچھ ہوگی۔''

④ مسلمانوں سے نفرت رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا ﴾②

''اے ہمارے رب ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے خلاف کدورت نہ پیدا کر۔''

⑤ نیک لوگوں سے بغض رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، بے رخی نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو بلکہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رہے۔''③

⑥ ظالم، شریر، فسادی، کافر اور فاسق و فاجر لوگوں سے محبت و تعلق رکھنا۔

کیونکہ ایمان ایک علامت یہ بھی ہے کہ جس (چیز) کو اللہ تعالیٰ پسند کرے بندہ بھی اسے پسند کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرے بندہ بھی اسے ناپسند کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، اور نہ فساد کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

⑦ مسلمانوں کے خلاف سازش کرنا اور ان کے لیے بدخواہ ہونا۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴾④

① ١٧/الاسراء: ٣٦۔ ② ٥٩/ الحشر: ١٠۔

③ صحيح البخاری، كتاب الأدب، باب ماينهىٰ عن التحاسد والتدابر: ٨/ ١٩ ح: ٦٠٦٥ ومسلم: ٤/ ٩٨٣ ح: ٢٥٥٨۔ ④ ٣٣/الاحزاب: ٥٨۔

Marfat.com

اور جو لوگ ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو۔ تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار اٹھاتے ہیں۔

دوسری روایت میں فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہمارے خلاف ہتھیار اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''①

''کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے۔''②

خاتون اسلام کا احسان

احسان، دین اسلام کا ایک تہائی حصہ ہے کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ سے دین اسلام کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''وہ ایمان، اسلام اور احسان کا نام ہے۔''③

آپ نے ایمان و اسلام کے متعلق جان لیا۔ اب ہم دین اسلام کے تیسرے جز احسان کے متعلق کچھ عرض کر رہے ہیں اور آپ اپنے ایمان کی تکمیل کرتے ہوئے اس کے مطابق اپنے قول و عمل کو ڈھالیے اور دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کیجیے۔

احسان: لغوی اعتبار سے ''اساءۃ'' کی ضد ہے، احسان کرنا واجب اور اساءۃ (نقصان پہنچانا) حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے احسان اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور احسان کرنے والوں کی تعریف فرمائی اور اپنی مدد کی خبر دی ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾④

''بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو

① صحیح مسلم: ١/ ٦٩۔ ② صحیح مسلم، کتاب الدیات، باب قول للّٰہ تعالیٰ ومن احیاھا: ٩/ ٤ ح: ٦٨٧٤۔ ③ حدیث جبریل کی طرف اشارہ ہے جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفۃ الایمان... ١/ ٣٦ ح: ٨۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (٢/البقرہ: ١٩٥) ''اور احسان کرو بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔'' ④ ١٦/النحل: ١٢٨۔

Marfat.com

لوگ حسن سلوک کرتے رہتے ہیں۔''

احسان عقیدہ اور قول وعمل سبھی میں حاصل ہوتا ہے اور آپ مقام احسان اس طرح حاصل کر سکتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا تہہ دل سے ہمہ وقت دھیان رکھیں، اور اپنے ہر قول و فعل کے وقت یہ تصور کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں اور اس کو دیکھ رہی ہیں یا کم از کم یہ خیال ہو کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سائل کے جواب میں فرمایا تھا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''[1]

یعنی بندہ جب عبادت کرتا ہے تو ان دو حالتوں میں سے اس کی ایک حالت ہوتی ہے یا تو اللہ تعالیٰ کے شدت استحضار کی وجہ سے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے، یا اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں، اور ان دونوں کیفیات کی وجہ سے بندہ اپنے قول و فعل کو بہتر سے بہتر بناتا اور اس کی ادائیگی اچھی طرح سے کرتا ہے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔

اگر آپ اہل احسان میں شامل ہونا چاہتی ہیں تو کچھ بھی بولتے، سوچتے یا کوئی بھی کام کرتے وقت نیز ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، اس کے نتیجے میں آپ کے تمام اقوال و اعمال صالح اور نافع ہوں گے۔

یاد رکھیے! آپ کا کوئی قول و عمل معتبر و قابل قبول نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے نہ کیا گیا ہو اور اسی کو دوسرے الفاظ میں ''اخلاص'' کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(1) ﴿ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ﴾[2]

''خبردار! دین خالص اللہ کے لیے ہے۔''

ارشاد ربانی ہے:

(2) ﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾[3]

[1] صحیح مسلم: ۱/ ۲۹۔ [2] ۳۹/الزمر: ۳۔ [3] ۹۸/البینۃ: ۵۔

Marfat.com

''اور نہیں انہیں حکم دیا گیا سوائے اس کے کہ وہ اپنا دین خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

3 ﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾[1]

''پس تم اللہ کو پکارو، اسی کے لیے دین خالص کرتے ہوئے، اگرچہ کافر ناپسند کریں۔''

دعا دین کا ایک حصہ ہے، جس نے غیر اللہ سے دعا کر کے شرک کا ارتکاب کیا اس کی دعا قبول نہیں ہوگی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، اس لیے آپ بھی دعاؤں اور تمام عبادات میں شرک سے اجتناب کیجیے اور اپنے تمام اعمال صالحہ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خالص کیجیے۔

اور ان تمام اقوال و اعمال کو سیکھیے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول و محبوب ہیں اور ان کی ادائیگی کا صحیح طریقہ بھی سیکھیں۔

اسی وجہ سے قول و عمل سے پہلے علم کا حصول واجب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾[2]

''تو آپ یقین کیجیے! کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے: ''اَلْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ'' یعنی علم کا سیکھنا قول و عمل سے پہلے ہوتا ہے۔[3]

ہم نے یہ کتاب اسی اصول کے پیش نظر تصنیف کی ہے، تاکہ ایک مسلمان خاتون کو جن عقائد اور اقوال و اعمال کی پہچان حاصل کرنا اور جن اقوال و اعمال سے اجتناب کرنا ضروری ہے انہیں واضح کر دیا جائے۔ جس کی قدرے وضاحت ہو چکی ہے۔ اس وضاحت کے بعد ہم قولی اور عملی عبادات کی کیفیات اور اسلامی اخلاق و آداب اور عادات کی تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

[1] ۴۰/غافر:۱۴۳۔ [2] ۴۷/محمد:۱۹۔ [3] صحیح البخاری: ۱/۲۷۔

Marfat.com

لہٰذا ہم سب سے پہلے دین اسلام کی سب سے اہم اور بنیادی عبادت نماز اور اس کے بعد دوسرے آداب واخلاق کو بیان کریں گے جنھیں اختیار کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسے سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ دنیا و آخرت میں سعادت سے مشرف ہوں۔

طہارت کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی نماز طہارت کے بغیر قبول نہیں کی جاتی۔''[1]

اور طہارت دو طرح کی ہوتی ہے ''باطنی طہارت'' اور ''ظاہری طہارت'' ظاہری طہارت تین طرح کی ہوتی ہے:

1. بدن کی طہارت۔
2. کپڑے کی طہارت۔
3. جگہ کی طہارت۔

باطنی طہارت

باطنی طہارت کا معنی یہ ہے کہ نمازی کا دل مندرجہ ذیل چیزوں سے پاک و صاف ہو۔

1. **شکوک وشبہات:** جس کے معنی تردد اور عدم یقین کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق غیر یقینی کیفیت میں ہونا، یا ارکانِ ایمان اور تمام غیبی باتوں مثلاً: حشر و نشر، حساب و کتاب، جزا و سزا، جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذابوں کے متعلق شک و شبہ رکھنا جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے، قرآن مجید نے یا رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔ اصول دین میں شک و شبہ کرنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کے وجود یا آخرت میں حشر ونشر اور جزا و سزا

[1] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب لاتقبل صلاۃ بغیر طھور: ۱/ ۳۹ ح: ۱۳۵ وصحیح مسلم: ۱/ ۲۰٤ ح: ۲۲٤۔

Marfat.com

کے بارے میں شک وشبہ رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جاتی حتی کہ مسلمان ہو جائے اور اس پر امت اسلامیہ کا اجماع ہے۔

② نفاق اختیار کرنا: اس کے معنی ایمان کو ظاہر کرنا اور کفر کو چھپانا ہے اور منافق کی تین علامتیں ہیں، ① وعدہ خلافی کرنا، ② عہد و پیمان کو توڑنا، ③ امانت میں خیانت کرنا۔

حدیث میں ہے: منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور جب امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔[1]

③ شرک کرنا: جس کے معنی ہیں غیر اللہ کی عبادت کرنا، یہ عبادت دعا اور استغاثہ سے کی جائے یا ذبح اور نذر و نیاز سے یا خوف وطمع اور رغبت وغیرہ کسی بھی طریقے سے کی جائے۔[2]

④ ریا کاری: وہ عبادات جنہیں اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمایا ہے اور مسلمان انہیں عبادت سمجھ کر انجام دیتے ہیں، وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جائے تا کہ لوگ اس کی تعریف کریں یا اس کی مذمت سے گریز کریں، اور اس طرح کی ریا کاری شرک اصغر کی ایک قسم ہے، حدیث میں ہے: ''تم لوگ شرک اصغر سے اجتناب کرو'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے، فرمایا: ''ریا کاری۔''[3]

⑤ تکبر کرنا: یعنی حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو ذلیل وحقیر سمجھنا، حدیث میں ہے۔

① صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامة المنافق: ۱/ ۱۶ ح: ۳۳ و صحیح مسلم: ۱/ ۷۸ ح: ۵۹۔ ② حدیث میں ہے: ''جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔'' سنن أبی داود، کتاب الایمان و النذور، باب فی کراهیة الحلف بالا باء: ۳/ ۲۲۳ ح: ۳۲۵۱، مسند أحمد: ۹/ ۴۲۲ ح: ۵۵۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
③ ایک حدیث میں ہے ''مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے'' عرض کیا گیا، شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ''ریا کاری'' مسند أحمد: ۳۹/ ۳۹ ح: ۲۳۶۳۰۔

Marfat.com

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔''①

رسول اللہ ﷺ سے تکبر کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تکبر حق کو دبانا اور لوگوں کو ذلیل کرنا ہے۔''②

6﴾ حسد کرنا: یعنی کسی شخص کا دوسرے شخص سے کوئی نعمت ختم ہو جانے کی خواہش کرنا وہ نعمت اسے حاصل ہو یا نہ ہو، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں تصرفات کرنے پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ مرض بڑے گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے، اور ایسا شخص کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا اور حکمت پر مبنی ایک مقولہ ہے ''اَلْحَسُوْدُ لَا یَسُوْدُ'' یعنی حسد کرنے والا کبھی آسودہ و کامیاب نہیں ہوتا۔ ③

صحیح حدیث میں ہے: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، یہ ایسی ممانعت ہے جسے حرام کہا جاتا ہے۔''

7﴾ حقد رکھنا: یعنی کسی مسلمان بھائی سے دشمنی رکھنا اور اس کا مسلسل برا چاہتے رہنا۔

8﴾ بخیل ہونا: یعنی کار خیر یا نیکی کے کاموں میں کنجوسی کرنا، اچھی چیزوں کو اپنے لیے پسند کرنا جبکہ دوسروں کے لیے ہاتھ روکے رکھنا۔

حدیث میں ہے: ظلم سے بچو! اس لیے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں، اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا ہے۔ ④

9﴾ خود پسندی: یعنی کسی شخص کا خود پسند ہونا، اور اپنے قول و فعل کو معیاری سمجھتے ہوئے دوسرے پر ترجیح دینا، یہ دلوں کے خطرناک امراض میں شمار ہوتا ہے (اس سے بہت کم لوگ محفوظ ہوتے ہیں) اور اس مرض سے شفا کم ہی نصیب ہوتی ہے۔

① مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر: ١/ ٩٣ ح: ٩١۔

② صحیح ابو داود، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر: ٤/ ٥٩ ح: ٤٠٩٢ والترمذی: ٤/ ٣٦١ ح: ١٩٩٩۔ ③ بخاری، کتاب الادب، باب ما ینهی عن التحاسد: ٨/ ١٩ ح: ٦٠٦٤۔ ④ مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم: ٤/ ١٩٩٦ ح: ٢٥٧٨۔

Marfat.com

ظاہری طہارت

بدن، کپڑے اور جگہ کی پاکیزگی سے حاصل ہوتی ہے۔

(1) بدن کی طہارت

بدن کا پیشاب و پاخانہ اور خون سے پاک و صاف ہونا بدنی طہارت ہے، ہر مسلمان کو پیشاب و پاخانے سے فارغ ہونے کے بعد پانی سے استنجا کرنا چاہیے۔

قضائے حاجت کا مسنون طریقہ یہ ہے: (1) قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (2) بیت الخلا میں پہلے بایاں پاؤں داخل کرے اور جب وہاں سے نکلے تو دایاں پاؤں پہلے نکالے اور داخل ہوتے وقت بسم اللہ اور نکلنے کے بعد الحمد للہ کہے۔ (3) گوبر اور ہڈی سے استنجا (پاکی حاصل) نہ کرے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

اور اگر پانی دستیاب نہ ہو تو مٹی کے ڈھیلے، کاغذ یا پرانے کپڑے سے تین مرتبہ صفائی حاصل کرے۔

طاق عدد یعنی تین، پانچ یا سات عدد مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنا مستحب ہے۔

تا آنکہ آخری مرتبہ یہ کپڑا یا ڈھیلا یا کاغذ صاف ستھرا برآمد ہو جائے۔

مذکورہ بالا تین چیزوں اور پانی کے ساتھ طہارت کرنا مستحب ہے، ورنہ ہر ایک سے تنہا طہارت حاصل ہو جاتی ہے، حالانکہ پانی سے صفائی و پاکیزگی زیادہ حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن جمع کر لینا زیادہ بہتر ہے۔

آپ ہمیشہ اس کا اہتمام کیجیے کہ آپ کے جسم کو کوئی نجاست جیسے: پیشاب اور پاخانہ یا خون نہ لگے۔ اور اگر کبھی لگ جائے تو فوراً پاک پانی سے اسے دھو ڈالیں تاکہ نجاست دور ہو جائے۔

Marfat.com

پاک پانی

وہ ہے جو اپنی اصل حالت پر باقی رہے، جس کا رنگ، بو اور ذائقہ کسی دوسری چیز کے مل جانے سے بدل نہ جائے، جیسے کنویں، نہروں اور سمندروں کا پانی ہوتا ہے۔

بدن کی طہارت، حدث اصغر اور حدث اکبر سے فارغ ہونے کے بعد حاصل کی جاتی ہے۔

حدث اصغر: اسے کہتے ہیں جس سے وضو واجب ہوتا ہے۔

حدث اکبر: اسے کہتے ہیں جس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

وضو کا طریقہ: جب کوئی مسلمان عورت وضو کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے حدث اصغر (ناپاکی) دور کرنے کی نیت کرے، پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے، اور اپنا ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے تین بار دھوئے، پھر تین بار کلی کرے اور تین بار ناک میں پانی ڈالے، اور پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئے اور پھر تین تین مرتبہ پہلے دائیں اور پھر بائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھوئے اور پھر اپنے سر کا مسح کرے اور پھر ٹخنوں تک اپنے دونوں پاؤں کو تین تین مرتبہ دھوئے تاکہ پانی سارے حصوں میں پہنچ جائے اور اچھی طرح پاکی حاصل ہو جائے۔[1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں وضو کا طریقہ اسی طرح مذکور ہے جس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ اس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

نواقض وضو: وضو کو توڑنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

(1) سبیلین سے نکلنے والی چیزیں، جیسے پیشاب، پاخانہ، ہوا، مذی۔

ہوا خارج ہونے سے استنجا نہیں ضروری نہیں بلکہ پیشاب اور پاخانے سے فارغ ہونے کے بعد کرنا ضروری ہے۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل: ۱/ ۵۹ ح: ۲۴۸ و مسلم: ۱/ ۲۵۳ ح: ۳۱٦۔

Marfat.com

2 گہری نیند سو جانا خواہ بیٹھ کر ہو یا ٹیک لگا کر لیٹنے کی صورت میں ہلکی نیند بھی ناقض وضو ہے۔

3 اپنی شرمگاہ کو بغیر کسی آڑ کے چھو لینا۔[1]

مذکورہ بالا چیزوں کی وجہ سے اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کے لیے نماز پڑھنا، طواف کرنا اور قرآن کا چھونا جائز نہیں، حتی کہ دوبارہ وضو کر لے۔

[1] حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے چھو لیا، اس پر وضو کرنا واجب ہو گیا۔'' سنن أبی داود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من مس الذکر: ١/ ٤٦ ح: ١٨١) ایک اور حدیث میں ہے: ''جس نے اپنا عضو تناسل چھو لیا، اسے چاہیے کہ وضو کرے۔ (مؤطا امام مالك: ١/ ٤٢ ح: ١٨١؛ سنن أبی داود: ١/ ٤٦ ح: ١٨١)

Marfat.com

غسل کا طریقہ

جب کوئی مسلمان عورت غسل کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے حدث اکبر سے ازالے کی نیت کرے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے، پھر ہتھیلی پر پانی ڈال کر تین مرتبہ اچھی طرح دھوئے، پھر مکمل وضو کرے، پھر سر کا خلال کرے (یعنی پانی ڈال، کر انگلیوں سے بالوں کی جڑوں تک پہنچائے) پھر سر پر تین چلو پانی ڈالے (ایک دائیں، دوسرا بائیں جانب اور تیسرا سر کے درمیان میں) اور کانوں کو اندرونی اور ظاہری حصوں سمیت دھوئے، پھر دائیں جانب سر سے پاؤں تک اور اس کے بعد بائیں جانب اسی طرح پانی ڈالے، اور ان جگہوں پر بھی پانی پہنچائے جہاں عام طور پر پانی نہیں پہنچ پاتا، مثلاً ناف، دونوں بغلیں اور دونوں گھٹنوں کے اندرونی حصے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کی کیفیت اسی طرح مروی ہے، جسے اصحاب صحاح وسنن نے روایت کیا ہے۔

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے یہ ہیں۔

(1) جنابت: جماع کرنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔

حدیث میں ہے "جب دونوں شرمگاہ مل جائیں تو غسل واجب ہو گیا۔"[1]

(2) احتلام: اگر حالت نیند میں کوئی دیکھے کہ وہ جماع کر رہی ہے اور منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر منی کا انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔

[1] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب اذالتقی الختانان: ۱/ ٦٦ ح: ۲۹۱ و صحیح مسلم: ۱/ ۳٤۹۔

Marfat.com

ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا: اگر کبھی عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کو غسل کرنا واجب ہے تو آپ نے فرمایا: ''اگر منی دیکھے (تو واجب ہے)۔''[1]

(3) حیض و نفاس کے خون کے منقطع ہونے کے بعد غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حیض و نفاس کے خون کے بند ہونے کی علامت یہ ہے کہ شرمگاہ میں روئی وغیرہ جیسی کوئی چیز داخل کی جائے تو وہ خشک برآمد ہو، یا خون بالکل سفیدی مائل ہو جائے جو حیض کے آخری ایام میں نکلتا ہے اور یہ سب سے اچھی علامت ہے کیونکہ اس کے بعد خون نہیں آتا، جب کہ خشکی دیکھنے کی صورت میں بسا اوقات دوبارہ خون آ جاتا ہے۔

تیمم کا بیان

جب کسی مسلمان خاتون کو وضو یا غسل کرنے کے لیے ماء طاہر[2] (پاک وصاف پانی دستیاب نہ ہو سکے یا دستیاب ہو لیکن کسی مرض یا زخم وغیرہ کی وجہ سے اس کے استعمال پر قادر نہ ہو، یا پانی ٹھنڈا اور موسم بہت سرد ہو اور اسے گرم کرنے کی سہولت میسر نہ ہو اور استعمال کی صورت میں نقصان کا خطرہ ہو اور اس خاتون پر وضو یا غسل کرنا واجب ہو تو اسے وضو یا غسل کے بدل کے طور پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[3]

[1] صحیح البخاری: ۱/ ۴۳؛ صحیح مسلم: ۱/ ۱۷۲۔

[2] ''ماء طاہر اسے کہتے ہیں جس میں کسی چیز کی آمیزش نے اس کے رنگ، بو اور ذائقے میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کر دی ہو، اگر اپنی اصل حالت پر رہتے ہوئے کچھ تبدیلی آ جائے تو وہ پانی بھی پاک ہے جیسے سمندر کا پانی، یا کسی سرخ زمین پر بہنے کی وجہ سے سرخی آ جائے چونکہ یہ تبدیلی اس کے اصل کی جز بن چکی ہے۔'' [3] ٥/المائدة: ٦۔

Marfat.com

''اور اگر تم جنبی ہو تو پاکی حاصل کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو، بس (اس پر ہاتھ مار کر اپنے) منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو، اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دے، تا کہ تم اس کے شکر گزار بنو۔''

تیمم کا طریقہ

سب سے پہلے حدث اصغر یا حدث اکبر سے ازالے کی نیت کرے اور پھر تیمم کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرے، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارے، پھر دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیرے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے پر مل لے اب نماز، طواف اور قرآن کی تلاوت کر سکتی ہیں۔

تیمم ان تمام چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے جو ناقض وضو ہیں اس کے علاوہ نماز شروع کرنے سے پہلے اگر پانی دستیاب ہو جائے تو تیمم ختم ہو جاتا ہے۔ (یعنی آب آمد تیمم برخواست)۔

Marfat.com

حیض ونفاس کے مسائل

حیض ونفاس کے کچھ مخصوص شرعی مسائل ہیں جنہیں ہر مسلمان خاتون کے لیے جاننا ضروری ہے۔

الف۔ حیض

رحم سے نکلنے والے اس خون کو کہتے ہیں جو عام طور پر شکم میں بچہ نہ ہونے کی شکل میں نکلتا ہے جو سیاہی مائل سرخ رنگ کا ہوتا ہے، بسا اوقات اس میں بدبو ہوتی ہے، حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔

حیض کے سلسلے میں عورتوں کی تین حالتیں ہیں:

(1) مبتداۃ: یعنی وہ عورت جسے حیض پہلی مرتبہ آئے، چنانچہ اس کا حکم یہ ہے کہ خون دیکھنے کے بعد وہ اپنے آپ کو حائضہ سمجھے اور نماز، ہمبستری اور تلاوت قرآن سے باز رہے، اور مسجد میں جانا چھوڑ دے حتی کہ خون منقطع ہونے کے بعد پاک وصاف ہو جائے، جسے عام طور پر خشکی سے تعبیر کرتے ہیں یعنی عورت کسی روئی یا کپڑے کو شرمگاہ میں ڈال کر دیکھے اگر اس میں خون کی تری باقی نہیں ہے اور وہ بالکل صاف وسفید تری کے ساتھ برآمد ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ حیض کا خون منقطع ہو چکا ہے۔

بسا اوقات عورتوں کا خون ایک یا دو یا تین دن میں بند ہو جاتا ہے اور بعض مرتبہ پندرہ دن تک جاری رہ کر بند ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی خون بند ہو جائے اس پر غسل کرنا واجب ہے، لہٰذا وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

جماع: جماع کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر اس سے (حیض ختم

Marfat.com

ہونے کے بعد) جماع کرنا چاہے تو جائز ہے، اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ طہارت کے بعد جماع کرنا ضروری ہے، یا یہ کوئی عبادت ہے، محض یہ بتانا مقصود ہے کہ حیض کی وجہ سے جو عمل ممنوع تھا وہ حیض ختم ہونے کے بعد جائز ہوگا۔''

﴿2﴾ معتادہ: یعنی وہ عورت جس کے ہر ماہ ایام حیض متعین ہوں، چاہے ایک دن ہو یا اس سے زیادہ، اس کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔ ان ایام میں نماز، جماع اور دیگر ممنوع چیزوں سے باز رہے گی، ایام ماہواری گزر جانے کے بعد غسل کر کے نماز وغیرہ ادا کرے، یاد رہے! خشکی اور سفیدی دیکھ کر حاصل ہونے والی طہارت کے بعد اگر زرد یا گدلے رنگ کا خون دیکھے تو اس کی کوئی پروا نہ کرے، سیدہ ام عطیہ صحابیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم طہارت کے بعد زردی اور گدلے رنگ کی کچھ پرواہ نہیں کرتی تھیں۔''[1]

اگر متعین ایام ماہواری سے قبل ہی خون بند جانے پر اس نے غسل کر لیا ہو لیکن دوبارہ خون آنا شروع ہو جائے تو وہ نماز وغیرہ پڑھنے سے رک جائے اور اپنے آپ کو حائضہ سمجھے اور پھر متعین ایام ماہواری پورے ہو جانے اور خون بند ہو جانے کے بعد غسل کرے اور نماز پڑھے، اس کے بعد اگر زرد یا مٹیالے رنگ کا خون دیکھے تو اس کی پروا نہ کرے کیونکہ اب وہ پاک وصاف ہو چکی ہے۔

﴿3﴾ مستحاضہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خون بغیر انقطاع کے مسلسل آتا ہو، ایسی عورت کو کیا کرنا چاہیے اس میں قدرے تفصیل ہے، اگر استحاضہ کے مرض لاحق ہونے سے پہلے کوئی متعین عادت رہی ہو جسے وہ ہر ماہ جانتی تھی تو ان ایام میں نماز وغیرہ سے رکی رہے اور وہ مخصوص ایام گزر جانے کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے اور ان تمام ممنوعات کو کرنا شروع کر دے گی جو ایام ماہواری کی وجہ سے ممنوع تھے۔ اگر کوئی متعین عادت نہ رہی ہو یا رہی ہو لیکن وہ بھول گئی ہو تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ خون کب سرخی

[1] صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب الصفرة والکدرة فی غیر ایام الحیض: ١/ ٧٢ ح: ٣٢٦۔

Marfat.com

سے سیاہی میں یا معمولی سرخی سے گاڑھے پن میں تبدیل ہو رہا ہے، جب وہ یہ تبدیلی محسوس کر لے تو اپنے کو حائضہ سمجھے اور نماز وغیرہ ترک کر دے، جب یہ یقین ہو جائے کہ وہ اپنی سابقہ حالت میں واپس آ گئی ہے تو غسل کرے اور نماز پڑھنا شروع کر دے۔ اگر اس کے خون میں کوئی تبدیلی ہی نہ پیدا ہو تو عمومی طور پر جو ماہواری کے ایام ہوتے ہیں۔

''حیض کی عام طور پر مدت، چھ یا سات دن ہوتی ہے۔''

ان میں وہ نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے اور نہ جماع ہی کرے، اور یہ ایام پورے ہونے کے بعد غسل کرے اور نماز پڑھنا شروع کر دے، کیونکہ وہ اب دوسرے ماہ کے شروع تک طاہرہ سمجھی جائے گی۔ ①

ب۔ نفاس

اس خون کو کہتے ہیں جو ولادت کے فوراً بعد یا اس سے ایک دو دن پہلے نکلتا ہے اس میں بھی حیض والی پابندیاں عائد رہیں گی، حتی خون آنا بند ہو جائے اگر ولادت کے ایک یا اس سے زیادہ دنوں کے بعد یہ خون آنا بند ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھنا

---

① اس مسئلے کی دلیل، سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب فی المراة تستحاض: ١/ ٧١ ح: ٢٧٤؛ سنن نسائی: ١/ ١١٩ ح: ٢٠٨۔ میں مروی یہ حدیث ہے جس کی سند حسن ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فتوی پوچھا کہ ایک عورت کو مسلسل خون آ رہا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: ''اس کے لاحق ہونے سے پہلے ان دنوں اور راتوں کو دیکھے کہ کتنے دن اسے ماہواری آتی تھی، لہٰذا ان کے حساب سے نماز چھوڑ دے اور جب وہ پورے ہو جائیں تو وہ غسل کرے اور لنگوٹی باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔'' یہ حدیث اس مستحاضہ کے سلسلے میں دلیل ہے جس کی کوئی عادت رہی ہو۔ اور رہا اس مستحاضہ کا مسئلہ جس کی متعین عادت نہ رہی ہو تو وہ حیض کی عمومی مدت کے بقدر ہر ماہ حیض شمار کرے اور اس کو پورا کر لینے کے بعد غسل کرے اور نماز پڑھے، اس کی دلیل سیدہ فاطمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''حیض کا خون جب سیاہ ہو جائے تو نماز سے رک جائے اور اگر اس کے علاوہ ہو تو وضو کرے (یعنی غسل کے بعد) اور نماز پڑھے، اس لیے کہ وہ رگ کا خون ہے۔'' سنن أبی داود، کتاب الطهارة باب من قال اذااقبلت الحیضة: ١/ ٧٥ ح: ٢٨٦؛ سنن النسائی: ١/ ١٢٣ ح: ٢١٥۔

Marfat.com

شروع کر دے کیونکہ وہ پاک وصاف ہو گئی ہے اور اگر خون جاری رہے تو نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے کیونکہ وہ حالت نفاس میں ہے، اگر چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے تو پہلے طہارت کر لے، ورنہ چالیس دن مکمل کرنے کے بعد غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے اگر چہ اس کے بعد بھی خون آئے (کیونکہ وہ نفاس کا نہیں ہے) یہ عورت کے لیے دینی لحاظ سے زیادہ محتاط طریقہ ہے، بجائے اس کے کہ ساٹھ دنوں تک اس کے انقطاع کا انتظار کرتی رہے جو بعض اہل علم کے ہاں اکر (زیادہ سے زیادہ) مدت نفاس ہے۔ (نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت مالکی وشافعی فقہانے ساٹھ دن مقرر کی ہے۔)

ممنوعات حیض ونفاس

حیض ونفاس کے دوران میں بعض چیزیں ممنوع ہیں جو درج کی جا رہی ہیں۔

1. نماز پڑھنا، (فرض نماز ہو یا نفل)۔
2. روزہ رکھنا، مگر رمضان کے جو روزے حیض ونفاس کی وجہ سے نہ رکھے تھے ان کی رمضان کے بعد حالت پاکیزگی میں قضا دینا واجب ہے، البتہ نماز کی قضا نہیں ہے۔
3. مسجد میں داخل ہونا، حدیث میں ہے: ''میں مسجد میں حیض ونفاس والی عورت کے داخلہ کو جائز نہیں قرار دیتا۔''[1]
4. قرآن کریم کی تلاوت کرنا اگر قرآن کے بعض حفظ کردہ حصے کو بھول جانے کا اندیشہ ہو تو اسے پڑھنے کی اجازت ہے۔
5. طواف کرنا چاہے حج وعمرے کا ہو یا نفل کیونکہ مسجد حرام میں عورت کا اس حالت میں داخلہ ممنوع ہے مزید طواف کے لیے طہارت شرط ہے۔

عورت کو چاہیے کہ ماہواری کے آخری دن طلوع فجر سے پہلے رات کے وقت

[1] سنن أبی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد:١/ ٦٠ ح: ٢٣٢؛ سنن ابن ماجه: ١/ ٢١٢ ح: ٦٤٥۔

Marfat.com

ہی اپنا جائزہ لے اگر اسے پاکیزگی محسوس ہو تو غسل کر کے مغرب اور عشا کی نماز ادا کرے، اور اسی طرح طلوع آفتاب سے پہلے جائزہ لے اگر پاکیزگی اور صفائی دیکھے تو غسل کر کے فجر کی نماز ادا کرے اور غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے دیکھے اگر پاکیزگی محسوس کرے تو غسل کر کے ظہر و عصر کی نماز ادا کرے۔

''یہ مؤلف کی اپنی رائے ہے ورنہ جمہور علما کے نزدیک طہارت سے قبل کی نماز کی ادائیگی ضروری نہیں ہے۔'' (مترجم)

اسی طرح دن یا رات کے کسی وقت بھی عورت پاک و صاف ہو جائے تو فوراً غسل کرے اگر کسی نماز کا صرف اتنا وقت باقی ہو جس میں صرف ایک رکعت نماز ادا کر سکے تو وہ نماز اس پر واجب ہے ورنہ اس پر اداء و قضاء کوئی نماز ضروری نہیں ہے۔

Marfat.com

نماز کا بیان

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے، نماز اول وقت میں ادا کرنا افضل ترین عمل ہے، اور اس کا چھوڑ دینا کفر ہے۔[1] نماز اپنے وقت پر ادا کرنا باعث ایمان اور اس میں کوتاہی وسستی کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہے اور اس کی پابندی سے ادائیگی حصول جنت کا باعث ہے۔ اور نماز کی درستی کے لیے ایک شرط طہارت ہے جس کی تفصیل گذشتہ صفحات میں گزر چکی ہے، نماز کی دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

شرائط نماز

1. ستر پوشی کرنا: یعنی عورت نماز میں سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی ہو، اگر اس نے سر، گردن، سینہ، دونوں بازو یا دونوں پنڈلیوں چھپائے بغیر نماز ادا کی تو وہ درست نہ ہوگی۔
2. قبلہ رخ ہونا: اگر قبلے کا صحیح علم ہو تو، اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی، اگر قبلے کا علم نہ ہو تو جاننے والوں سے دریافت کیا جائے، اگر کوئی بتانے والا نہ ملے تو اپنے اجتہاد اور غالب گمان کی بنیاد پر نماز ادا کرلے تو یہ بھی درست ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

[1] صحیح حدیث میں ہے: آدمی اور شرک وکفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر... الخ: ۱/ ۸۸ ح: ۸۲۔ ایک دوسری حدیث میں ہے، ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے جس نے نماز چھوڑی، اس نے کفر کیا۔ (سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ: ۱/ ۲۳۱ ح: ٤٦٣۔

Marfat.com

﴿ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ﴾[1]

''جس طرف تم رخ کرو، ادھر اللہ تعالیٰ کا رخ ہے۔''

3 بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک وصاف ہونا، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

مذکورہ بالا چیزیں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں ہیں، اس کے علاوہ کچھ شرطیں نماز کے واجب ہونے کی ہیں یعنی نماز انسان پر اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک یہ شرطیں نہ پوری ہو جائیں وہ یہ ہیں:

1 مسلمان ہونا: غیر مسلم سے نماز پڑھنے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا جب تک مسلمان نہ ہو جائے اور غیر مسلم نہ مؤمن ہے اور نہ موحد بلکہ وہ کافر ومشرک ہے۔

2 عاقل ہونا: کیونکہ مجنون اور دیوانے پر نماز واجب نہیں، حتیٰ کہ شفایاب ہو جائے۔[2]

3 بالغ ہونا: یعنی بچہ جب سن بلوغ کو پہنچ جائے تو وہ شریعت کا مکلف بن جاتا ہے، چنانچہ نماز اس پر واجب ہو جائے گی اور جو شخص اس کی عدم ادائیگی پر اصرار کرے اسے سزائے موت سزا دی جائے گی۔

بلوغت کی علامات

بلوغ کی چند علامات جو لڑکے اور لڑکیوں پر نمودار ہوتی ہیں یہ ہیں:

1 حیض آنا: جب لڑکی کو حیض کا خون آجائے تو وہ بالغ سمجھی جائے گی اور اس پر نماز اور دوسری تمام شرعی پابندیاں واجب ہوں گی۔

2 زیر ناف بال آنا: جب زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

3 احتلام ہونا: جس بچے کو احتلام ہو جائے اور منی کا اثر اپنے کپڑے پر دیکھے تو وہ بھی بالغ ہے۔

4 اٹھارہ سال کا ہو جانا۔

---

[1] ٢/البقرۃ: ١١٥۔

[2] حدیث میں ہے: تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، سونے والے سے حتی کہ بیدار ہو جائے، بچے سے تا آنکہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے حتیٰ کہ عقل والا ہو جائے۔

Marfat.com

یہ سن بلوغت کو پہنچنے کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے۔ بعض علماء نے پندرہ سال عمر بتائی ہے، درحقیقت یہ عمومی حالات کا ایک اندازہ ہے، یعنی بچہ اس کے بعد ہی بالغ سمجھا جائے گا۔

جب لڑکے یا لڑکیوں میں مذکورہ بالا علامتیں نہ پائی جائیں تو شریعت کے مکلف نہیں ہیں، لہٰذا انہیں نماز پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، البتہ انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر انہیں معمولی سا مارا جائے۔[1] اور بالغ ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے پر مجبور کیا جائے تاکہ نماز پڑھنے لگیں یا (انکار کرنے پر) کفراً و حداً قتل کیا جائے۔

① حدیث میں ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو (نماز نہ پڑھنے پر) ان کو مارا جائے اور بستروں پر انہیں علیحدہ کر دیا جائے۔ مسند أحمد: ١١/ ٢٨٥ ح: ٦٦٨٩۔

Marfat.com

ارکان نماز

نماز کے چند ارکان ہیں جو درحقیقت اس کے فرائض ہیں، جن کی ادائیگی کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، اور اجمالی طور پر اسکی معرفت ضروری ہے تا کہ فرائض اور غیر فرائض (واجبات وغیرہ) میں فرق کیا جا سکے، فرائضِ نماز کی ادائیگی ضروری ہے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔ اور فرائض کے علاوہ واجبات نماز اگر بھول کر چھوٹ جائیں تو ان کی تلافی سجدہ سہو سے کی جاسکتی ہے۔

فرائض نماز مندرجہ ذیل ہیں:

1. نیت کرنا: یعنی نماز کا دل سے ارادہ اور اس کی تعیین کرنا۔
2. تکبیر تحریمہ کہنا: یعنی سیدھے کھڑے ہو کر ''اللہ اکبر'' کہنا۔
3. سورۂ فاتحہ پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ آخر تک پڑھنا۔
4. رکوع کرنا: پیٹھ جھکا کر دونوں گھٹنوں کے اوپر دونوں ہاتھوں کو اعتدال وطمانیت سے رکھنا۔
5. قومہ کرنا: رکوع سے سیدھے اور اطمینان سے کھڑا ہونا۔
6. سجدہ کرنا: پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اعتدال واطمینان سے زمین پر رکھنا۔
7. جلسہ کرنا: اعتدال واطمینان سے سر اٹھانا اور بیٹھنا۔
8. سلام پھیرنا: تشہد کے بعد بیٹھے ہوئے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه'' کہنا۔[1]

[1] تشہد سے مراد ہے ''التحیات للہ'' سے لے کر وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ'' تک پڑھنا، پھر اس کے بعد درود شریف پڑھنا اور پھر یہ دعا پڑھنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ ==>

Marfat.com

یہ نماز کے ارکان و فرائض کا اجمالی تذکرہ تھا اگر ان میں سے کسی کو ترک کر دیا گیا تو نماز باطل ہو جائے گی، لہٰذا اس کمی کی تلافی کر لے دوبارہ ادا کر لے۔

واجبات نماز یا مؤکدہ سنتیں

نماز کے اندر فرائض (ارکان) کے علاوہ کچھ واجبات (مؤکدہ سنتیں) ہیں، فرض (رکن) اور واجب (سنتِ مؤکدہ) میں فرق یہ ہے کہ فرض (رکن) کی تلافی سجدہ سہو سے نہیں کی جا سکتی لیکن واجب (سنتِ مؤکدہ) چھوٹ جانے پر سجدہ سہو سے تلافی کی جا سکتی ہے۔

واجبات نماز یا سنن مؤکدہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. اطمینان واعتدال سے کھڑے ہو کر ظہر وعصر اور مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتوں میں کوئی سورت یا چند آیات پڑھنا۔
2. تسمیع وتحمید کرنا، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، کہنا۔

ان کلمات کا اضافہ مستحب ہے:

حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى،[1] مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ،

==> مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ، وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ''
ترجمہ: اللہ! میں قبر اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ کا طالب ہوں، موت و حیات کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے بھی تیری ہی پناہ چاہتا ہوں، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر: ۲/ ۹۹ ح: ۱۳۷۷۔ اس طرح کی دیگر دعائیں بھی آخری تشہد کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔

[1] سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب مایستفتح به الصلاة من الدعاء: ۱/ ۲۰۵ ح: ۷۷۳۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔[1]

(3) رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" تین بار یا زیادہ مرتبہ کہنا اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی" تین بار یا زیادہ مرتبہ کہنا۔

(4) تشہد پڑھنا "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"[2] کو ظہر و عصر اور مغرب وعشا میں پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کے دوران میں پڑھنا۔

(5) درود پڑھنا: یعنی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"[3] کو دوسرے تشہد میں بیٹھ کر سلام سے پہلے پڑھنا۔

نوٹ: اس کے علاوہ بھی درود و سلام کے صیغے ثابت ہیں لیکن مذکورہ کلمات زیادہ جامع ہیں۔

(6) مغرب، عشا اور فجر کی پہلی دو رکعتوں میں باآواز بلند قراءت کرنا (امام کے لیے)۔

(7) ظہر، عصر، مغرب کی تیسری رکعت اور عشا کی آخری دو رکعتوں میں آہستہ (خاموشی) سے قراءت کرنا۔

مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی چیز اگر سہواً چھوٹ جائے تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی کی جاسکتی ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقول اذارفع راسه من الرکوع: ۱/ ۳۴۷ ح: ۴۷۷۔ [2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التشهد فی الاخرۃ: ۱/ ۱۶۶ ح: ۸۳۱۔ البتہ "وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ" کے الفاظ نسائی میں موجود ہیں لیکن علامہ البانی نے انھیں شاذ کہا ہے۔ [3] صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله: ان تبدوا شیئا اوتخفوه... الخ: ۱/ ۱۲۰ ح: ۴۷۹۷۔

Marfat.com

مستحب نماز یا غیر مؤکدہ سنتیں

نماز کی وہ سنتیں جن کے سہواً چھوٹ جانے سے کوئی چیز واجب نہیں ہوتی یہ ہیں۔

(1) رفع الیدین کرنا: تکبیر کہتے، رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھنے کے بعد ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا، اور دونوں ہاتھوں کو حالت قیام میں سینے پر باندھنا۔

(2) ثنا پڑھنا، یعنی ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ''①

(3) استعاذہ پڑھنا، یعنی نماز کی پہلی رکعت میں آہستہ سے ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ''② پڑھنا، اور بسملہ کہنا، یعنی نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۂ پڑھتے وقت خواہ وہ جہری ہو یا سری، آہستہ سے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھنا۔

(4) آمین کہنا، سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد معمولی آواز سے آمین کہنا۔

(5) فجر کی نماز میں بڑی، ظہر اور عشا میں درمیانی اور عصر اور مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا۔

(6) دونوں سجدوں کے درمیان حالت جلوس میں ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ'' پڑھنا۔③

(7) دوسرے تشہد کے بعد ان چار چیزوں سے پناہ مانگنا ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ'' یہ وہ سنتیں ہیں۔

①صحیح مسلم: كتاب الصلاة، باب حجة من قال لايجهر بالسبملة:١/ ٢٩٩ ح: ٣٩٩۔ ②''مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ'' الارواء:٢/ ٥٣ ح:٣٤٢ کے اضافے کے ساتھ درست ہے۔
③ سنن أبی داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين:١/ ٢٢٤ ح: ٨٥٠۔

Marfat.com

''مذکورہ بالا سنتیں چاہے مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ صحیح وحسن حدیثوں سے ثابت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی نشان دہی کرتی ہیں۔''

جن کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ لیکن انہیں ادا کرنا اجر عظیم کا باعث ہے۔ اس لیے ہر مسلمان خاتون کو اس کی پابندی کرنی چاہیے۔

نماز کے بعد کی بعض سنتیں

نماز ادا کرنے کے بعد بعض غیر مؤکدہ سنتیں ثابت ہیں، جن کے ترک کرنے سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا، البتہ ان کو کرنے والا مزید اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(1) (2) نماز سے پہلے اذان و اقامت کہنا، جو آہستہ سے کہنا چاہیے، اگر کسی شخص نے بغیر اذان و اقامت کے نماز ادا کر لی تو کوئی حرج نہیں۔

اقامت کے کلمات اذان ہی جیسے ہیں مگر ''قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ'' کے علاوہ اکہری کہی جاتی ہے۔

(3) سلام پھیرنے کے بعد تین بار ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' کہنا۔[1] ''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

(4) سلام پھیرنے کے بعد تین بار ''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ'' کہنا۔[2] ''اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی آتی ہے۔ تو بابرکت ہے، بلند ہے، اے بزرگی اور عظمت والے۔''

(5) سلام کے بعد ''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ'' پڑھنا۔[3] ''اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین طریقے سے اپنی عبادت کی مجھے توفیق عطا فرما۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة... الخ: ١/ ٤١٤ ح: ٥٩١۔ [2] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة: ١/ ٤١٤ ح: ٥٩١۔ [3] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار: ٢/ ٨٦ ح: ١٥٢٢۔

Marfat.com

6 سلام کے بعد ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ (برحق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ہی بادشاہی ہے، تمام تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' پڑھنا،[1] اور اس سے پہلے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھنا۔[2]

7 آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھنا۔

مختلف سندوں سے ثابت ہے کہ جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کو پابندی سے پڑھ لیا اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔[3]

سجدہ سہو کا بیان

خاتون اسلام! جب آپ نے یہ جان لیا کہ فرائض نماز میں کسی فرض کو چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے لہٰذا وہ نماز دوبارہ ادا کرنی پڑے گی اگر کسی نے واجبات نماز میں سے کسی واجب کو سہواً ترک کر دیا تو اس کی تلافی کے طور پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے جس سے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، اس کی چند شکلیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1 اگر آپ سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گئیں اور رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد آپ کو یاد آیا تو لوٹ کر پھر کھڑی ہو جائیے اور سورت فاتحہ اور پھر کوئی اور سورت پڑھیے، اگر دوسری رکعت میں یہ خیال آیا کہ آپ نے (پہلی رکعت میں) سورت فاتحہ نہیں پڑھی ہے تو آپ اس دوسری رکعت کو پہلی رکعت شمار کیجیے اور پہلی رکعت کو کالعدم تصور کیجیے جس میں آپ نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی ہے، پھر آپ اپنی نماز مکمل کیجیے اور سلام سے پہلے یا اس کے بعد دو سجدے کرنے کے بعد سلام پھیریں۔

[1] صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة: ١/ ١٦٨ ح: ٨٤٤ ومسلم: ١/ ٤١٤ ح: ٥٩٣۔ [2] صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة: ١/ ١٦٨ ح: ٨٤٣ وصحيح مسلم: ١/ ٤١٦ ح: ٥٩٥۔ [3] سنن الكبرى للنسائي: ٩/ ٤٤ ح: ٩٨٤٨ ومعجم الاوسط للطبراني: ٨/ ٩٢ ح: ٨٠٦٨۔

Marfat.com

ان دو سجدوں کے بارے میں علما کا اختلاف ہے کہ سلام سے پہلے ہوں یا بعد میں جو بھی سلام سے پہلے اور کبھی سلام کے بعد میں ہوتے ہیں، اس سلسلے میں سب سے معتدل رائے یہ ہے کہ اگر نمازی غلطی سے نماز میں کوئی اضافہ کردے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے اور اگر کوئی نقص یا کمی کردے تو سلام سے پہلے کرے، اگر دونوں چیزوں کا ارتکاب کرے تو اختیار ہے کہ سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد میں کرلے۔

(2) اگر آپ نے رکوع یا ایک سجدہ بھول کر چھوڑ دیا پھر دوسری رکعت میں یاد آیا تو پہلی کو کالعدم قرار دے کر نماز مکمل کیجیے اور پھر سہو کے دو سجدے کر کے سلام پھیریں، اگر آپ کو تشہد میں یاد آیا کہ آپ نے ایک ہی سجدہ کیا ہے تو اسی وقت وہ بھولا ہوا سجدہ کر لیجیے اور تشہد مکمل کر کے سہو کے دو سجدے کریں اور سلام پھیریں، ان شاء اللہ آپ کی نماز درست ہو جائے گی۔

(3) اگر آپ سورت پڑھنا یا ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہنا، یا دو رکعتوں کے بعد تشہد اول میں بیٹھنا اور یا رکوع اور سجدہ کی تسبیحات بھول جائیں، تو سلام پھیرنے سے پہلے اور تشہد کے بعد سجدہ سہو کر لیجیے پھر دونوں طرف سلام پھیریں، اس طرح آپ کی نماز درست ہو جائے گی۔

(4) اگر آپ نے بھول کر ایک رکعت یا ایک سجدہ زیادہ کر لیا یا (سری نماز میں) قراءت باآواز بلند کر لینے کے بعد اس کا خیال آیا تو آپ سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کر لیجیے پھر دوبارہ سلام پھیریئے اس طرح انشاء اللہ آپ کی نماز درست ہو جائے گی۔

طریقۂ نماز

خاتونِ اسلام! نماز کے فرائض وواجبات اور سنتوں کی تفصیل کے بعد نماز پڑھنے کا طریقہ بھی پیش خدمت ہے، سب سے پہلے پاک وصاف کپڑے پہن کر، اپنے بدن کو اچھی طرح ڈھانپ کر کسی پاک جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہونے کے بعد مندرجہ ذیل کام کریں۔

Marfat.com

① ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور نماز (چاہے فرض ہو یا نفل) کی دل میں نیت کریں۔

② پھر دعا استفتاح پڑھیں جو یہ ہے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالىٰ جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ''[1]

③ پھر ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ''[2] پڑھ کر سورت فاتحہ اور ساتھ کوئی سورت ملا کر پڑھیں۔

④ پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر رکوع کریں، اپنی پیٹھ کو سر کے ساتھ سیدھی رکھیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھیں اور تین یا اس سے زیادہ مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ''کہیں۔[3]

⑤ پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ''[4] ''اللہ تعالیٰ نے سن لیا اس شخص کے لیے جس نے اس کی تعریف کی، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے۔'' کہتے ہوئے اور رفع یدین کرتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائیں۔

⑥ پھر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے سجدے میں چلی جائیں اور سات اعضا پیشانی، (ناک سمیت)، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو زمین پر رکھ کر سجدہ کریں اور حالت سجدہ میں تین یا اس سے زیادہ مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلىٰ'' کہیں، اور جو چاہیں دعا مانگیں۔

⑦ ''پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور

---

①صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة: ١/ ٢٩٩ ح: ٣٩٩۔ ''اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری عظمت بلند ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں۔''

② سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من راى الاستفتاح: ١/ ٣٠٦ ح: ٧٧٥۔

③ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب التسبيح فى الركوع و السجود: ١/ ٣٨٧ ح: ٨٨٨۔ ''میرا رب پاک ہے جو بڑا عظیم ہے۔'' ④ صحيح البخاري كتاب الاذان باب فضل اللهم ربنا لك الحمد: ١/ ١٥٩ ح: ٧٩٩۔

Marfat.com

بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں رانوں پر رکھ کر یہ دعا پڑھیں: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَاھْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ''①

''اے اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے عافیت عطا فرما، مجھے سیدھے راستے پر چلا اور مجھے رزق عطا فرما۔'' اس کے بعد دوسرا سجدہ کریں، اور پھر دوسرے سجدے سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔

8 پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑی ہو جائیں اور سیدھی کھڑی ہو کر سورت فاتحہ اور ساتھ کوئی سورت ملائیں۔

9 اب پہلی رکعت کی طرح مکمل نماز ادا کریں۔

10 دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد آپ بالکل اسی طرح بیٹھ جائیں جیسے دو سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں پھر یہ تشہد پڑھیں۔

''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِینَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ''②

''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔''

11 اگر نماز دو رکعت والی ہو جیسے، فجر، جمعہ، اور عیدین (یا نوافل، مثلاً تہجد، اشراق وغیرہ) تو بدستور بیٹھی رہیں اور تشہد کی تکمیل اس درود شریف سے کریں۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ

① سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء بین السجدتین: ١/ ٢٢٤ ح: ٨٥٠۔

② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التشهد فی الاخرۃ: ١/ ١٦٦ ح: ٨٣١ و صحیح مسلم: ١/ ٣٠١ ح: ٤٠٢۔

Marfat.com

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ''[1]

''اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ اے اللہ! تو حمد اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

12 مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشا اور کی دونوں آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت نہ ملائیں۔

یہ رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ نماز ہے جس طرح آپ نماز پڑھا کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا کرتے تھے، لہٰذا آپ بھی اسی طرح نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور نماز کے ایک اہم رکن ''خشوع و خضوع'' کو نہ بھولیے جو نماز کی روح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾[2]

''بلاشبہ وہ اہل ایمان فلاح پا گئے جنہوں نے اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کیا۔''

مفسدات نماز

نماز وہی درست ہے جو تمام شرائط، واجبات، ارکان اور سنتوں کو ملحوظ رکھ کر ادا کی جائے اور اسی سے تزکیہ نفس اور دل کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ مفسدات نماز میں سے کسی ایک کے ارتکاب سے فاسد نہ ہو جائے۔

[1] صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدثنا اسحاق بن ابراھیم... الخ: ٤/ ١٤٦ ح: ٣٣٧٠ وصحیح مسلم: ١/ ٣٠٥ ح: ٤٠٦۔ فقرہ نمبر ١٠، ١١؛ ''طریقہ نماز کی تکمیل کے طور پر مترجم کی طرف سے اضافہ ہے۔ (سعید احمد)۔ [2] ٢٣/المومنون: ١۔٢۔

Marfat.com

مفسدات نماز مندرجہ ذیل ہیں:

1. کلام کرنا، جو ذکر اللہ کے علاوہ قصداً کیا جائے۔ حدیث میں ہے: ''نماز کے دوران میں لوگوں سے کسی طرح کی کلام کرنا مناسب نہیں ہے۔''①
اگر سہواً کچھ کہہ دیا تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی ہو جائے گی اور نماز فاسد نہیں ہو گی۔
2. قہقہہ لگا کر ہنسنا یاد رہے معمولی مسکراہٹ سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔
3. کھانا، اگرچہ کھجور یا اس سے بھی کم چیز ہو۔
4. پینا، اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہو۔
5. عمل کثیر کرنا، محض حرکت سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔②
6. حالت نماز میں وضو کا ٹوٹ جانا۔
7. حالت نماز میں، یاد آنا کہ ابھی تو پہلی نماز ہی نہیں پڑھی مثلاً عصر کی نماز پڑھنے کھڑی ہوئی تو یاد آیا کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تھی، لہٰذا وہ عصر کی نماز توڑ دے اور ظہر کی نماز ادا کرے، پھر اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے۔
8. دوران نماز یہ یاد آجائے کہ وہ باوضو نہیں ہے۔
9. رکوع، سجدہ اور قیام، قعود کو اعتدال و اطمینان سے نہ ادا کرنا۔

''رسول اللہ ﷺ کا اس اعرابی سے یہ فرمانا جس نے اپنی نماز اطمینان وسکون سے نہیں پڑھی تھی، ''نماز ادا کرو اس لیے کہ تم نے نماز نہیں ادا کی'' اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی، اس کے بعد اس دیہاتی نے عرض کیا! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: میں اس سے اچھی نماز پڑھنا نہیں جانتا۔ لہٰذا مجھے نماز پڑھنا سکھا دیجیے، چنانچہ

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ: ۱/ ۳۸۱ ح: ۵۳۷۔ ② کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پیر کو سجدہ کرتے وقت حرکت دیتے تھے تا کہ وہ جائے سجدہ سے دور کر لیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی الفراش: ۱/ ۸۶ ح: ۳۸۲ وصحیح مسلم: ۱/ ۳۶۷ ح: ۵۱۲) اسی طرح آپ ﷺ نے امامہ کو نماز کی حالت میں گود لے لیا تھا۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا حمل جاریۃ... الخ: ۱/ ۱۰۹ ح: ۵۱۶)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ تعلیم دی کہ وہ اپنے رکوع و سجود اور قیام وقعود میں اطمینان و اعتدال سے کام لے۔" (یعنی جلدی جلدی نماز نہ ادا کرے)[1]

10 قبلہ سے بہت زیادہ پھر جانا، اور اس کی طرف پیٹھ کر لینا۔

مکروہات نماز

خاتون اسلام! نماز کے کچھ مکروہات ہیں، جن کے ارتکاب سے نماز کا اجر و ثواب کم ہو جاتا ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان مکروہات کے ارتکاب سے اجتناب کریں جو یہ ہیں:

1 دوران نماز نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔

حدیث میں ہے: "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، انہیں اس سے رک جانا چاہیے، یا پھر ان کی بینائی کو اچک لیا جائے گا۔"[2]

2 دوران نماز ادھر ادھر دیکھنا۔

اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ "یہ تو اچکنا ہے جسے شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔"[3]

3 نماز میں تخصر کرنا، یعنی ہاتھ کمر پر رکھ کر کھڑا ہونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد کو کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے مرد کی طرح عورت کو بھی یہی حکم ہے۔[4]

4 بال، کپڑا یا آستین وغیرہ بغیر باندھے یوں ہی لٹکا کر نماز پڑھنا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

---

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءۃ للاموم والمالوم: ۱/ ۱۵۲ ح: ۷۵۷ وصحیح مسلم: ۱/ ۲۹۷ ح: ۳۹۷۔ ②صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصرالی السماء فی الصلاۃ: ۱/ ۱۵۰ ح: ۷۵۰۔ ③صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاۃ: ۱/ ۱۵۰ ح: ۷۵۱۔ ④ صحیح البخاری، کتاب العمل فی الصلوٰۃ باب الخصر فی الصلاۃ: ۲/ ۶۷ ح: ۱۲۲۰۔

Marfat.com

اور بالوں اور کپڑوں کو اکٹھا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔''①

5 انگلیاں چٹخانا۔

حدیث میں ہے کہ ''حالت نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹخاؤ۔ ②

6 سجدہ گاہ سے ایک سے زائد مرتبہ کنکریاں ہٹانا۔

حدیث میں ہے کہ ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ ہٹائے،ضرورت کی بنا پر صرف ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے۔''③

7 رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا۔

حدیث میں ہے: ''مجھے حالت رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔''④

8 داڑھی، انگوٹھی، یا کپڑے سے نماز میں کھیلنا۔

حدیث میں ہے: ''نماز میں سکون وطمانیت اختیار کرو۔''⑤

9 دونوں بری چیزیں یعنی پیشاب و پاخانہ کو روک کر نماز پڑھنا۔

حدیث میں ہے: ''جب کھانا موجود ہو یا پاخانہ و پیشاب کا تقاضا ہو تو نماز (مکمل) نہیں ہوتی۔''⑥

10 کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا۔

11 ایسی نشست اختیار کرنا جس میں دونوں سرین زمین سے لگا لیے جائیں، اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر لی جائیں اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر کتے کی طرح بیٹھا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ شیطان کی بیٹھک اور درندوں کی مانند بازو بچھا کر بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ ⑦

① صحیح البخاری کتاب الاذان، باب السجود علی الانف: ۱/ ۱۶۲ ح: ۸۱۲ وصحیح مسلم: ۱/ ۳۵٤ ح: ٤۹۱۔ ② ابن ماجه، ص: ۳۱۰۔ ③ سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب فی مسح الحصیٰ فی الصلاة: ۱/ ۲٤۹ ح: ۹٤۵ و ترمذی: ۲/ ۲۱۹ ح: ۳۷۹۔ ④ صحیح مسلم: ۱/ ۳٤۸۔ ٤۷۹۔ ⑤ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر بالسکون فی الصلاة: ۱/ ۳۲۲ ح: ٤۳۰۔ ⑥ صحیح مسلم، کتاب السماجد، باب کراهة الصلاةبحضرة اللطام: ۱/ ۳۹۳ ح: ۵٦۰۔
⑦ صحیح مسلم کتاب، الصلاة، باب مایجمع صفة الصلاة: ۱/ ۳۵۷ ح: ٤۹۸۔

Marfat.com

اوقات نماز

خاتون اسلام! نماز کی ادائیگی کے اوقات متعین ہیں، ان سے نہ پہلے نماز پڑھی جا سکتی ہے اور نہ بعد میں، نماز کے ان مقررہ اوقات کا ذکر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی روایت میں ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پہلے دن فجر کی نماز طلوع صبح صادق کے فوراً بعد پڑھائی، ظہر کی نماز زوال آفتاب کے بعد پڑھائی، عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا، مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد پڑھائی، اور عشاء کی نماز سرخ دھاری کے زائل ہو جانے کے بعد پڑھائی، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام دوسرے دن اس وقت تشریف لائے جب خوب اجالا ہو گیا تھا اور فجر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا، ظہر کی نماز پڑھنے کا حکم اس وقت دیا جب ہر چیز کا سایہ ایک گنا ہو گیا تھا عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیا جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو گا، مغرب کی نماز کے لیے ایک ہی وقت میں تشریف لائے (یعنی غروب آفتاب کے فوراً بعد) اور عشا کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب رات کا ایک تہائی یا آدھی رات کا حصہ گزر چکا تھا اور فرمایا کہ اٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجیے، اس کے بعد فرمایا، آپ کی نماز کے اوقات ان دونوں وقتوں کے مابین ہیں۔[1]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ کسی سائل کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوقات نماز بتائے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ بتانا چاہتے تھے کہ نماز کے دو وقت ہیں، ایک اختیاری دوسرا ضروری، اول وقت میں نماز پڑھنا اختیاری ہے اور آخر وقت گزر جانے سے پہلے نماز پڑھنا ضروری ہے جس کے معنی یہ ہیں اگر نماز کو مؤخر کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہ

① سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب فی المواقیت: ۱/ ۱۰۷ ح: ۳۹۳ و سنن الترمذی: ۱/ ۲۷۸ و نسائی: ۱/ ۲٦۳ ح: ۵۲٦؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت الصلوات الخمس: ۱/ ٤۲۹ ح: ٦۱٤۔

Marfat.com

آئے تو اسے اول وقت میں ادا کرے لیکن جب کوئی مجبوری پیش آجائے تو آخر وقت تک مؤخر کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

قضا نماز

اگر کوئی نیند یا بھول جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے اور اس کا وقت نکل جائے تو نماز ساقط نہیں ہوتی بلکہ بلا تاخیر قضا کرنا واجب ہے، اور جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا کرے، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"جو کوئی نماز سے سویا رہے یا اسے پڑھنا بھول جائے، تو یاد آتے ہی نماز پڑھ لے، کیونکہ اس کا کفارہ یہی ہے۔"[1]

جان بوجھ کر نماز ترک کر دینے والا شخص کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ "ہمارے اور ان (کافروں) کے مابین نماز کا فرق ہے جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔"[2]

اسی وجہ سے علماء اسلام کے مابین اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دینے والے شخص سے نماز کی قضا قبول ہو گی یا نہیں؟ لہٰذا جو علما اس کی نماز درست ہونے اور اس کی قبولیت کے قائل ہیں وہ قضا کا فتویٰ بھی دیتے ہیں اور جو ایسی نماز کی صحت و قبولیت کے قائل نہیں وہ قضا نہ کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں جو شخص نماز کی قضا کرنے میں سرگرم رہا اور بحسن و خوبی نماز کی قضا کرتا رہا تو اسے اس کا فائدہ ہو گا اور جس نے قضا نہیں پڑھی اور صرف توبہ و استغفار پر

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة... ١/ ٤٧٧ ح: ٣١٥، البخاري: ١/ ١٢٢ ح: ٥٩٧؛ سنن أبي داود: ١/ ١١٨ ح: ٤٣٥، سنن الترمذي: ١/ ٣٣٤ ح: ١٧٧، سنن النسائي: ١/ ٢٩٤ ح: ٦١٥۔ صحیح بخاری اور ابو داود میں صرف نسیان (بھول جانا) کا ذکر ہے۔

[2] سنن الترمذي، ابواب الايمان، باب ماجاء في ترك الصلاة: ٥/ ١٣ ح: ٢٦٢١؛ سنن النسائي: ١/ ٢٣١ ح: ٤٦٣۔

Marfat.com

اکتفا کرتا رہا اور کثرت سے نوافل پڑھتا رہا تو اس کو بھی اس کا فائدہ ہوگا، اگر اس کی توبہ قبول ہوگئی تو وہ کامیاب ہوگا اور حسن خاتمہ سے مشرف ہوگا۔

اقسام نماز

نماز کی چند قسمیں ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. فرض: یہ پانچ نمازیں ہیں: فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا۔
2. واجب: جو یہ ہیں: نماز عیدین، نماز استسقاء، نماز کسوف شمس، نماز خسوف قمر اور نماز وتر۔

(بعض فقہاء انہیں واجب کہتے ہیں، لیکن سنت مؤکدہ کہنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ فرائض خمسہ کے علاوہ ہیں۔)

3. سنن مؤکدہ

یہ سنتیں تحدید اور بدون تحدید کے مختلف صحیح وحسن احادیث سے ثابت ہیں، اختصار کے پیش نظر ہم ان کی تفصیلات سے بحث نہیں کر رہے ہیں، جو جتنی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

وہ یہ ہیں، ظہر سے پہلے چار رکعت، اور دو اس کے بعد، عصر سے پہلے چار رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشا کے بعد دو رکعت اور دو رکعت فجر سے پہلے یہ سب سنت مؤکدہ ہے۔

تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں جو بیٹھنے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔

4. نوافل مقیدہ (محدودہ): جیسے چاشت کی نماز اس کی کم از کم تعداد دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہے۔ وضو کے بعد دو رکعت، مغرب سے پہلے دو رکعت، ماہ رمضان میں تراویح کی نماز اور صلاۃ حاجت جو مسلمان دو رکعت پڑھتا ہے اور پھر اس کے بعد اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے۔
5. نوافل مطلقہ (عامہ) جو مسلمان دن اور رات کے کسی حصے میں بھی بغیر تعیین وتحدید پڑھتا ہے، یہ مذکورہ نمازوں کے علاوہ ہیں۔

Marfat.com

جن اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

خاتون اسلام! کچھ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے، وہ یہ ہیں:

1. نماز فجر سے لے کر ایک نیزہ سورج بلند ہو جانے تک۔
2. زوال آفتاب کے وقت [1] یہاں تک کہ سورج ڈھلنا شروع ہو جائے اور ظہر کا وقت داخل ہو جائے۔
3. عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہو جانے اور مغرب کا وقت شروع ہو جانے تک۔ جہاں تک تحیۃ المسجد کا مسئلہ ہے تو وہ طلوع شمس اور غروب شمس کے علاوہ باقی تمام اوقات میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔'' [2]

دوسری حدیث میں ہے: ''اس نماز کے متعلق طلوع شمس اور غروب شمس کا خیال نہ رکھو۔'' [3]

نماز جمعہ

خاتون اسلام! جمعے کی نماز جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ﴾ [4]

''اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف سبقت کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔''

---

[1] جمعے کا دن اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ جمعے کے وقت مسجد میں داخل ہو تو جو اللہ نے اس کے لیے لکھا ہے وہ پڑھ لے چاہے کوئی بھی وقت ہو۔ [2] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب ماجا في التطوع: ٢/ ٥٧ وصحيح مسلم: ١/ ٤٩٥ ح: ٧١٤۔ [3] صحيح البخاري: ١/ ١٤٣؛ صحيح مسلم: ٢/ ٢٠٧۔ [4] ٦٢/الجمعة: ٩۔

Marfat.com

یہ نماز عورتوں پر واجب نہیں ہے۔ صرف مردوں پر واجب ہے۔

جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے غسل کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا مسنون ہے نیز نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلدی جانا مستحب ہے۔

عورتوں کے لیے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے (مسجد میں) حاضر ہونا درست اور جائز عمل ہے لیکن اگر جمعہ نہ پڑھیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اس صورت میں چار رکعات ظہر کی نماز پڑھنی پڑے گی کیونکہ وہ فرض ہے۔ اور نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے نماز جمعہ کے ختم ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی گھر میں نماز ادا کرلیں۔

نمازِ باجماعت

خاتون اسلام! جمعہ کی نماز کی طرح، نماز باجماعت بھی عورتوں کے علاوہ صرف مردوں پر واجب ہے اور یہ ستائیس ۲۷ درجے فضیلت رکھتی ہے، عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا، مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔"[1]

یہ صحیح مکمل حدیث اس طرح ہے عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا، حجرہ میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور اپنی کوٹھری میں پڑھنا کمرے سے افضل ہے۔ مسند فردوس میں ابن عمر سے مروی ہے کہ عورت کا تنہا نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ پڑھنے سے پچیس درجہ افضل ہے، امام سیوطی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

ہاں اگر مسجد میں جانے میں کوئی قباحت نہ ہو جیسے مردوں کا ازدحام یا عورتوں سے چھیڑ خانی کرنے والے اوباشوں کی موجودگی یا چوروں کا خوف تو آپ مسجد حاضر ہو کر جماعت سے نماز ادا کرسکتی ہیں۔ عورتیں گھر کے اندر ہی بعض دوسری خواتین اور اہل خانہ کے ساتھ مل کر نماز باجماعت پڑھ سکتی ہیں اور ان میں امامت کرنے والی عورت صف کے درمیان میں کھڑی ہو، اور قراءت وتکبیر وغیرہ آہستہ کہے۔

[1] سنن أبی ابوداود، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد: ۱/ ۱۵۵ ح: ۵٦۷؛ مستدرك حاکم: ۱/ ۳۲۷ ح: ۷۵۵۔

Marfat.com

نماز قصر

نماز قصر کے سلسلے میں صحیح احادیث ہیں اور قرآن کریم میں ہے۔

﴿وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾①

''اور جب تم زمین پر سفر کرو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ نماز میں کمی کر لیا کرو۔'' قصر کرنا سنت ہے، اور جمع کرنا ایک رخصت ہے جو بوقت ضرورت عمل کیا جاتا ہے، سوائے مزدلفہ و عرفات کے، کیونکہ وہاں نماز جمع کرنا رخصت کے بجائے عزیمت ہے۔

خاتون اسلام! جب کوئی عورت سفر کی نیت سے اپنے شہر سے باہر نکل جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے نماز قصر کرنی چاہیے۔ قصر کہتے ہیں، چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھنا جیسے، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز ہے۔ البتہ دو یا تین رکعت والی نماز میں قصر نہیں ہے، مثلاً فجر اور مغرب کی نماز، قصر نماز اس وقت پڑھی جائے گی جب چار دن سے کم اقامت کا ارادہ ہو، اگر چار دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو نماز پوری پڑھی جائے گی اور قصر نہ کی جائے گی، اگر کسی جگہ چار دن ٹھہرنے کی نیت نہ تھی اور کسی وجہ سے ایک ماہ یا اس سے زیادہ قیام کر لیا تو قصر کرتی رہے حتی کہ اپنے وطن لوٹ آئے۔

اسی طرح حالت سفر اور شدت مرض میں جمع بین الصلاتین (دو نمازیں جمع کر لینا) بھی جائز ہے، چنانچہ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشا کے ساتھ، جمع تقدیم اور جمع تاخیر کر کے پڑھ سکتی ہیں، یعنی اگر چاہے تو ظہر و عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھ لیں یا عصر کے وقت میں پڑھ لیں، اسی طرح مغرب و عشا کو مغرب کے وقت میں پڑھ لیں یا عشا کے وقت میں پڑھ لیں۔

① ٤/النساء: ١٠١۔

Marfat.com

نمازِ مریض

خاتون اسلام! مرض میں مبتلا عورت اپنی طاقت و قدرت کے مطابق نماز ادا کرے، اگر کھڑی ہو کر پڑھ سکتی ہے تو کھڑی ہو کر پڑھے، اگر اس پر قادر نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اور اس پر بھی قادر نہ ہو تو لیٹ کر یا پہلو پر حسب طاقت و استطاعت نماز ادا کرے۔

یہ مسئلہ فرض نماز کے متعلق ہے جس میں قیام کرنا واجب ہے اور جہاں تک نفل نمازوں کی بات ہے تو اجازت ہے کہ چاہے تو کھڑی ہو کر نماز پڑھ یا بیٹھے کر پڑھ لے، کھڑی ہو کر نماز پڑھنے میں پورا اجر ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں صرف آدھا اجر ملے گا۔

عذر یا بیماری کی صورت میں فرائض و نوافل برابر ہیں۔ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملے گا۔ البتہ نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر بھی پورا ثواب ہے۔

Marfat.com

احکام میت اور نماز جنازہ

خاتون اسلام! وفات سے پہلے اور اس کے بعد کے کچھ احکام و مسائل ہیں جن کی معلومات رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں:

1. مریض کی عیادت کرنا مسنون ہے، جب آپ کے عزیز و اقارب میں سے کوئی بیمار ہو تو آپ (اگر شادی شدہ ہوں تو) اپنے شوہر سے تو اجازت لے کر اس کی عیادت کریں کیونکہ یہ حقوق مسلم میں سے ایک حق ہے۔

2. جب مریض حالت نزع میں ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دینا مستحب ہے، اور اسے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کی جائے اور اس کی آنکھوں کو بند کر دیا جائے، اس کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیا جائے اور اس سے حسن ظن رکھتے ہوئے اس کے متعلق کلمہ خیر کہا جائے، جیسے یہ دعا ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ''

''اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔''

3. میت کو اچھی طرح غسل دینا واجب ہے جس میں اس کے پورے جسم کو پانی اور صابن سے غسل دے کر خوشبو لگانی چاہیے خاص طور پر پیشانی پر مل دی جائے۔

4. میت کو کفن میں لپیٹنا واجب ہے، عورت کو پانچ کپڑوں اور مرد کو تین کپڑوں سے کفن دیا جائے۔

ایسا کرنا مستحب ہے! ورنہ واجب صرف اتنا بڑا کپڑا ہے جس سے میت کا سر اور پاؤں چھپ جائیں اگر اس سے زیادہ استعمال کیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا اسی لیے سفید کپڑا استعمال کرنا بھی مستحب ہے۔

Marfat.com

(5) عورت کو عورتیں غسل دیں، اگر شوہر اپنی بیوی کو غسل دینا چاہے تو کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''لُوْ مُتِّ قَبْلِيْ'' اگر تو پہلے فوت ہو گئی تو میں آپ کو غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، جنازہ پڑھوں گا اور قبر میں خود دفن کروں گا۔[1]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد فرمایا تھا ''جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی کاش پہلے معلوم ہو جاتی تو ''مَا غَسَلَهٗ اِلَّا نِسَاءُهٗ'' آپ کو غسل آپ ﷺ کی بیویاں ہی دیتیں۔[2]

(6) اگر کوئی عورت ایسی جگہ فوت ہو گئی جہاں غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو یا اس کے برعکس صورتحال ہو تو میت کے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو مٹی سے تیمم کرا دیا جائے اور پھر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کر دیا جائے۔

(7) عورت جنازے کے پیچھے نہ چلے کیونکہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے ہمیں جنازے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے اور ہم پر یہ ضروری بھی نہیں ہے۔[3]

(8) عورت نماز جنازہ مرد کی طرح ہی پڑھے گی اور اسے بھی مرد جیسا اجر وثواب ملے گا، نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگ شریک ہو جائیں تو دوسروں سے ساقط ہو جاتا ہے اور انہیں عدم شرکت پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

(9) میت کو غسل دینے کے بعد تکفین و تدفین کرنا اور نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے، عورت کو قبر میں اس کا کوئی محرم اتارے، اگر محرم نہ ہو تو کسی دوسرے کے اتارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(10) نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے: میت کو کسی تختہ (چارپائی) پر لٹایا جائے، امام اس

[1] سنن، ابن ماجه كتاب الجنائز باب فى غسل الرجل امراته وغسل المراة زوجها: ١/ ٤٧٠ ح: ١٤٦٥۔ [2] سنن أبى ابوداود، كتاب الجنائز فى ستر الميت عند غسله: ٣/ ١٩٦ ح: ٣١٤١۔ [3] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنائز: ٢/ ٧٨ ح: ١٢٧٨ وصحيح مسلم: ٢/ ٦٤٦ ح: ٩٣٨۔

Marfat.com

کے پیچھے کھڑا ہو، اور لوگ امام کے پیچھے صف بندی کریں پہلے مردوں کی صف ہو پھر اس کے بعد عورتیں کھڑی ہوں، نماز جنازہ کی نیت کرے، امام اللہ اکبر کہے، پھر لوگ اللہ اکبر کہیں، پھر سورۂ فاتحہ پڑھے (اور ساتھ کوئی سورت)، پھر تکبیر کہے اور لوگ تکبیر کہیں، پھر درود شریف پڑھے اور لوگ بھی درود پڑھیں پھر تکبیر کہے اور لوگ بھی تکبیر کہیں، پھر میت کے لیے یہ دعا کرے:

''اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ''①

''اللہ! اس (میت) کو بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرمادے، اس کا ٹھکانہ باعزت بنا، اس کی قبر وسیع فرما، اسے پانی، اولوں اور برف سے دھودے، اسے غلطیوں سے ایسے پاک کر جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کرتا ہے، اس کے گھر سے بہتر گھر، اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے جنت میں داخل کر اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔''

اس کے علاوہ بھی بہت سی دعائیں احادیث میں مذکور ہیں جو پڑھی جا سکتی ہیں۔
پھر تکبیر کہے اور لوگ بھی تکبیر کہیں اور پھر سلام پھیرے اور لوگ بھی سلام پھیر دیں۔

(11) میت کے اہل خانہ کی تعزیت کرنا مستحب ہے تعزیت کے وقت میت اور اس کے اہل خانہ کے لیے اس طرح کہے، أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ، وَ أَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ، اس کے جواب میں اہل میت اس طرح کہیں: اجری اللہ والا اراك مكروها۔

① مسلم، كتاب الكسوف باب الدعا للميت في الصلاة: ٢/ ٦٦٢ ح: ٩٦٣۔

Marfat.com

(12) میت پر نوحہ خوانی چہرہ نوچنا، گریبان پھاڑنا وغیرہ حرام ہے۔[1]

حدیث میں ہے "رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے رونے والی، سر منڈانے اور گریبان پھاڑنے والی (عورت) سے بری ہیں۔"

البتہ بغیر آواز بلند کیے رونا جائز ہے اسی طرح غمگین، ہونا بھی جائز ہے۔[2]

حدیث میں ہے: "آنکھیں اشکبار ہیں، اور دل غمگین ہے، اور ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہوتا ہے اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔"

(13) تین دن سے زائد سوگ منانا حرام ہے۔ ہاں! جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس ۱۰ دن (سوگ منائے) اس کا سوگ یہ ہے کہ گھر میں بیٹھ جائے سوائے ضرورت کے نہ نکلے۔ سرمہ نہ لگائے، زیب و زینت کا لباس نہ پہنے اور مہندی وغیرہ کا استعمال بھی نہ کرے حتی کہ مدت سوگ گزر جائے۔[3]

---

① صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماینهی من الخلق... الخ: ۲/ ۸۱ ح: ۱٤۸۱ ومسلم: ۱/ ۱۰۰ ح: ۱۰٤۔ ② صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبیﷺ انابك لمحزونون: ۲/ ۸۳ ح: ۱۳۰۳؛ صحیح مسلم: ٤/ ۱۸۰۷ ح: ۲۳۱۵۔

③ حدیث میں ہے: "کسی آدمی کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ منانا جائز نہیں، البتہ (بیوی) شوہر پر چار ماہ دن ۱۰ دن سوگ منائے۔" صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب احداد المراۃ علی غیر زوجها: ۲/ ۷۸ ح: ۱۲۸۰؛ صحیح مسلم: ٤/ ۱۱۲۳ ح: ۱٤۸٦۔

Marfat.com

زکوٰۃ کا بیان

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے، نماز کی طرح یہ بھی ایک فریضہ ہے۔ ① جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی، اس کی نماز شرف قبولیت سے نہیں نوازی جاتی بندہ اس وقت مسلمان نہیں سمجھا جائے گا جب تک وہ زکوٰۃ کی فرضیت کا اقرار نہ کرے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت ضروری ہوتی ہے جب مال نصاب کو پہنچ جائے۔

مسائل زکوٰۃ

نقدین یعنی سونا و چاندی یا اس کے قائم مقام جو بھی عالمی کرنسیاں آج کل رائج ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے۔

اسی طرح اناج، پھل، جانوروں جیسے اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

جب کوئی عورت ستر گرام سونے ② یا چار سو گرام چاندی یا ان دونوں چیزوں کے بمقدار کسی کرنسی کی مالک ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے، لہٰذا وہ اس میں سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالے، جسے چالیسواں حصہ بھی کہتے ہیں۔

① حدیث میں ہے، ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''، قرآن کریم میں جگہ جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے چنانچہ اس طرح کی آیتیں ﴿ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ بے شمار ہیں۔ ② ستر گرام بیس اسلامی دینار یا مثقال کے تقریباً برابر ہوتا ہے (ہمارے برصغیر میں اس کی مقدار ساڑھے سات تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی نکالی گئی ہے، بعض سعودی علماء نے اس کی مقدار ۸۵ گرام یا ۹۲ گرام سونا چھ سو (۶۰۰) گرام چاندی بھی بیان کی ہے) مترجم۔

Marfat.com

اور جو شخص پانچ وسق (ساٹھ صاع) اناج یا کھجور کا مالک ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے، لہٰذا جو پیداوار بغیر کسی مشقت و محنت کے حاصل ہو اس میں دسواں حصہ اور جس کی پیداوار میں محنت و مشقت شامل ہو جیسے کنویں وغیرہ سے پانی نکال کر سینچائی (آبپاشی) کی گئی ہو تو اس میں سے بیسواں حصہ زکوٰۃ نکالے۔

جانوروں کی زکوٰۃ

اونٹ کی زکوٰۃ: جس شخص کے پاس پانچ اونٹ ہوں اس پر ایک بکری زکوٰۃ دینا واجب ہے، مزید تفصیل یہ ہے، ۲۴ تک ہر پانچ پر ایک بکری ہے[1] ۲۵ سے ۳۵ تک اونٹ کا ایک سالہ بچہ (بنت مخاض) ۳۶ سے ۴۵ تک اونٹ کا دو سالہ بچہ (لبون) ۴۶ سے ۶۰ تک اونٹ کا تین سالہ بچہ (حقہ)، ۶۱ سے ۷۵ تک اونٹ کا چار سالہ بچہ، (جزعہ) ۷۶ سے ۹۰ تک دو دو سال کے دو بچے (دو عدد بنت لبون)، ۹۱ سے ۱۱۹ تک تین تین سال کے دو بچے (۲ عدد حقہ) اور جب اونٹوں کی تعداد ۱۲۰ ہو جائے تو ہر چالیس پر دو سالہ بچہ اور ہر پچاس پر تین سالہ بچہ زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

اور جس شخص کے پاس تیس گائے ہوں اس پر ایک سال کا بچھڑا زکوٰۃ میں دینا واجب ہے، اگر چالیس گائے ہو جائیں تو اس کے ذمہ دو سال کا ایک بچھڑا واجب ہے، اگر اس میں اضافہ ہو جائے تو ہر تیس پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس پر دو سال کا ایک بچھڑا زکوٰۃ میں دینا واجب ہے۔

بکری کی زکوٰۃ

جس شخص کے پاس چالیس سے ۱۲۰ تک بکریاں ہوں تو اس پر ایک بکری زکوٰۃ

[1] دو نصابوں کے درمیان جو اعداد ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اور یہ قاعدہ تمام جانوروں (اونٹ، گائے، بکری) کے سلسلہ میں ہے۔

Marfat.com

دینا واجب ہے، ۱۲۱ سے ۲۰۰ تک دو بکریاں اور ۲۰۱ سے ۳۰۰ تک تو اس کے ذمہ تین بکریاں زکوٰۃ دینا واجب ہیں اور ۳۰۰ کے بعد ہر سو ۱۰۰ بکری پر ایک بکری زکوٰۃ دینا ہوگی۔

زیورات کی زکوٰۃ

''حلی'' ان زیورات کو کہتے ہیں جسے عورت بطور زینت استعمال کرتی ہے خواہ وہ سونے کے بنے ہوں یا چاندی کے، اس طرح کے زیورات کے مسئلے میں علما سلف و خلف میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا ان میں زکوٰۃ واجب ہے کہ نہیں، جمہور علما کا مسلک یہ ہے کہ اس طرح کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ اس کی حیثیت گھریلو ساز و سامان جیسی ہے، جس میں بالاتفاق زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، جمہور علما کے علاوہ کچھ علما زیورات میں زکوٰۃ کے وجوب کے قائل ہیں اگر اسے جمع پونجی کے طور پر نہ رکھا گیا ہو۔ ① لیکن اختلافات سے بچتے ہوئے احتیاط اسی میں ہے کہ زیورات کی ہر سال قیمت کا اندازہ لگا کر اس کی زکوٰۃ نکالی جائے اور اسی میں زیادہ بہتری و پاکیزگی ہے۔

وجوب زکوٰۃ کی شرائط

خواتین پر زکوٰۃ واجب ہونے کی کچھ شرطیں ہیں جو یہ ہیں:

1. مال کا نصاب کو پہنچنا (جس کی تفصیل گزر چکی ہے)
2. حولان حول ہونا، یعنی سونے و چاندی یا جانوروں پر ایک سال گزرنا۔
3. پھلوں کا پک جانا، اور اناج کے دانوں کا چھلکوں سے الگ ہو جانا۔

① زیورات کو اگر محض جمع پونجی کے لیے خریدا گیا ہوتا کہ بوقت ضرورت کام آئیں تو اس میں سبھی علماء کے یہاں زکوٰۃ واجب ہے اور وہ خزانہ کے حکم میں آتا ہے (دلائل کے اعتبار سے زیر استعمال زیورات میں زکوٰۃ کے قائل علماء کا مسلک زیادہ راجح وقوی معلوم ہوتا ہے) مترجم سعید احمد۔

Marfat.com

زکوٰۃ کے مصارف

خاتون اسلام! زکوٰۃ کی ادائیگی کے کچھ مصارف ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾[1]

''صدقات (واجبہ) تو صرف غریبوں، محتاجوں اور کارکنوں کا حق ہیں جو ان پر مقرر ہیں، نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں، اور قرضداروں میں، اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی امداد) میں یہ سب فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بڑا علم والا اور بڑا حکمت والا ہے۔''

1. فقیر، اسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ ہو لیکن اس کی ضروریات کے لیے ناکافی ہو۔
2. مسکین، اسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔
3. عامل، وہ ملازم جو وصولی زکوٰۃ کے ادارے میں کام کرتا ہو۔
4. تالیف قلب، سے نومسلموں کی دلجوئی مقصود ہے، تاکہ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔
5. گردن چھڑانے میں، وہ غلام جو اپنے کو آزاد کرانے کے لیے رقم جمع کرتا ہو۔
6. قرض دار، جس کے اوپر قرض ہو اور ادائیگی کے لیے رقم جمع کرتا ہو۔
7. سبیل اللہ، وہ غازی جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا ہو۔
8. ابن سبیل، وہ مسافر جو سفر میں بے سہارا ہو گیا ہو اگرچہ اپنے وطن میں مالدار ہو۔

صدقات[2]

خاتون اسلام! آپ کے مال و دولت میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں جن

[1] ۹/التوبۃ: ۶۰۔ [2] اصطلاح شریعت میں اسے صدقہ تطوع کہتے ہیں، اس کی فضیلت و ترغیب میں بہت سی احادیث آئی ہیں:

Marfat.com

کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

صدقہ کرو عنقریب ایک شخص اپنا مال (صدقہ) لے کر کسی شخص کے پاس آئے گا تو وہ (جواب میں) کہے گا اگر کل آتے تو میں لے لیتا آج مجھے اس کی حاجت نہیں ہے، پھر کسی کو نہیں پائے گا جو اس کو قبول کرے۔ ①

(ب) آگ سے بچو! اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرو، اگر اسے بھی نہ پاؤ تو کلمہ حسنہ کہہ کر۔ ②

(ج) جب کوئی کسب حلال سے ایک کھجور صدقہ کرتا ہے تو اللہ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اور اسے بڑھاتا رہتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے جانور کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتی کہ وہ پہاڑ یا اس سے بڑا ہو جاتا ہے۔ ③

(د) مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی دے۔ (بخاری و مسلم) (یعنی اتنی معمولی چیز بھی صدقہ کرنے میں عار نہ محسوس کرے)۔

① صلہ رحمی: اگر آپ کا کوئی رشتہ دار بھوکا یا ننگا ہو اور اللہ نے آپ کو فراوانی سے مال و دولت سے نوازا ہے تو آپ پر اس کے لیے صدقہ کرنا واجب ہے۔

② مہمان نوازی: اگر آپ کے گھر میں کوئی مسلمان خاتون آئے چاہے وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو، تو آپ پر اس کی خاطر و ضیافت کرنا واجب ہے چاہے ایک گھونٹ پانی ہی سے کریں۔

③ خدمت غازی: اگر کہیں جہاد فی سبیل اللہ ہو رہا ہو اور آپ کے پاس مال ہو تو اس میں سے کچھ ضرور صدقہ کیجیے کیونکہ یہ اللہ کے دین کی مدد و نصرت ہے۔

① صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة قبل الرد: ۲/ ۱۰۸ ح: ۱٤۱۱۔
② صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام: ٤/ ۱۹۷ ح: ۳۵۹۵ و مسلم: ۲/ ۷۰٤ ح: ۱۰۱٦۔ ③ صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة من کسب طیب: ۲/ ۱۰۸ ح: ۱٤۱۰۔

Marfat.com

اس کے علاوہ بھی رفاہی و خیراتی کاموں کے بے شمار طریقے ہیں ان تمام میں آپ حصہ لیجیے اور صدقات و خیرات سے اپنے کو محروم نہ رکھیے کیونکہ حدیث میں آیا ہے، اپنے آپ آگ سے بچاؤ اگرچہ آدھی کھجور بھی صدقہ کر کے، کیونکہ جب آپ کوئی صدقہ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر و ثواب کی طلب گار ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے بقدر آپ کے گناہوں کو معاف کرتا ہے، آپ کے درجات کو بلند کرتا ہے اور آپ کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔

Marfat.com

روزہ

خاتون اسلام! اسلام کا چوتھا رکن رمضان کے روزے رکھنا ہے روزہ تقرب الٰہی اور حصول اجر و ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب (اسے ایک خاص اندازے سے) ملتا ہے سوائے روزے کے اس لیے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''①

اسی طرح رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔''②

ایک حدیث میں ہے: ''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن (نفلی) روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتے ہیں۔''③

روزے کی قسمیں

روزے کی دو قسمیں ہیں، فرض، نفل۔

فرض: رمضان مبارک کے روزے ہیں اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے جس کی فرضیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوئی ہے:

① صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ يريدون ان يبدلوا... الخ: ٩/ ١٤٣ ح: ٧٤٩٢ و صحيح مسلم: ٢/ ٨٠٧ ح: ١١٥١۔ ② یہ فقرہ پہلی حدیث کا جزء ہے ''خالی معدہ کی وجہ سے جو بو نکلتی ہے وہ مراد ہے۔'' ③ صحيح البخاري، كتاب الجهاد و السير، باب فضل الصوم في سبيل الله: ٤/ ٢٦ ح: ٢٨٤٠ وصحيح مسلم: ٨٠٨ ح: ١١٥٣۔

Marfat.com

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٨٣ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ﴾ ①

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے ہوتے تھے، تا کہ تم متقی بن جاؤ، چند گنے چنے گن۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج بیت اللہ کرنا۔“ ②

نفل روزے کثرت سے مشروع ہیں، ان میں کچھ متعین دنوں میں رکھے جاتے ہیں اور کچھ بغیر تعین وتحدید کے رکھے جاتے ہیں۔

متعین روزے یہ ہیں

1. عاشوراء کے دو دن کے روزے۔ ③
2. غیر حاجی کے لیے یوم عرفات کا روزہ۔ ④
3. ایام بیض کے روزے یعنی ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے۔ ⑤
4. سوموار اور جمعرات کا روزہ۔ ⑥
5. شوال کے چھ دنوں کے روزے۔ ⑦

① ۲/البقرة:۱۸۳، ۱۸٤۔ ② صحيح البخاری، كتاب الايمان،باب قول النبیﷺ بنى الاسلام على خمس:۱/ ۱۱ ح: ۸؛صحیح مسلم: ۱/ ٤٥ ح: ۱٦۔ ③ صحيح مسلم کی حدیث ۲/ ۸۱۹ ح: ۱۱٦۳ میں ہے کہ عاشورہ کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کے لیے کفارہ ہوتا ہے۔ ④ حدیث میں ہے کہ یہ گزشتہ اور آیندہ دو سال کے گناہوں (صغیرہ) کے لیے کفارہ ہوتا ہے۔ ⑤ حدیث میں ہے کہ اس سے پوری زندگی روزے کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا کا قاعدہ ہے۔ صحيح البخاری: ۱/ ۱۷ ح: ٤۱ و صحیح مسلم: ۳/ ۸۱۲ ح: ۱۱۵۹۔ ⑥ اس کے فضائل میں سنن أبی داود، كتاب الصوم، باب فی صوم الاثنين: ۲/ ۳۲۵ ح: ۲٤۳٦ و سنن الترمذی: ۳/ ۱۱۲ ح: ۷٤۵ وغیرہ میں حدیثیں آتی ہیں۔ ⑦ صحیح مسلم: ۲/ ۸۲۲ ح: ۱۱٦٤۔

Marfat.com

غیر متعین روزے یہ ہیں

سال کے کسی مہینے اور کسی دن بغیر تعین وتحدید کے روزے رکھے جائیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ ایک دن چھوڑ کر رکھنا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ حضرت داؤد کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک دن چھوڑا کرتے تھے۔''①

ممنوع ومکروہ روزے

خاتونِ اسلام! بعض دنوں میں روزہ رکھنا حرام اور بعض دنوں میں مکروہ ہے۔

ممنوع ایام یہ ہیں

1. حیض ونفاس والی عورت کا روزہ رکھنا۔
2. عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔
3. ایام تشریق میں روزہ رکھنا۔②
4. ایسے مریض کا روزہ رکھنا جس کے ہلاک ہونے کا خوف ہو۔

مکروہ ایام یہ ہیں③

1. بلاناغہ ہمیشہ روزہ رکھنا، یعنی کسی دن بغیر روزے سے نہ رہنا۔
2. یوم الشک (شک کے دن) کا روزہ رکھنا۔④

① ہمیشہ روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔ صحیح مسلم: ۲/ ۸۱۷ ح: ۱۹۲۔ ② جن ایام میں حاجی منیٰ میں ہوتا ہے۔ ③ ممنوع ومکروہ روزے کے دنوں کا ثبوت صحیح احادیث سے ہے، ہم نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان احادیث کا ذکر نہیں کیا ہے، اور اس مسئلے میں اختلاف نہیں پایا جاتا مزید معلومات کے لیے دیکھئے جامع الاصول: ۶/ ۳۴۳۔ ۳۵۹۔

④ مثلاً شعبان کی تیس (۳۰) تاریخ کو روزہ رکھنا جب کہ رویت ہلال ثابت نہ ہو سکے۔

Marfat.com

③ دو دن بغیر افطار کے روزہ رکھنا۔

④ عورت کا بغیر شوہر کی اجازت کے (نفلی) روزہ رکھنا، جب وہ موجود ہو، ان روزوں میں شدید کراہت پائی جاتی ہے، اس کے بعد جن روزوں میں معمولی سی کراہیت پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں:

① تنہا صرف جمعہ یا ہفتے کے دن کا روزے رکھنا۔

② شعبان کے آخری ایام میں روزے رکھنا۔

③ حاجی کا میدان عرفات میں روزہ رکھنا۔

روزے کے ارکان

خاتون اسلام! روزے کے وہ ارکان جن پر اس کی بنیاد ہے اور جن کے بغیر روزہ صحیح نہیں ہوتا وہ یہ ہیں:

① فجر سے پہلے نیت کرنا۔ کیونکہ روزہ بغیر نیت کے نہیں ہوتا۔[1]

② کھانے پینے (اگرچہ یہ تھوڑا سا ہو) اور جماع سے رک جانا۔[2] یعنی طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک، اسی طرح روزہ بغیر مفطرات سے رکے نہیں ہوتا۔

---

① حدیث میں ہے: ((إنما الأعمال بالنیات)) ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔'' صحیح البخاری: ۱/ ٦ ح:۱ حدیث میں ہے ''جس نے رات سے (روزے کی) نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں۔'' صحیح النسائی: ٤/ ۱۹٦ ح: ۲۳۳۱ وغیرہ۔

② اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾ (۲/البقرة: ۱۸۷) ''اور کھاؤ پیو، جب تک کہ تم پر صبح کا سفید خط، سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزہ کو رات (ہونے) تک پورا کرو۔'' حدیث میں ہے: ''لوگ اس وقت تک بھلائی پر ہوں گے جب تک افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتے رہیں گے۔'' صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار: ۳/ ۳٦ ح: ۱۹۵۷؛ صحیح مسلم: ۲/ ۷۷۱ ح: ۱۰۹۸ سحری میں تاخیر کے الفاظ مسند أحمد: ۳۵/ ۲٤۱ ح: ۲۱۳۱۲ میں ہیں۔

Marfat.com

روزے کی سنتیں

خاتون اسلام! روز کی کچھ سنتیں ہیں جن کی رعایت سے اجر وثواب میں مزید اضافہ ہوتا ہے، وہ یہ ہیں:

1. غروب آفتاب کے بعد افطار کرنے میں جلدی کرنا۔[1]
2. سحری کرنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی سے ہو۔
3. سحری میں رات کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا۔
4. تازہ کھجور اگر نہ ہو تو عام کھجور، اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو تین چلو پانی سے افطار کا آغاز کرنا۔

روزے کے مستحبات

خاتون اسلام! رمضان کے روزوں کے ایام میں چند چیزیں مستحبات کا درجہ رکھتی ہیں:

1. قیام اللیل کرنا جس کی کم سے کم تعداد گیارہ رکعت ہے۔[2]
2. دن و رات میں کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا۔
3. روپیہ و پیسہ، کھانا اور کپڑا وغیرہ صدقہ وخیرات کرنا۔[3]
4. افطار کے وقت دین و دنیا کی بھلائی کے لیے دعا کرنا۔[4]

① صحیح البخاری: ۳/ ۳۶ ح: ۱۹۵۷۔

② یہ تراویح کی سنت ہے جو بالاجماع ثابت ہے۔

③ کیونکہ نیکیوں کا ثواب رمضان میں کئی گناہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

④ حدیث میں ہے، جب آنحضرت ﷺ افطار کرتے تو یہ کہتے: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ)) سنن أبی داود کتاب الصوم، باب القول عند الافطار: ۲/ ۳۰۶ ح: ۲۳۵۸۔ "اللہ! روزہ تیرے لیے ہی رکھا تھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا ہے۔"

Marfat.com

روزے کے مفسدات

خاتون اسلام! روزہ چند چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے جو یہ ہیں:

1. (قصداً) کھانا اور پینا۔
2. جماع کرنا۔
3. کسی سیال چیز کا معدہ تک پہنچ جانا، خواہ منہ کے ذریعے سے ہو یا ناک، کان اور آنکھ کے ذریعے سے ہو۔
4. قصداً قے کرنا۔
5. روزے کی نیت ختم کر دینا اگرچہ دن بھر کچھ کھایا پیا نہ ہو۔[1]
6. مرتد ہو جانا، نعوذ باللّٰہ تعالیٰ من ذلك۔[2]

روزے کے مکروہات

خاتون اسلام! چند چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے وہ یہ ہیں:

1. وضو کرتے وقت مبالغہ سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا۔[3]
2. سرمہ استعمال کرنا۔
3. چیونگم چوسنا۔
4. کسی سالن یا پکی ہوئی چیز کو چکھنا تاکہ اس کے مزہ یا نمک وغیرہ کا اندازہ لگایا جاسکے۔

① نیت کے انکار سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اگر کسی نے روزہ رکھنے کی نیت نہ کی تو وہ روزہ دار نہیں ہے اگرچہ کھانا پینا ترک کر دے۔ ② اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ﴾ (۲/المائدة: ۵) ''جو ایمان کا انکار کر دے تو تمام اعمال ضائع ہو گئے۔'' ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (۳۹/الزمر: ۶۵) ''اور اگر آپ شرک کریں تو آپ کے بھی اعمال ضائع ہو جائیں گے۔'' ③ حدیث میں ہے: ''جب تم وضو کرو تو مبالغہ سے کلی اور ناک میں پانی ڈالو البتہ جب تم روزے سے ہو۔'' (سنن أبی داود: ۱/ ۵۵۲)

Marfat.com

5 پچھنا لگوانا یا فصد کھلوانا۔[1]

اس لیے آپ ان چیزوں سے اجتناب کرنے کی کوشش کیجیے اگرچہ ان کے ارتکاب سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

روزے کے مباحات

خاتونِ اسلام! روزہ دار کے لیے کچھ چیزیں مباح و جائز ہیں جو یہ ہیں:

1 مسواک کرنا۔

2 ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنا، جب گرمی شدید ہو۔

3 ایسی حلال دوائیں استعمال کرنا جو معدہ تک نہ پہنچیں۔

4 خوشبو استعمال کرنا۔

جن چیزوں سے روزے میں کچھ فرق نہیں پڑتا

1 گرد و غبار منہ میں چلا جانا۔

2 بغیر قصد کے منہ میں مکھی کا چلا جانا۔

3 تھوک کا نگل جانا منہ کا پانی وغیرہ ہو تو درست ہے زیادہ مقدار والی بات درست نہیں جیسے بلغم وغیرہ۔

4 احتلام ہو جانا۔

5 طلوعِ فجر کے بعد حالتِ جنابت میں رہنا۔

روزہ توڑ دینے کا حکم

جس شخص نے رمضان میں روزہ رکھ کر قصداً جماع (مباشرت) کر کے روزہ باطل

[1] سرمہ لگانا اور چیونگم چوسنا، اور سالن چکھنا وغیرہ، یہ سب مکروہات میں سے ہیں کیونکہ حلق سے نیچے جانے کا خطرہ رہتا ہے، اسی طرح سے پچھنا لگوانا فصد کھلوانے سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور روزہ توڑنے کی نوبت آ جاتی ہے۔

Marfat.com

کر دیا تو اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔ ① اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اور اگر کسی نے اپنا روزہ جماع کے علاوہ قصداً کھا پی کر فاسد کر دیا تو امام مالک اور فقہاء مدینہ (نیز امام ابوحنیفہ) کے نزدیک قضاء و کفارہ دونوں واجب نہیں لیکن ان کے علاوہ دوسرے علماء کے یہاں صرف قضاء واجب ہے اگر کسی شخص نے بھول کر ممنوعات صیام کا ارتکاب کر لیا تو اس پر کچھ واجب نہیں، اور وہ اپنا روزہ بدستور پورا کرے، اگر کوئی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح رمضان کی قضاء کا روزہ فاسد کر دینے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا، البتہ اس دن کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہوتی ہے۔

اعتکاف رمضان

خاتون اسلام! رمضان مبارک میں اعتکاف کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اعتکاف کی تعریف یہ ہے، ''کوئی شخص رمضان میں ایک رات اور ایک دن یا اس سے زیادہ عبادت کے لیے کسی مسجد میں بیٹھ جائے، قرآن کریم میں اس کا ذکر آیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا تھا۔ اسی طرح آپ کی ازواج مطہرات نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا۔ ②

---

① کفارہ کو کفارہ اس لیے کہتے ہیں کہ رمضان کی حرمت کو پامال کر کے جو گناہ کیا ہے اس کا بدلہ ہو جائے۔

مسئلہ: اگر شوہر نے بیوی کو جماع پر مجبور کر دیا تو عورت پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں، اور شوہر پر قضاء و کفارہ دونوں واجب ہیں اور گناہ کا بھی وہی مستحق ہوگا۔

② رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا اعتکاف کرنا صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

Marfat.com

لہٰذا عورتوں کو بھی اپنے گھر کی مسجد میں (نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) اعتکاف کرنا چاہیے۔[1]

اعتکاف کرنے والی خاتون عبادت کے علاوہ تمام چیزوں سے اجتناب کرے اور صرف قضاء حاجت، وضو، بعض ضروری اشیاء کی خریداری اور انتظام کے لیے باہر نکلے۔[2]

اور اعتکاف جماع سے فاسد ہو جاتا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ﴾ (۲/البقرۃ: ۱۸۷)

''تم لوگ مسجدوں کے اندر حالت اعتکاف میں عورتوں سے جماع نہ کیا کرو۔''

صدقہ فطر

خاتون اسلام! ہر مسلمان پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا آزاد ہو یا غلام صدقہ فطر واجب ہے۔[3] جس کی مقدار ایک صاع کھجور، گیہوں، چاول یا جَو ہے۔

صاع چار مرتبہ ہتھیلیوں میں بھرنے کی مقدار کے برابر ہوتا ہے صدقہ فطر کو عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے نکالنا واجب ہے۔ اسی طرح عید سے ایک دو دن پہلے بھی نکالنا جائز ہے۔ اگر عید کی نماز کے بعد عمومی طور پر نکال دیا گیا تو کافی ہوگا۔[4]

صدقہ فطر فقرا و مساکین کے علاوہ کسی دوسرے کو دینا جائز نہیں ہے۔

① عورتوں کا اعتکاف بھی مسجد ہی میں ہے۔ گھر اعتکاف درست نہیں۔ ازواج مطہرات کے خیمے مسجد میں ہی لگے تھے۔ ② خریداری کے لیے باہر نکلنا درست نہیں۔ کیونکہ اعتکاف نام ہی کاموں کو ترک کرنے اور عبادت کے لیے وقف ہونے کا ہے۔ ③ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور، جو، غلام، آزاد، مرد و عورت چھوٹے اور بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک: ۲/ ۱۳۱ ح: ۱۵۱۱۔

④ عید کی نماز کے بعد نکالا جانے والا صدقۂ فطر نہیں کہلاتا۔ جبکہ صدقہ فطر کو روزے میں رہ جانے والی کمی کا کفارہ قرار دیا ہے عام صدقے کی یہ فضیلت نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۳۹۵ ح: ۱۰۳۳۲۔

Marfat.com

حج اور عمرہ کا بیان

خاتون اسلام! حج وعمرہ قولی اور فعلی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ اور حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور عمرہ ایک مرتبہ واجب یا سنت مؤکدہ ہے، حج وعمرہ دونوں کے کچھ احکام ومسائل ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

الف۔ وجوب حج وعمرہ کی شرائط

استطاعت کا ہونا، یعنی بدنی اور مالی قدرت رکھنا۔ (آمدورفت کے لیے زادراہ، سواری اور سفر حج کی مدت تک اہل وعیال کے اخراجات کا انتظام) راستہ کا پرامن ہونا، عورت کے لیے محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ ①

''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ اس کا حج کریں۔'' ②

ب۔ حج وعمرہ کے ارکان

حج کے ارکان چار ہیں۔

① ۳/آل عمران: ۹۷۔ ② مذکورہ آیت کریمہ حج کی فرضیت کی دلیل ہے اور عمرہ کے وجوب کی دلیل یہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ (۲/البقرۃ: ۱۹۶) ''اور پورا کرو حج اور عمرہ کو اللہ کی رضا کے لیے۔''

Marfat.com

احرام، وقوف عرفہ، طواف زیارت اور اس کے بعد سعی۔
عمرہ کے ارکان تین ہیں:
احرام، طواف اور سعی اور اس میں صرف ایک واجب ہے جو یہ ہے کہ سعی کے بعد حلق یا قصر کرانا۔

ج۔ حج کے واجبات

حج کے واجبات حسب ذیل ہیں:

1. دس ذوالحجہ ذی الحجہ کی شب مزدلفہ میں وقوف کرنا۔ ①
2. دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبیٰ کی رمی کرنا۔
3. حلق یا قصر کرنا۔
4. اور ایام تشریق کے تینوں دن اور راتیں منیٰ میں گزارنا جو جلدی نہ کرے اور جو جلدی روانہ ہونا چاہیے تو اسے دو دن اور دو راتیں کافی ہے۔ ②
5. قیام منیٰ کے دوران تینوں جمرات کی رمی کرنا جو زوال کے بعد ہو گی۔
6. طواف وداع کرنا۔ ③

① اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡکُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ﴾ (۲/البقرۃ: ۱۹۸) ''جب عرفات سے تم روانہ ہو جاؤ تو مشعر حرام کے قریب اللہ کا ذکر کرو۔'' مشعر حرام سے مراد مزدلفہ ہے۔ ② اس کی دلیل یہ ارشاد باری ہے: ﴿وَاذۡکُرُوا اللّٰهَ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡهِ﴾ (۲/البقرۃ: ۲۰۳) ''ان چند دنوں میں اللہ کو یاد کرو، جو شخص (منیٰ میں دو دن قیام کر کے) واپسی کی جلدی کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، نہ اس شخص پر کوئی گناہ ہے جو تاخیر کر کے جائے۔''

③ اس کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے: ''لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری تعلق بیت اللہ سے ہو'' لیکن آپ نے حائضہ عورت کے لیے اس کی تخفیف فرمائی۔ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع: ۲/ ۱۷۹ ح: ۱۷۵۵؛ صحیح مسلم: ۲/ ۹۶۳ ح: ۱۳۲۸۔ یہ تخفیف اس عورت کے لیے ہے جس نے طواف افاضہ کر لیا۔ ورنہ اسے کوئی رخصت نہیں۔ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الزیارۃ یوم النحر: ۲/ ۱۷۵ ح: ۱۷۳۳

Marfat.com

اسی طرح ارکان حج میں بھی کچھ واجبات ہیں، چنانچہ وقوف عرفہ میں واجب یہ ہے کہ وہ زوال کے بعد کیا جائے اور وہ رات تک جاری رہے۔

اور طواف کے واجبات[1] یہ ہیں کہ عورت پاک وصاف ہو، مکمل لباس پہنا ہو اور حجر اسود سے طواف شروع کرے۔ طواف کے ساتوں چکر پے در پے ہوں الا کہ نماز کا وقفہ آجائے۔

سعی کے واجبات یہ ہیں سعی طواف کے بعد ہو، سعی کے ساتوں چکر پے در پے ہوں اور سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے۔

احرام کے واجبات یہ ہیں احرام میقات سے باندھے، مرد سلے ہوئے کپڑے اتار دے، احرام باندھتے وقت حج کی تینوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی نیت کرتے وقت یہ کلمات کہے: ''لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًا أَوْ عُمْرَةً يا حَجًا وَّ عُمْرَةً'' ''اللہ! میں حج وعمرے کے لیے حاضر ہوں۔''

ممنوعات احرام

جب کوئی شخص احرام باندھ لے تو اس کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں:

1. سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانپنا۔
2. خوشبو لگانا۔ 3. شکار کرنا۔
4. جماع اور متعلقات جماع کا ارتکاب کرنا۔
5. ناخن تراشنا۔
6. سر منڈانا، بال کتروانا، (کسی جگہ کا بھی ہو)[2]

[1] طواف وسعی اور احرام کے واجبات عام طور پر حج اور عمرہ دونوں میں ایک ہی ہیں۔

[2] ہم نے حج کے ارکان اور اس کے واجبات اور محظورات کا جو کچھ تذکرہ کیا ہے وہ کتاب وسنت سے ثابت ہے، لیکن کتاب وسنت سے اس کے دلائل اختصار کے پیش نظر ذکر نہیں کیے ہیں، تفصیل جاننے کے لیے جامع الاصول: ۳/ ۸۳ ۔ ۴۷ کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

فضائل حج وعمرہ

خاتون اسلام! حج وعمرہ افضل اعمال اور قربِ الٰہی کا عظیم ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احادیث سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے:

1. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج مبرور کا ثواب جنت ہے۔''①
2. جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور اس میں جماع اور فسق وفجور سے بچے تو وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے دنیا میں آیا تھا۔②
3. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ بار بار کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔③
4. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے۔'' (یعنی اجر وثواب میں)④
5. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے لیے ایسا جہاد ہے جس میں قتل وقتال نہیں ہے اور وہ حج وعمرہ ہے۔''⑤

اخیر میں میں تمام عورتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ فریضہ حج اور واجب عمرہ کی ادائیگی ہی پر اکتفا کریں اور پھر اپنے گھر میں ہی مقیم رہیں (اور بار بار حج وعمرہ کی کوشش نہ کریں) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے جنہوں نے آپ کے ساتھ حج وداع کر لیا تھا، یہ فرمایا کہ ''یہ تم لوگوں کا حج ہو گیا، اور بس اسی پر اکتفا کرو۔''⑥

① صحیح البخاری، کتاب الحج، باب وجوب القمرة وفضلها: ۳/ ۲ ح: ۱۷۷۳؛ صحیح مسلم: ۲/ ۹۸۳ ح: ۱۳۴۹۔ ② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور: ۲/ ۱۳۳ ح: ۱۵۲۱؛ صحیح مسلم: ۲/ ۹۸۳ ح: ۱۳۵۰۔ ③ مسند أحمد:٦/ ۱۸۵ ح: ۳٦٦۹؛ سنن الترمذی، ابواب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة: ۳/ ۱٦٦ ح: ۸۱۰۔ ④ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب حج النساء: ۳/ ۱۹ ح: ۱۸٦۳؛ صحیح مسلم: ۲/ ۹۱۷ ح: ۱۲۵٦۔ ⑤ مسند أحمد: ٤۲/ ۱۹۸ ح: ۲۵۳۲۲، سنن ابن ماجه: ۲/ ۹٦۸ ح: ۲۹۰۱ اصله فی البخاری: ٤/ ۳۲ ح: ۲۸۷۵۔ ⑥ صحیح یہ ہے کہ یہ مقولہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے اور اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف ہے۔

Marfat.com

حج وعمرہ کرنے کا طریقہ

خاتون اسلام! حج مقبول اسے کہتے ہیں جس میں حاجی نے تمام ارکان حج، واجبات، سنن اور آداب کی ادائیگی بحسن وخوبی ادا کیے ہوں۔

حج کرنے کا طریقہ

سب سے پہلے آپ غسل کریں[1] اور اپنے ناخن تراشیں اور پاک وصاف کپڑے پہن لیں اور جب میقات پہنچ جائیں تو نماز فرض یا نفل کے بعد ''لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ'' کہہ کر حج یا عمرہ، یا حج وعمرہ دونوں کی نیت کرلیں، کیونکہ تینوں طرح کی نیت کرنا جائز ہے اور پھر ''لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ''[2]

① احرام سے قبل غسل کرنا اور نماز پڑھنا سنت ہے، اسی طرح تلبیہ کثرت سے کہنا اور حجر اسود کو بوسہ دینا، یا ہاتھ سے اس کو چھونا اور اشارہ کرنا سنت ہے، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دوگانہ ادا کرنا اور زم زم بھی پینا سنت ہے۔ سنت واجب کے علاوہ ہے، اگر واجب چھوٹ جائے تو اس کی تلافی دم دینے سے ہوتی ہے، لیکن سنت چھوٹ جانے سے کوئی چیز واجب نہیں ہوتی، اس کے علاوہ کچھ اور سنتیں ہیں، جیسے نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا، جہاں تک داہنا کندھا کھلا رکھنے اور طواف میں رمل کرنے اور سعی میں تیز چلنے کی بات ہے تو سب چیزیں عورتوں کے علاوہ مردوں کے لیے مخصوص سنتیں ہیں۔

② اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، یقیناً تمام تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں۔ بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں، صحیح البخاری، کتاب الحج، باب التلبیة: ۲/ ۱۳۸ ح: ۲۵٤۹ و صحیح مسلم: ۲/ ۸٤۱ ح: ۱۱۸٤۔

Marfat.com

تلبیہ بار بار دہراتی رہیں حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ پہنچ جائیں، اور حجر اسود کے پاس ہاتھ سے اشارہ کرکے "بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کہہ کر طواف شروع کیجیے، حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے لیکن ازدحام کے وقت (عورتوں کے لیے بوسہ) چھوڑ دینا افضل ہے، اور آپ سات چکر طواف چلتے ہوئے مکمل کیجیے، جس میں ذکر اللہ اور جو مناسب دعائیں یاد ہوں پڑھتی رہیں اور اللہ سے مانگتی رہیں، اور جب طواف سے فارغ ہو جائیں تو مقام ابراہیم کے پیچھے مردوں سے علیحدہ ہو کر دو رکعت نماز ادا کریں اس کی پہلی رکعت میں ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سورت فاتحہ کے بعد پڑھیے، پھر زم زم کا پانی پی کر اللہ تعالیٰ سے جو جی چاہے دعا کیجیے پھر صفا و مروہ کی طرف جائیں، صفا کے اوپر چڑھ کر تکبیر و تہلیل کیجیے اور وہاں سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں وہاں پر بھی قدرے مروہ پر چڑھ کر تکبیر و تہلیل کہیں اور پھر وہاں سے اتر کر صفا کا رخ کریں، اس طرح سے صفا و مروہ کی سات مرتبہ سعی کریں، سعی سے فارغ ہونے کے بعد اگر آپ صرف عمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہیں تو اپنے گھر جا کر یا لوگوں سے دور ہو کر انگلی کے ایک پور کے بقدر بال کٹوالیں اس طرح آپ کا عمرہ پورا ہو گیا اور آپ حلال ہو گئی ہیں۔

اگر آپ نے حج افراد یا حج قران کی نیت کی ہوئی ہے تو احرام باندھے رکھیں اور آٹھویں ذی الحجہ کو "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" کہتے ہوئے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیں تاکہ وہاں نویں ذی الحجہ کی شب گزاریں اور نویں ذی الحجہ کو جب سورج طلوع ہو جائے تو میدان عرفات کے لیے روانہ ہو جائیں اور عرفات پہنچ کر ظہر و عصر کی نماز جمع و قصر کر کے ادا کریں اور میدان عرفات میں غروب آفتاب تک وقوف کریں اور خوب تضرع اور خوف و خشیت سے ذکر و دعا میں مشغول رہیں اور غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہو جائیں وہاں پہنچ کر مغرب و عشاء کی نماز جمع و قصر کر کے پڑھیں، البتہ مغرب کی نماز پوری پڑھی جائے اور مزدلفہ میں رات گزاریے اور پھر فجر کی نماز کے بعد منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیں، وہاں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریوں سے رمی کیجیے اور کنکری مارتے وقت "اللہ اکبر" کہیں، اس کے بعد انگلی کے پورے کے برابر اپنے بال

Marfat.com

کٹوائیں پھر مکہ جا کر طواف افاضہ کیجیے، جو ارکان حج میں ہے، پھر منیٰ لوٹ آئیں اور وہاں دو دن یا تین دن گزاریئے اور ان دو دنوں میں تینوں جمرات کو زوال کے بعد غروب آفتاب تک کنکریاں ماریئے، اگر ازدحام کی وجہ سے رات میں کنکریاں مارنا پڑ جائیں تو ایسا کرنا جائز ہے اور کوئی حرج نہیں، رمی ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارنے سے ہوتی ہے، چھوٹے جمرے (جو مکہ سے دور ہے) سے شروع کیجیے پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرے کو یکے بعد دیگرے رمی کیجئے، اور جب منیٰ کے دو یا تین دن مکمل کرلیں، اور اپنے وطن واپسی کا ارادہ ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف وداع کریں، جبکہ حیض و نفاس والی عورت پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ کا حج مکمل ہو گیا، اللہ تعالیٰ آپ کا حج قبول فرمائے۔ [1]

عمرہ کرنے کا طریقہ

عمرہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے غسل کیجیے اور میقات سے احرام باندھیے، اور بیت اللہ پہنچ کر سات چکر طواف کیجیے، اور اس کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کیجیے، اور پھر صفا و مروہ جا کر سات چکر لگایئے، اور سعی مکمل کرنے کے بعد انگلی کے پورے کے برابر اپنے بال کٹوائیں، اس طرح آپ کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔

یہاں اسلام کے پانچوں رکن، شہادتین، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی تفصیلات پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہیں۔

اس کے علاوہ کچھ اور بھی واجبات، آداب اور اخلاقیات کی تعلیمات ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان خاتون کے لیے ضروری ہے جسے آیندہ صفحات میں ہم تحریر کر رہے ہیں آپ ان معلومات کو حاصل کر کے عمل کیجیے تاکہ سعادت دارین سے مشرف ہوں۔ ان شاء اللہ

[1] یہ حج وعمرہ کی ادائیگی کی تفصیلات تھیں، اس لیے آپ اسے بار بار پڑھیں اور غور وفکر کریں اگر آپ کو حج وعمرہ نصیب ہو تو اس کے مطابق عمل کیجئے تاکہ آپ کا حج وعمرہ مقبول ہو، اور حج وعمرہ کے دوران اس کتاب کے مؤلف (ومترجم) کو اپنی پر خلوص اور نیک دعاؤں میں نہ بھولیے۔

Marfat.com

خاتون اسلام کے واجبات

خاتون اسلام! آپ کے اوپر بہت سی چیزیں واجب ہیں، جو آپ کی زندگی کی بنیاد اور آپ کے کمال کا سرچشمہ ہیں، اور اس پر آپ کی سعادت و نیک بختی منحصر ہے۔ اس لیے آپ پورے اخلاص اور سچائی سے اس پر عمل کرنے کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ ان واجبات کی تعداد سات ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1 محافظت نماز

پانچوں نمازوں کی ادائیگی وقت کی پابندی کے ساتھ کریں اور قیام وقعود، رکوع و سجود میں پورے خشوع وخضوع کا مظاہرہ کیجیے اور حالت قیام میں سجدے کی جگہ پر نگاہ رکھیے اور نماز کے بعد اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کریں جو یہ ہیں: تین مرتبہ ''استغفر اللّٰہ'' کہیے پھر یہ دعائیں پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ①

''اللہ تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی آتی ہے۔ اللہ تو پاک ہے، بزرگی اور عظمت والا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ②

''اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں، شکر ادا کروں اور تیری عبادت احسن انداز میں بجالاؤں۔''

① صحيح مسلم: ١/ ٤١٤ ح: ٥٩١۔ ② سنن أبي داود: ٢/ ٨٦ ح: ١٥٢٢۔

Marfat.com

لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ①

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اختیار اس کا، حکومت اس کی۔ تمام تعریفوں کا وہی حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو چیز تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو چیز تو روک لے وہ دے کوئی نہیں سکتا اور تیرے سامنے کسی کی بزرگی کام نہیں آسکتی۔''

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ②

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں سارے احسان اسی کے ہیں۔ فضل بھی اسی کا ہے۔ تمام اچھی تعریف بھی اس کی ہے اور اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، ہم اطاعت خالص اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں اگرچہ کافر ناپسند کریں۔''

پھر ان دعاؤں کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ''، ۳۳ مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ''، ۳۳ مرتبہ ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' اور آخر میں ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ''③ ایک مرتبہ کہیں۔

اور ان سنتوں کو اہتمام سے پڑھیں ظہر سے قبل دو رکعت (چار رکعت بھی ثابت ہیں) اور اس کے بعد دو رکعت، عصر سے قبل چار رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، اور عشا کے بعد دو رکعت، اور فجر سے قبل دو رکعت اور وتر کی تین رکعت جو کہ عشا کے بعد پڑھی جاتی ہیں، ان کا پڑھنا واجب ہے۔

① صحيح البخاري، ١/ ١٦٨ ح: ٨٤٤۔ ② سنن لانسائي: ٣/ ٧٠ ح: ١٣٤٠۔
③ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة: ١/ ٤١٨ ح: ٥٩٧۔

Marfat.com

2 اطاعت شوہر[1]

شوہر اور والدین یا ان میں سے جو بھی حیات ہو ان کی اطاعت آپ پر واجب ہے۔ ان کی اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حکم کی تعمیل کیجیے، ان سے خوش کلامی اور حسن اخلاق سے پیش آئیں، ان کے سامنے اپنی آواز پست رکھیں ان کی مخالفت سے اجتناب کریں، کوتاہی ہو جانے پر ان سے معذرت اور معافی طلب کریں اور ان سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

3 تربیت اولاد

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے تو ان کی تعلیم و تربیت آپ کے ذمہ واجب ہے، لہٰذا آپ ان کو حسن اخلاق اور قولی و عملی تمام خوبیوں کی تعلیم دیجیے، جیسے: وعدہ پورا کرنا، سچ بولنا، بری باتوں سے اجتناب کرنا، صفائی و ستھرائی کا خیال رکھنا اور صحت و عافیت کا اہتمام کرنا وغیرہ۔

4 امور خانہ داری

گھریلو امور سے متعلق تمام چیزوں کا خیال رکھنا، ان ذمہ داریوں کو بہ حسن وخوبی پورا کرنا جو آپ کے واجبات میں سے ہیں، مثال کے طور پر اپنے گھر کو صاف وستھرا رکھنا، گھریلو اشیاء کو سلیقہ سے مرتب کرنا، کھانے پینے کا انتظام کرنا، اوڑھنے بچھانے کی چیزوں کو تیار کرنا، جس میں کپڑے سلائی کرنا، دھونا اور گھر کی تمام چیزوں کو حفاظت سے رکھنا، شور وغل جس سے گھر کا سکون و اطمینان رخصت ہو جاتا ہے اور غمی و پریشانی کی علامت ہوتی ہے۔ ان تمام چیزوں سے گھر کو محفوظ رکھنا ہے۔

[1] بیوی پر شوہر کی اطاعت باتفاق علماء صرف نیکی و بھلائی کے کاموں میں واجب ہے۔

Marfat.com

5 والدین سے حسن سلوک

والدین اور تمام عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک کرنا آپ کے اہم واجبات میں سے ہے۔ کیونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی زبانی بے شمار جگہ تاکید فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد گرامی ہے:

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾[1]

''اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔''

﴿أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ﴾[2]

''میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی۔''

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾[3]

''اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے بھی پرہیز کرو۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''بڑے گناہوں میں سے ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔''[4]

ایک حدیث میں فرمایا: ''جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا۔''[5]

والدین کے ساتھ نیکی ان کی اچھے کاموں میں اطاعت، اور ان سے برائی اور تکلیف دہ چیزوں کو دفع کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے حاصل ہوتی ہے اور اسی طرح سے عزیز و اقارب کے ساتھ نیکی صلہ رحمی، ان کی مزاج پرسی، زیارت، ان کی مدد اور ان کی خوشی، غمی میں شرکت سے اور ہر قسم کی قولی وفعلی ایذا رسانی سے اجتناب کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

① ٢/البقرة: ٨٣۔ ② ٣١/لقمان: ١٤۔ ③ ٤/النساء: ١۔

④ صحيح البخاري، كتاب، الشهادات، باب ماقيل في شهادة الزور: ٣/ ١٧١ ح: ٢٦٥٣؛ صحيح مسلم: ١/ ٩١ ح: ٨٧۔ ⑤ صحيح البخاري، كتاب الادب، باب مايكره من النميمة: ٤/ ١٧ ح: ٦٠٥٦؛ صحيح مسلم: ١/ ١٠١ ح: ١٠٥۔

Marfat.com

6 حفاظتِ عزت وعصمت

اپنی عزت وعصمت کی حفاظت آپ کے فرائض زندگی میں سے ہے، وہ اس طرح کہ آپ اپنی نگاہیں نیچی اور آواز کو پست رکھیں اور بغیر ضرورت اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں اور دروازہ پر کھڑے ہونے اور کھڑکی سے جھانکنے تاکنے سے اجتناب کریں، اور غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ کا اہتمام کریں، ان سے صرف سلام پر اکتفا کریں ان سے مصافحہ کریں نہ ان سے خلوت اختیار کریں کیونکہ وہ ایسے رشتہ دار ہیں جو غیر محرم ہیں، اسی طرح آپ کے یہاں آیا ہوا مہمان آپ کی آواز نہ سنے، کیونکہ ایسی عورتیں دیوث صفت ہیں جن کی آوازیں باہر مہمان سنا کرتے ہیں، اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت کی کون سی صفت بہتر ہے؟ انہوں نے عرض کیا: کہ جنہیں مرد نہ دیکھیں اور جو خود مردوں کو نہ دیکھیں۔

7 پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک، ان کی مزاج پرسی کرنا، ان کی ایذا رسانی سے اجتناب کرنا، ان کی مدد ونصرت کرنا اور ان کے پاس ہدیہ وتحائف بھیجنا خاتون اسلام کی اہم صفات میں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ اس کی خدمت میں کم گوشت والی ہڈی تحفے میں بھیج دے۔''[1]

اللہ تعالیٰ نے بھی پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے، ارشاد ہے:

﴿ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ ﴾[2]

''اور پڑوسی رشتہ دار سے اور اجنبی ہمسایہ سے حسن سلوک کرو۔''

① بخاری، کتاب الهبة وفضلها: ۳/ ۱۵۳ ح: ۲۵٦٦ ومسلم: ۲/ ۷۱٤ ح: ۱۰۳۰۔
② ٤/النساء: ۳٦۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبرئیل مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی برابر وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔''[1]

خاتون اسلام! یہ بعض دینی و معاشرتی واجبات تھے، اس لیے اس کی ادائیگی اور سبکدوشی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیجیے اور اس کے لیے کمر بستہ ہو جائیں، اللہ آپ کے ساتھ ہے وہ آپ کے اعمال صالحہ کو ضائع نہیں کرے گا۔

[1] صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار: ۸/ ۱۰ ح: ۶۰۱۴؛ صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۲۵ ح: ۲۶۲۴۔

Marfat.com

خاتون اسلام کے آداب

خاتون اسلام! آپ جیسی خواتین کے لیے کچھ شرعی آداب ہیں جن کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور زندگی گزارنا ہے یہ آداب واصول بہت ہیں جن میں سے بعض کا ہم ذکر کرتے ہیں تا کہ آپ ان کی معلومات رکھیں اور اپنی زندگی کو ان سے آراستہ کریں۔

1 ذکر اللہ

جب کسی کام کو شروع کریں تو اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیجئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جن کا ہر عمل ہمارے لیے نمونہ اور اسوہ ہے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔[1]

چنانچہ آپ بھی کھانا کھاتے، پانی پیتے، لباس پہنتے، کھانا پکاتے، وضو اور غسل کرتے اور بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت[2] ''بسم اللہ'' پڑھیں۔

2 طہارت و نظافت

آپ اپنے کپڑے، جسم اور گھر کی نظافت و صفائی کا اہتمام کیجئے کیونکہ نظافت ایمان کا حصہ ہے حدیث میں ہے ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ))[3] ''طہارت ایمان کا ایک حصہ ہے۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة: ۱/ ۲۸۲ ح: ۳۷۳۔

[2] بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔'' سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب مایقول اذا خرج من الخلاء: ۱/ ۱۱۰ ح: ۳۰۱ مگر ''غُفْرَانَكَ'' کے الفاظ سنن ابی داود میں صحیح سند سے ثابت ہیں: ۱/ ۸ ح: ۳۰۔

[3] صحیح مسلم کتاب الطهارة: باب فضل الوضوء: ۱/ ۲۰۳ ح: ۲۲۳۔

Marfat.com

گندگی خاتون اسلام کے مزاج وطبیعت طیبہ کے منافی ہے، لہٰذا اپنے بچوں کی ہر لحاظ سے صفائی وستھرائی کا خیال رکھیے کیونکہ آپ ہی ان کی تہذیب وتربیت کی ذمہ دار ہیں اور ان کی نیکی وبھلائی آپ کی دنیوی واخروی سعادت وشرف کا ذریعہ ہے۔

(3) پردہ

اپنے کپڑوں کو اتنا لمبا رکھیں جس سے آپ کے دونوں قدم چھپ جائیں اور اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھیے تاکہ سر کے بال چھپ جائیں، اس طرح کا لباس اپنے گھر میں اپنے محرم والد، بھائی اور بیٹے کی موجودگی میں اختیار کیجیے، اور گھر سے باہر آپ کے چہرے، ہاتھ، اور قدم میں سے کچھ بھی ظاہر نہ ہو جسے کوئی اجنبی دیکھ سکے اور باہر خوشبو لگا کر نہ نکلیے اور نہ زیب وزینت کے لباس کا مظاہرہ کریں۔

حدیث میں ہے ''جو عورت خوشبو لگا لے تو اسے ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہیں ہونا چاہیے۔''①

(4) کثرت خروج سے اجتناب

آپ گھر سے زیادہ باہر نکلنے سے گریز کریں، کیونکہ ہر وقت باہر آنے جانے والی عورتیں معاشرہ میں اچھی نہیں سمجھی جاتیں، کیونکہ اس سے شرم وحیا ختم ہو جاتی ہے حیا ایمان کا ایک بڑا حصہ ہے اگر حیا رخصت ہوگئی تو ایمان بھی جاتا رہا، عورت میں سب سے بڑی خوبی اس کا شرم وحیا سے متصف ہونا ہے اگر وہ شرم وحیا سے محروم ہوگئی تو خیر وبھلائی کی ہر چیز سے محروم ہوگئی اور اس عورت کی کوئی قدر وقیمت نہیں جس میں کوئی نیکی وخیر نہ ہو۔

(5) نقاب کا استعمال

اگر آپ کو کسی ضرورت سے باہر نکلنا ضروری ہو جیسے رشتہ داروں کی زیارت، دعوت

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد...: ۱/ ۳۲۸ ح: ٤٤٤۔

Marfat.com

میں شرکت، مسجد میں حاضری اور عید گاہ میں نماز استسقاء وغیرہ کے لیے جانا، تو مکمل باپردہ ہو کر باہر نکلیں اور زیورات کی نمائش (اور خوشبو وغیرہ) سے اجتناب کیجیے کیونکہ یہ سب چیزیں پردے کے منافی ہیں، ان کے ارتکاب سے ان اصول وضوابط کو ترک کر دینا لازم آئے گا جو عورت کے فضل وکمال اور سعادت کا مصدر ومنبع ہیں۔

6 بدنظری سے اجتناب

گھر کے دروازے پر کھڑے ہونے، چھتوں اور کھڑکیوں سے جھانکنے تاکنے سے اجتناب کریں کیونکہ یہ آداب کے منافی اور شرور وفتن اور آزمائش و پریشانیوں کا سبب اور موجب ہے، اس لیے آپ رضا الٰہی کے حصول کے لیے اپنے گھر سے وابستہ رہیے اور اللہ کے دیے ہوئے پر قناعت کیجیے اور قضاء الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم رکھیے، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات (امہات المومنین) کے متعلق یہ فرمایا ہے:

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ ①

''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور جاہلیت قدیم کے مطابق اپنے کو دکھاتی مت پھرو اور نماز کی پابندی رکھو، اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو۔''

7 آداب عامہ کی رعایت

آپ اپنی آواز کو پست رکھیں، حسن کلام، طیب خاطر کو اپنا شیوہ بنائیے، خیر و نیکی کے کاموں میں دلچسپی اور اس میں حسب استطاعت مدد و نصرت سے حصہ لیجیے، شر اور برائیوں سے نفرت کریں سڑک کے پرکنارے چلیں لوگوں سے مزاحمت، راستے میں کھانے پینے اور باتیں کرنے سے اجتناب کیجیے، کیونکہ یہ سب چیزیں ادب و مروت اور شرف و کرامت کے منافی ہیں، ان کے ارتکاب سے آپ کی عزت و شرف مجروح

① ۳۳/الاحزاب: ۳۳۔

Marfat.com

ہو سکتی ہے۔ آپ ان عورتوں سے دھوکا میں نہ کھائیں جو بے پردہ ہو کر سڑکوں میں کھاتی پیتی، باتیں کرتی اور گھومتی پھرتی ہیں، ان عورتوں نے اسلامی تعلیمات اور اسوہ مومنات کو نظر انداز کر کے کافرات کی اندھی تقلید کر رکھی ہے، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

خاتون اسلام کے اخلاق

خاتون اسلام! اچھا اخلاق آپ کی زندگی کی بنیاد اور اس پر آپ کی سعادت کا دارومدار ہے۔ حسن اخلاق سے مشرف ہونا غیر معمولی خیر و برکت کی علامت ہے۔ اور اس سے محرومی انتہائی بدبختی اور خیر و برکت سے محرومی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نیکی اور بھلائی کے متعلق کسی کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا: ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ))① ''نیکی حسن اخلاق کا نام ہے۔''

اسی طرح آپ سے دریافت کیا گیا کہ جنت میں لوگ اکثر کس چیز کی وجہ سے داخل ہوں گے، آپ نے فرمایا: ((تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ))② ''تقویٰ اور حسن اخلاق۔''

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حسن اخلاق کی فضیلت میں ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میرے ہاں پسندیدہ اور میرے قریب ترین وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق اچھا ہے۔''③

① مسلم کتاب البروالصلة، باب تفسیر البر: ٤/ ١٩٨٠ ح: 2553۔

② ترمذی، ابواب البروالصلة باب ماجاء فی حسن الخلق: ٤/ ٣٦٣ ح: ٢٠٠٤۔ صحیح، ③ ترمذی، ابواب البروالصلة باب ماجاء فی معالی الاخلاق: ٤/ ٣٧٤ بخاری میں صرف یہ الفاظ ہیں۔ ''اِنَّ مِنْ خِیَارِكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا'' ''تم میں سے وہ شخص بہتر ہے جس کا اخلاق بہتر ہے۔'' صحیح بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق: ٨/ ١٣ ح: ٦٠٣٥۔

Marfat.com

حدیث میں ہے ''بندہ اپنے حسن اخلاق سے آخرت کے عظیم درجات اور شرف و منزلت حاصل کر لیتا ہے جبکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے۔''①

حسن اخلاق کو محنت و ریاضت اور مواظبت و پابندی کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ آئندہ سطور میں ہم میں اچھے اخلاق کے کچھ طریقے اور نمونے پیش کرتے ہیں آپ انہیں اپنالیں تو ان شاء اللہ آپ حسن خلق اور عظیم صفات سے آراستہ ہونے میں کامیاب ہو جائیں گی، اور آپ کے شرف و منزلت کے لیے اتنا کافی ہے کہ آپ حسن خلق کی عظیم صفات کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوں۔

1 صبر کرنا

صبر حقیقی یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت پر قائم و دائم رکھیں اور اس میں کسی قسم کی اکتاہٹ و سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہ کریں، اسی طرح صبر یہ ہے کہ آپ تمام گناہوں اور بداخلاقیوں مثلاً: جھوٹ، خیانت، دھوکا، حسد، تکبر، عجب، بخل، شکوہ و شکایت اور تقدیر سے ناراضی وغیرہ سے اجتناب کریں۔

2 عفو و درگزر کرنا

تمام بری باتوں اور غلط حرکتوں کو جو دیکھتی یا سنتی ہیں نظر انداز کرتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لیجیے! برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ اچھائی اور حسن اخلاق سے دیجیے، اور اپنے اہل خانہ یا کسی سے بھی سختی و درشتی سے دوچار ہونے پر نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں، اگر ان کی آوازیں بلند، جملے سخت اور بیہودہ ہو جائیں تو آپ اس کے جواب میں اپنی آواز پست اور کلمات نرم رکھیے، اس سے آپ ان کے دل جیت لیں گی اور ان کی محبت حاصل کر لیں گی۔

① طبرانی اور اس کی سند جید ہے۔ المعجم الکبیر للطبرانی باب الالف، ما اسند انس بن مالك ح: ٧٥٤ وسلسلة الأحاديث الضعيفة: ٧/ ٢٩ ح: ٣٠٣٠ وضعيف الجامع الصغير: ١/ ٢١٦ ح: ١٥٠٠۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ ①

''نرمی اور عفو و درگزر سے کام لیں، معروف کی تلقین کریں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔''

ارشاد ہے:

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ ②

''آپ نیکی سے (بدی کو) ٹال دیجیے! پھر (آپ دیکھیں گے کہ) جس شخص کی آپ سے عداوت تھی وہ آپ کا گہرا دوست بن گیا ہے اور یہ بات انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے رہتے ہیں اور جو بڑے نصیب والے ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو یہ ہدایت فرما رہے ہیں:

﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ﴾ ③

''آپ ان سے درگزر فرمایے اور کہہ دیجیے تمہیں سلام ہو (تم اپنے حال میں مگن رہو اور مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو)۔''

① یہ آیت کریمہ حسن اخلاق کے اہم اصول پر مبنی ہے ''خذ العفو'' کے معنی یہ ہیں کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کو ایسے اقوال و اعمال کا پابند نہ کرے جس پر وہ قادر نہ ہو اسی طرح ایسے آداب و اخلاق کا مطالبہ نہ کرے جن سے وہ محروم ہو ''وامر بالعرف'' کے معنی یہ ہیں کہ لوگوں میں اچھی باتوں کا حکم سختی و شدت و درشتی کے بجائے نرمی و خوش اخلاقی سے کیا جائے اور قولی یا فعلی چیزیں معروف یعنی اچھائی کے قبیل سے ہوں نہ کہ باطل و منکر کے قبیل سے۔ ''واعرض عن الجاهلين'' میں عفو و درگزر کا حکم ہے، یعنی سختی و درشتی کا جواب نرمی اور عفو و درگزر سے دیا جائے۔ اخلاق فاضلہ کے لیے اتنی باتیں کافی ہیں، جو نیکی و بھلائی کو بڑھاتی اور امن و سلامتی کے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔
۷/الاعراف: ۱۹۹۔ ② ۴۱/فصلت: ۳۴، ۳۵۔ ③ ۴۳/الزخرف: ۸۹۔

Marfat.com

(3) باحیا و پروقار رہنا

باحیا اور پروقار رہنے کی کوشش کیجیے کیونکہ یہ ایمان کا حصہ اور نیکی و احسان کی جامع صفت ہے۔ چنانچہ آپ سب سے قبل اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا گناہوں کو چھوڑ کر، فرشتوں سے حیا خلوت میں حسب استطاعت ستر پوشی سے، اپنے شوہر اور اہل خانہ اور تمام لوگوں سے حیا فحش کلامی اور بیہودہ گوئی سے پرہیز کر کے اور کسی بھی ایسے قول و فعل کا ارتکاب نہ کیجیے جو آپ کے وقار، حیا اور عزت کے منافی ہو، شرم و حیا تمام خیر و بھلائی کی چیزوں کا مجموعہ ہے اور خیر و برکات کا موجب ہے۔[1]

لہٰذا آپ اپنی خوبیوں کی حفاظت کیجیے اور مکمل پردہ کریں اور رشتہ داروں میں اپنے آپ کو نہ گرایئے، خوش گفتار رہیں نگاہ کو نیچی رکھیے، مکمل لباس پہنیں، سر کو نہ کھولیں ہمیشہ دوپٹہ استعمال کریں اور صرف اسی وقت اتاریں جب آپ اپنے شوہر کے ساتھ خلوت میں ہوں۔

(4) جود و سخا

آپ جود و کرم اور داد و دِہش کی صفت سے متصف ہوں، کھانے، پینے یا پہننے کی چیزیں یا دوائیں جو فاضل ہوں فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیجیے، ذرا بھی بخل سے کام نہ لیجیے، رفاہی کاموں میں حصہ لیجیے اور شوہر کے مال سے بھی اجازت لینے کے بعد صدقہ و خیرات کیجیے، آپ بھی اس کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گی،[2] اور عذاب اور مصیبت سے محفوظ رہیں گی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

[1] "الحياء كله خير، الحياء من الايمان، والحياء لا يأتي الابخير" یہ سب احادیث صحیحہ کے جملے ہیں۔ "الحيا كله خير" صحيح مسلم ح: ٣٧ "الحياء من الايمان" البخاری ح: ٢٤ الحياء لاياتي الالخير" البخاری ح: ٦١١٧ ، ٣٢٣؛ صحیح مسلم: ١/ ٤٢٤۔

[2] بخاری میں ہے "جب کوئی عورت اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرتی ہے تو اسے نصف اور شوہر کو نصف اجر ملتا ہے۔" البخاری، کتاب البیوع، باب قول اللّٰہ تعالیٰ "انفقوا من... ٣/ ٥٦ ح: ٢٠٦٦۔

Marfat.com

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴾ ①

''جس نے دیا اور (اللہ سے) ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا، تو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے۔''

لہٰذا آپ بخل و کنجوسی سے اجتناب کرتے ہوئے بیش صدقہ کر کے اپنے کو آگ سے بچائیے، اور پڑوسیوں کے ساتھ احسان و اکرام اس طرح کریں جس طرح آپ عزیز و اقارب کے ساتھ احسان و اکرام کرتی ہیں، اور اس کا یقین رکھیے کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

⑤ احسان و ایثار کرنا

آپ احسان و ایثار کی صفت سے متصف ہوں، لہٰذا اپنے اہل خانہ کو اپنے اوپر ترجیح دیجیے کیونکہ یہ صالحین اور صدیقین کی صفات میں سے ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ ②

''اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود فاقہ ہی میں ہوں، اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے، تو ایسے لوگ ہی تو فلاح پانے والے ہیں۔''

آپ بھوک و پیاس کی شدت برداشت کیجیے تاکہ آپ کے اہل خانہ آسودہ و خوش حال رہیں، آپ تکان برداشت کیجیے تاکہ وہ آرام کر سکیں اور آپ اسے پستی یا ذلت نہ تصور کریں بلکہ یہ آپ کے لیے جمال و کمال ہے۔ آپ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دے کر بذات خود سیدہ (سردار بن) جائیں گی، اور سیدہ مسودہ سے بہتر ہے، حدیث شریف میں ہے خَادِمُ الْقَوْمِ سَيِّدُهُمْ ③ ''قوم کا خادم ان کا سردار ہوا کرتا ہے'' کسی

① ۹۲/اللیل: ۵، ۷۔ ② ۵۹/الحشر: ۹۔

③ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

سے کہا گیا کہ فلاں شخص تم میں کیسے سردار بن گیا تو اس نے کہا کہ ہم اس کے محتاج ہو گئے اور وہ ہم سے مستغنی رہا، چنانچہ آپ بھی ان صفات کو پہچانیے اور مجاہدہ اور محنت سے اسے حاصل کیجیے۔

6 خاموشی وخوش آدابی

خاموشی اور قلت کلام کو اپنا شیوہ بنائیں اور خیر و بھلائی کی باتیں کیجیے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ خیر و بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔''[1]

گفتگو کرتے وقت مختصر صرف اچھی اور نیکی کی بات کریں، اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾[2]

''تم بولی میں نزاکت مت اختیار کرو (اس سے) ایسے شخص کو خیال (فاسد) پیدا ہونے لگے گا جس کے قلب میں خرابی ہے، اور قاعدے کے موافق بات کیا کرو اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور جاہلیت کے مطابق اپنے آپ کو دکھاتی مت پھرو۔''

لہٰذا آپ اپنے لباس و پوشاک، قول و فعل، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں طمانیت و سکینت اختیار کریں اور حلم و بردباری سے کام لیجئے اور غصہ اور چیخ و پکار سے اجتناب کریں، اور خوشی و مسرت منانے میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کیجیے اور لوگوں کو ذلیل وحقیر نہ سمجھیے، ایسے مواقع پر کثرت سے اللہ تعالیٰ کا شکر اور اسکی حمد و ثنا کریں۔

① صحيح البخاری، كتاب الادب، باب من كان يومن باللّٰه... الخ: ٨/ ١١ ح: ٦٠١٨؛ صحيح مسلم: ١/ ٦٨ ح: ٤٧۔ ② ٣٣/الاحزاب: ٣٢، ٣٣۔

Marfat.com

7 عدل و انصاف کرنا

آپ اپنے ساتھ انصاف کیجیے کیونکہ انصاف اسلام کی خوبیوں میں سے ہے، آپ اپنے شوہر کے ساتھ انصاف کیجیے، جس طرح آپ اپنے لیے اچھی چیز کو پسند کرتی ہیں اسی طرح دوسرے کے لیے بھی وہ چیز ناپسند کریں جو اپنے لیے ناپسند کرتی ہیں، اور اپنے تمام اہل خانہ اور عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کے لیے وہ چیز پسند کیجیے جو خود پسند کرتی ہیں، صحیح حدیث میں آیا ہے ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''[1]

عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ آپ اس طرح کا معاملہ کیجیے جو اپنے ساتھ پسند کرتی ہیں، اور اپنے کو دوسروں پر قابل ترجیح نہ خیال کیجیے اور جس طرح آپ اپنے لیے اچھے الفاظ و کلمات سننا پسند کرتی ہیں، لہٰذا آپ بھی دوسروں کو ویسے ہی الفاظ و کلمات سے مخاطب کیجیے اور جس طرح آپ اپنی عزت و عصمت اور جان و مال میں کسی طرح ایذا رسانی کو ناقابل برداشت تصور کرتی ہیں، بالکل اسی طرح سے آپ دوسروں کے لیے ناقابل برداشت خیال کیجیے۔

ان صفات عالیہ سے متصف ہونے کے بعد آپ اپنے ساتھ انصاف کرنے میں کامیاب سمجھی جائیں گی اور اپنے ساتھ انصاف، حسن خلق، طہارت قلب اور فطری جود و کرم کا حصہ ہے۔

① صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه... ١/ ١٢ ح: ١٣؛ صحیح مسلم: ١/ ٦٧ ح: ٤٥۔

Marfat.com

خاتون اسلام کی خصوصیات

خاتون اسلام کی کچھ ذاتی خصوصیات ہیں جن میں مرد اس کا شریک نہیں، جس طرح مردوں کی کچھ خصوصیات ہیں جن میں عورت اس کی شریک نہیں ہے جب ان میں سے کوئی اپنی ان ذاتی خصوصیات سے جو اللہ تعالیٰ نے مختص اور ودیعت فرمائی ہیں نکل کر دوسرے کی خصوصیت اختیار کرے گا تو فطری بگاڑ اور بشری فساد پیدا ہوگا، اور اعلیٰ انسانی اقدار پامال ہو جائیں گی اور انسانی زندگی اور جانوروں کی زندگی میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جائے گا، اور بشری معاشرہ، حیوانی معاشرہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

(نعوذ باللّٰہ من ذٰلك)

مندرجہ ذیل سطروں میں ہم ان خصوصیات کو ذکر کریں گے جنھیں شریعت اسلامیہ نے عورتوں کے لیے مخصوص کیا ہے، لہٰذا آپ ان سے متصف ہونے کی کوشش کریں اور مرد کو ان کی اجازت نہ دیجیے کہ آپ کا شریک حیات ان سے متصف ہو کر آپ کی زندگی کو تباہ و برباد کر دے۔

(1) لباس و پوشاک

خواتین کے لیے کچھ مخصوص لباس ہیں جو مردوں سے مختلف ہوتے ہیں، اور یہ لباس ان کے فطری مزاج اور ضرورتوں کے لیے مناسب ہوتے ہیں جیسے ولادت، رضاعت، تربیت اولاد ان مذکورہ بالا ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے کچھ مخصوص لباس کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اسے بحسن وخوبی انجام دے سکے۔

چنانچہ عورتوں کا لباس خوبصورت اور زیب و زینت والا ہونا مناسب ہے اور جبکہ

Marfat.com

زیب و زینت صرف شوہر کے لیے استعمال کرے اسی لیے اسلام نے عورت کو مطلقاً زیور پہننے اور ریشمی لباس زیب تن کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ ان چیزوں کو مردوں کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ ①

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ منبر پر ایک ہاتھ میں سونا اور ایک ہاتھ میں ریشم لے کر تشریف لائے اور فرمایا: ''یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔ ②

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴾ ③

''تو کیا جو زیورات میں پرورش پائے اور مباحثہ میں بھی اپنی بات واضح نہ کر سکے۔''

لہٰذا عورتوں کا لباس مردوں کے لباس سے مختلف ہونا ضروری ہے، اور جو عورت مرد کا لباس پہنے گی تو وہ مردانگی اختیار کرنے والی سمجھی جائے گی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ ④

چنانچہ خاتون اسلام اپنی پنڈلی اور بازو کو اہل خانہ کے سامنے نہیں کھولتی اور نہ ہی وہ اپنے سر اور سینے کو کھولتی ہے تاکہ اس کا بال یا ہار دکھائی دینے لگے، ہاں جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ (علیحدگی) میں ہو تو وہ اپنے حسن و جمال کا اظہار جس طرح چاہے کر سکتی ہے کیونکہ اسے شوہر کے لیے زیب و زینت اختیار کرنے کا حکم ہوا ہے، تاکہ اس کے نتیجہ میں قربت ہو اور پھر اولاد کی کثرت ہو اور اس طرح کائنات آباد ہو اور اس میں

① سنن أبی داود، کتاب اللباس، باب فی الحریر للنساء: ٤/ ٥٠ ح: ٤٠٥٧: ٢/ ٣٧٢۔ ② سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب لبس الحریر: ٢/ ١١٨٩ ح: ٣٥٩٥۔ ③ ٤٣/الزخرف: ١٨۔ ④ صحیح البکاری، کتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء ...: ٧/ ١٥٩ ح: ٥٨٨٥۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو، جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

عورت جب گھر سے باہر کسی ضرورت سے نکلے تو کپڑے کو اچھی طرح اوڑھے اور صرف اپنی آنکھوں کو کھولے رکھے تاکہ راستہ دیکھ سکے اور اور گھر سے صرف اسی وقت نکلے جب انتہائی ضروری ہو اور جب اسے مردوں کے ساتھ بیٹھنے کی ضرورت پیش آجائے جیسے ٹیکسی، جہاز، یا کسی دینی علمی مجلس یا کسی ضرورت کی جگہ یا رشتہ داروں کی زیارت کے دوران میں تو وہ اس وقت پردہ نشین اور برقع پوش رہے اور صرف اس کا ظاہری لباس (برقع) دکھائی دے۔

یہ لباس و پوشاک میں عورتوں کی کچھ خصوصیات تھیں جن میں مرد اس کا شریک نہیں ہے، اسی طرح عورت بھی مردوں کے ساتھ چہرا، بازو، پنڈلی، گردن اور سینے کو کھولنے میں مشابہت نہ کرے ہر ایک کی طبیعت و فطرت کے مطابق، حکم ہوا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو پیدا کیا اور درست کیا، رہنمائی کی اور عورت اور مرد کی صفات و خصوصیات الگ الگ بنائیں۔

(2) خانہ نشین ہونا

خاتون اسلام خانہ نشین رہتی ہے اور وہی اس کی جائے عمل ہے اور ضرورت ہی کے تحت اس سے جدا ہوتی ہے، بسا اوقات گھریلو کام کاج اس کی طاقت و استطاعت سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور کسی مددگار کی ضرورت ہوتی ہے، اسی کے پیش نظر اسلام نے مرد کو ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کی اجازت دی ہے کیونکہ گھر مردوں اور عورتوں کا کارخانہ اور مسرت و فرحت کا آشیانہ ہے۔

گھر میں عورت کی مندرجہ ذیل ذمہ داریاں ہیں کھانا تیار کرنا، کپڑے دھونا، گھر کی صفائی کرنا، نماز اور ذکر اللہ سے گھر آباد کرنا، اولاد کی پرورش کرنا، شوہر کے بستر کو آرام دہ تیار کرنا تاکہ اس سے وہ خوش ہو، نماز قائم کرنا، طہارت حاصل کرنا کیونکہ شرائط نماز میں بدن، جسم اور کپڑے کی طہارت و نظافت ہے، سنن و نوافل ادا کرنا جو نماز فرض سے پہلے

Marfat.com

اور بعد میں پڑھے جاتے ہیں، اذکار وتسبیحات اور دعا کرنا اور دیگر وظائف اور معمولات پورے کرنا ان ذمہ داریوں کے پورے کرنے کے بعد کیا کچھ وقت باہر کام کرنے کے لیے باقی رہ جاتا ہے؟ اور جو کام بھی اسے گھر سے باہر کرنے کو کہا جائے گا وہ اس کی فطرت کے منافی ہوگا اور اس کی وجہ سے اس کے گھریلو فرائض اور ذمہ داریاں متاثر ہوں گی جن کے علاوہ وہ قدرت اور استطاعت بھی نہیں رکھتی اور وہ بقدر ضرورت باہر نکل سکتی ہے اور جب وہ (ضرورت) پوری ہو جائے تو گھر واپس آجائے اور بغیر ضرورت نکلنا نامناسب اور فضول ہے جو خاتون اسلام کے شایان شان نہیں ہے۔

3 سرپرست ہونا

خاتون اسلام کے لیے بعض امور میں کسی سرپرست کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ وہ بعض چیزوں میں دوسروں کی محتاج ہے اور خود مستقل بالذات نہیں ہے اور یہ اس کی فطرت کی وجہ سے ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے۔

اور یہ ولایت وسرپرستی شوہر کی یا کسی محرم جیسے: باپ، بیٹا، بھائی یا چچا کی مندرجہ ذیل امور میں ہوتی ہے۔

(الف) نکاح: عورت کے نکاح کے لیے ولی، دو گواہوں، مہر اور ان الفاظ وکلمات کا کہنا ضروری ہے جو ولی اور نکاح کرنے والا ادا کرتے ہیں۔

(ب) سفر: کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے کرے۔[1]

(ج) طلاق: طلاق کی بعض شکل میں ولی طلاق دینے کا مجاز ہو جاتا ہے، جیسے کوئی عورت شادی ہو جانے کے بعد شوہر کے ظلم وستم سے دوچار ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے تو وہ عورت قاضی کے پاس جا کر مقدمہ دائر کر دے اور قاضی اس عورت کا ولی بن جاتا

[1] صحیح البخاری، کتاب الجمعة باب فی کم یقصر الصلاة: ۲/ ۴۳ ح: ۱۰۸۸؛ صحیح مسلم: ۲/ ۹۷۷ ح: ۱۳۳۹۔

Marfat.com

ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو، چنانچہ قاضی عورت کے دفع مضرت کے پیش نظر طلاق دے گا۔
(د) خلوت: کسی اجنبی سے تخلیہ جیسے ڈاکٹر سے علاج و آپریشن کے وقت کسی محرم کا ہونا ضروری ہے، اگرچہ مرد و عورت ڈاکٹر اور نرس موجود ہوں۔

4 فریضہ جہاد کا سقوط

عورتوں کی خصوصیات میں سے ایک ان سے فریضہ جہاد کا ساقط ہونا ہے، کیونکہ وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور نسوانی کمزوریوں کی وجہ سے معذور ہے، رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا، کیا عورتوں پر جہاد واجب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتل و قتال نہیں ہے (یعنی) حج اور عمرہ۔''[1]

5 جمعہ و جماعت کا سقوط

عورتوں کی خصوصیات میں نماز جمعہ اور جماعت کا ساقط ہونا ہے اور یہ دونوں چیزیں مردوں کے لیے واجب ہیں، کیونکہ عورت اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور مشغولیت کی وجہ سے معذور ہے کیونکہ گھریلو نظام اس کے بغیر درست نہیں ہو پاتا۔

6 جنازے میں عدم حضور

عورتوں کے لیے جنازہ میں شرکت کرنے، اٹھانے، کندھا دینے اور قبر پر جانے کی ممانعت ہے چاہے وہ (میت) باپ، بھائی، ماں اور بہن ہی کی ہوتا کہ اسے ان چھوٹی و بڑی پریشانیوں سے دور رکھا جائے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہ حسن وخوبی انجام دے سکے جن کی ادائیگی سے مرد قاصر ہیں۔

[1] مسند أحمد: ٤٢/ ١٩٨ ح: ٢٥٣٢٢ قتل و قتال کے الفاظ مسند احمد کے ہیں؛ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب جهادالنساء: ٤/ ٣٢ ح: ٢٨٧٥۔

Marfat.com

(7) عورت کی آواز کا پردہ

عورت کی آواز صرف اس کے محرم ہی سن سکتے ہیں جیسے: شوہر، لڑکا، باپ اور ماں وغیرہ اسی لیے عورت کے لیے اذان، اقامت اور باآواز بلند قراءت کو مشروع نہیں قرار دیا گیا ہے، اسی طرح اس کو مردوں میں خطبہ دینے، تقریر کرنے اور خبریں پڑھنے، یا عمومی فتویٰ دینے کی اجازت نہیں دی گئی ہے البتہ وہ پردہ میں رہ کر فتویٰ بھی دے سکتی ہے۔

(8) سربراہی

سربراہی کسی طرح کی بھی ہو عورت کے لیے ناجائز ہے کیونکہ عورت جب سربراہ ہو جائے گی تو اجنبی سے مخاطب ہونے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے پر مجبور ہو جائے گی، جیسے عورت کا امیر، وزیر، قاضی اور داروغہ و پولیس وغیرہ ہونا کیونکہ ان تمام امور میں وہ گھر سے باہر نکلنے اور لوگوں سے اختلاط اختیار کرنے میں مجبور ہے، البتہ عورت کو اپنے محرموں کے ساتھ جہاد میں (جب مرد لڑنے میں مشغول ہوتے ہیں) زخمیوں کی مرہم پٹی کے لیے اجازت دی گئی ہے، اسی طرح ایسے فارم یا کارخانہ میں کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے جہاں غیر محرم سے اختلاط نہ ہو، یہ تمام پابندیاں ان عورتوں کے لیے ہیں جو جوان ہوں، اور جو عورتیں حمل و حیض سے مایوس ہو کر بوڑھی ہو چکی ہوں تو انہیں گھر سے نکلنے اور مردوں سے گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ ان کا خانہ نشین ہونا زیادہ افضل ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ﴾ (1)

(1) ۲۴/النور: ۶۰۔

Marfat.com

''اور بڑی بوڑھیاں جنہیں نکاح کی امید نہ رہی ہو، ان کو کوئی گناہ نہیں (اس بات میں) کہ وہ اپنے زائد کپڑے اتار رکھیں (بشرطیکہ) زینت کو دکھانے والیاں نہ ہوں اور اگر (اس سے بھی) احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں اور بہتر ہے۔''

9 عدت گزارنا

عورت کی خصوصیات میں طلاق اور شوہر کی وفات کے بعد عدت گزارنا ہے یعنی جب عورت کو طلاق ہو جائے تو حیض والی عورت تین حیض عدت گزارے گی، کم عمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ عدت میں رہے، اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے جبکہ مرد پر کسی قسم کی عدت نہیں ہے، اور مرد کے کسی عورت سے نکاح کرنے میں توقف اور انتظار کرنے کو عدت نہیں کہا جاتا، مثلاً اگر کسی مرد نے بیوی کو طلاق دے دی اور اب اس کی بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے مطلقہ کی عدت گزر جانے کا انتظار کرنا ہو گا، اسی طرح اگر کسی نے چوتھی بیوی کو طلاق دے دی تو پانچویں سے نکاح کرنے کے لیے اس کو مطلقہ کی عدت گزر جانے کا انتظار کرنا ہو گا، ان دونوں صورتوں میں انتظار کو عدت نہیں کہا جائے گا، اسے محض توقف کہیں گے، کیونکہ طلاق رجعی دینے کی صورت میں جب تک عورت عدت میں ہوتی ہے بیوی سمجھی جاتی ہے، تو مذکورہ بالا شکل میں دو بہنوں کا جمع اور چار سے زائد عورتوں سے نکاح ثابت ہو گا، جو شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔

10 مہر کا استحقاق

عورت کی خصوصیات میں شادی کے بعد شوہر سے مہر کا استحقاق ہے، مرد کو یہ حق نہیں کہ بیوی سے مہر کا مطالبہ کرے اگرچہ نکاح عورت کی طلب اور پیش قدمی سے ہوا ہو۔

Marfat.com

مذکورہ بالا دس خصوصیات ہیں جن سے خواتین اسلام متصف ہیں اور اس میں مرد ان کا شریک نہیں، اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَ لَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی﴾[1]

''اور لڑکا (اس) لڑکی جیسا نہیں ہے۔''

لہٰذا ان خصوصیات کی رعایت واجب ہے، عورت کو ان خصوصیات میں سے کسی ایک سے بھی دستبردار ہونے پر مجبور نہ کیا جائے، کیونکہ یہ عورتوں پر ظلم ہوگا جو ناقابل قبول ہے اور اس کی وجہ سے معاشرے میں ایسا فساد پیدا ہوگا جس سے زندگی کا جمال وکمال نیست و نابود ہو جائے گا۔

عورتوں اور مردوں میں فرق

بعض چیزوں میں عورت مرد کے ساتھ محض جزوی طور پر شریک رہتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جسمانی و عقلی اعتبار سے فطری طور پر کمزور پیدا فرمایا ہے، اس لیے عورتوں کو حقوق طلبی میں اپنی فطرت، طاقت اور حکم شریعت کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

درج ذیل امور سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

1 نصف شہادت

مالی مسائل میں عورتوں کی شہادت مردوں کی بہ نسبت نصف شمار ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ہے:

﴿وَ اسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّ امۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىهُمَا فَتُذَکِّرَ اِحۡدٰىهُمَا الۡاُخۡرٰی﴾[2]

[1] ۳/آل عمران: ۳۶۔ [2] ۲/البقرۃ: ۲۸۲۔

Marfat.com

"اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ کر لیا کرو، پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلائے اگر کوئی ایک ان میں سے بھول جائے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر نہیں ہوتی؟"[1]

2 نصف وراثت

عورت مرد کی طرح وراثت میں حصہ پاتی ہے البتہ تھوڑے فرق کے ساتھ:

(الف) عورت اپنے بھائی کی موجودگی میں وراثت میں نصف حصہ پاتی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾[2]

"اللہ تمہیں تمہاری اولاد کی میراث کے بارے میں حکم دیتا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔"

(ب) مرد بذات خود عصبہ ہوتا ہے جب کہ عورت اپنے بھائی اور اپنے مساوی چچا زاد بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے۔

3 زوجین کی وراثت

شوہر بیوی کے ترکہ میں نصف کا وارث ہوتا ہے جب کہ اس کی اولاد نہ ہو، اور چوتھائی کا حقدار ہوتا ہے جب اولاد موجود ہو اور عورت شوہر کے ترکہ میں چوتھائی کی وارث اولاد نہ ہونے کی صورت میں ہوتی ہے اور آٹھویں حصہ کی حقدار اولاد ہونے کی صورت میں ہوتی ہے، اس طرح فرق واضح ہو جاتا ہے۔[3]

[1] بخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم: ١/ ٦٨ ح: ٣٠٤ و ٢٦٥٨۔ [2] ٤/النساء: ١١۔ [3] سورۃ النساء آیت نمبر ١٢ سے ثابت ہے۔

Marfat.com

④ دیت میں فرق

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہوتی ہے اور اسی قاعدے سے زخمی وغیرہ ہونے کی شکل میں اگر تاوان مرد کی تہائی دیت تک پہنچ جائے تو نصف کی مستحق ہوتی ہے۔

⑤ حج وعمرہ میں احرام

حج وعمرے میں عورت بھی مرد کی طرح احرام کی پابند ہے، البتہ اس کے احرام کا کپڑا خود اسکا لباس ہوتا ہے اور وہ اپنا سر ڈھانپتی ہے اور مرد دو چادروں میں احرام باندھتا ہے اور اپنا سر کھولے رکھتا ہے۔

⑥ کفن کے کپڑے

عورت کو مرد ہی جیسا کفن دیا جاتا ہے البتہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے جب کہ مرد کو صرف تین کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے۔

⑦ حیض ونفاس میں نماز وروزہ

عورت مرد ہی کی طرح نماز پڑھتی ہے اور روزہ رکھتی ہے، البتہ عورت حیض ونفاس کے دوران میں نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے اور نہ مسجد میں داخل ہوتی ہے۔"[1]

"آپ ﷺ نے فرمایا: "میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد میں جانا بھی حلال نہیں قرار دیتا۔"[2]

⑧ جائے عمل کا فرق

حسب طاقت واستطاعت عورت بھی مرد کی طرح کام کرتی ہے البتہ وہ دور دراز

① صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم: ١/ ٦٨ ح: ٣٠٤۔
② سنن أبی، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یدخل المسجد: ١/ ٦٠ ح: ٢٣٢۔

Marfat.com

اور مردوں سے بعید تر ہو کر کام کرتی ہے اور اختلاط کے ماحول میں کام نہیں کرتی یعنی نامناسب اور ناموزوں ماحول میں کام نہیں کرتی۔

(9) نان ونفقہ کا فرق

مرد پر عورت کا نان ونفقہ واجب ہے، جب کہ عورت پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے اگرچہ عورت صاحب حیثیت ہو کیونکہ مرد اس ذمہ داری کا زیادہ اہل ہوتا ہے اور عورت اس سے قاصر ہوتی ہے۔

(10) نماز کی صفوں میں فرق

نماز میں عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں کے پیچھے ہوتی ہیں۔ یہ عورتوں اور مردوں میں کچھ امتیازی مسائل تھے جو شریعت اسلامیہ سے ثابت ہیں، لہٰذا عورت کو یہ حق نہیں کہ اس سے تجاوز کرے اسی طرح مرد سے بھی اسے اختیار کرنے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا تاکہ شریعت الٰہیہ اپنے فطری قوانین کے ساتھ انسانوں کے نظام حیات پر حاوی رہے اور قیامت تک ان کی زندگیوں کو مکمل و منظم کرتی رہے۔

خاتونِ اسلام کے حقوق

اسلام میں عورتوں کے کچھ عام حقوق ہیں، جنھیں وہ پوری آزادی سے جب چاہے حاصل کر سکتی ہیں جو یہ ہیں:

(1) حقِ ملکیت

عورت مکانات، جائیداد، کارخانے، باغات، سونے چاندی، مختلف قسم کے جانوروں جیسے اونٹ، گائے، بکری وغیرہ کی مالک بن سکتی ہے چاہے وہ بیوی ہو یا ماں، لڑکی ہو یا

Marfat.com

بہن وہ ان تمام چیزوں میں مالکانہ تصرف کرنے کا حق رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ﴾ ①

''مردوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ (ثابت) ہے، اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ (ثابت) ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' ②

مذکورہ آیت کریمہ عورتوں کی ملکیت کی واضح دلیل ہے کیونکہ کلمہ ''اِکْتَسَبْنَ'' میں عورتوں کی طرف کمانے کی نسبت کی گئی ہے اور حدیث میں صدقہ کرنے کا حکم جزوی طور پر یہ واضح کر دیتا ہے کہ عورت مالک ہوا کرتی ہے کیونکہ صدقہ کا حکم اسی شخص کو ہوگا جو کسی چیز کا مالک ہوتا ہے۔

② حق نکاح وطلاق

عورت کو نکاح اور شریک حیات کے انتخاب کا پورا حق ہے مگر یہ سارا کام ولی کی اجازت اور سرپرستی میں ہو اور اسی طرح اسے خلع کے مطالبہ کا حق ہے جب ظلم وستم سے دوچار ہو یہ وہ حقوق ہیں جو بالاجماع ثابت ہیں، ایسی صورت میں دلائل کا مطالبہ بے سود ہے۔

③ حق عبادت

عورتوں کو بدنی و مالی اور فرض ونفل ہر طرح کی عبادت کرنے کا حق ہے، جس طرح

① ٤/النساء: ٣٢۔ ② صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب ترك الحائض الصوم: ١/ ٦٨ ح: ٣٠٤ زیورات کے الفاظ صحیح بخاری کی بجائے صرف مسلم میں ہیں؛ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب فضل النفقة... الخ: ٢/ ٦٩٤ ح: ١٠٠٠۔

Marfat.com

فرائض کی ادائیگی میں پوری طرح آزاد ہے اسی طرح محرمات کے چھوڑنے میں بھی پورا حق رکھتی ہے، البتہ نفل عبادتیں جب شوہر کے واجب حقوق سے متصادم ہوں تو حقِ واجب کو نوافل پر ترجیح دی جائے گی اور یہ معقول سی بات ہے، عورت کو چاہیے کہ شوہر کی موجودگی میں نفل روزہ نہ رکھے الا یہ کہ وہ اس کی اجازت دے دے۔

حدیث میں ہے ''رمضان کے علاوہ کسی دن عورت شوہر کی موجودگی میں روزہ نہ رکھے الا یہ کہ وہ اس کی اجازت دے دے۔''[1]

4 حق تعلیم

جن علوم و معارف کو حاصل کرنا واجب ہے اسے عورت کو بھی حاصل کرنے کا پورا حق ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی معرفت، عبادت کے کرنے کا صحیح طریقہ، وہ حقوق جن کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے ان کی معرفت، عام آداب اور اعلیٰ اخلاق و اقدار کی معلومات جن سے وہ متصف ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾[2]

''آپ یقین کیجیے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ))[3]

''علم کا حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔''

5 حق صدقہ و خیرات

عورت کو یہ حق ہے کہ اپنے مال سے جتنا چاہے صدقہ کرے، اور اسے یہ بھی حق ہے کہ اپنے، اپنے شوہر، اولاد اور والدین پر جتنا چاہے خرچ کرے بشرطیکہ فضول

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب صوم المراة باذن زوجها تطوعاً ح: ٥١٩٢؛ صحیح مسلم: ٢/ ٧١١ ح: ١٠٢٦۔ [2] ٤٧/محمد: ١٩۔ [3] صحیح ابن ماجه، افتتاح الکتاب فی الایمان... الخ باب فضل العلماء: ١/ ٨١ ح: ٢٢٤۔

Marfat.com

خرچی کی حد تک نہ ہو، جس کی ممانعت آئی ہے، کیونکہ اس وقت وہ بیوقوف مرد کی طرح ہوجاتی ہے۔[1]

6 حق محبت ونفرت

عورت کو یہ بھی حق ہے کہ جس سے چاہے محبت ونفرت کرے، چنانچہ وہ نیک و پرہیزگار عورتوں سے محبت اور ان کی زیارت کرسکتی ہے اور انہیں ہدیہ وتحفہ اور ان سے خط و کتابت کرسکتی ہے اور ان کی مزاج پرسی اور مصیبت میں غمخواری کرسکتی ہے، اسی طرح بری اور بدکار عورتوں سے نفرت کرسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ان سے قطع تعلق کرسکتی ہے اور اسی طرح نیک و دیندار مردوں سے محبت کرسکتی ہے، البتہ ان کی زیارت اور ملاقات جائز نہیں اور ان سے محبت کے وقت کسی طرح کی ہمدردی و غمخواری کا اظہار نہ کرے کیونکہ اس سے شوہر اور اہل خانہ کو ناگواری ہوگی، ہوسکتا ہے کہ فتنہ پیدا ہوجائے جب کہ للہ و فی اللہ محبت وتعلق میں کوئی دنیوی غرض و غایت شامل نہیں ہوتی۔

7 حق وصیت

عورت اپنی زندگی میں اپنے ایک تہائی مال میں سے وصیت کرسکتی ہے اور اس کی وفات کے بعد بغیر اعتراض کے اس کی وصیت نافذ کی جائے گی، کیونکہ وصیت اپنا ذاتی حق ہے اور یہ جس طرح مردوں کے لیے جائز ہے عورتوں کے لیے بھی مشروع ہے کیونکہ ہر شخص آخرت میں اجر وثواب کا محتاج ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا﴾[2]

---

[1] جو فضول خرچی میں اپنا مال ضائع کردیتا ہے۔

[2] ۷۳/المزمل: ۲۰۔

Marfat.com

''اور جو بھی نیک عمل اپنے لیے آگے بھیج دو گے اسے اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور اجر میں بڑھا ہوا پاؤ گے۔''

8 حق لباس و پوشاک

عورت کو پورا حق ہے کہ سونا، چاندی اور ریشمی ملبوسات میں سے جو جی چاہے زیب تن کرے جب کہ مردوں کے لیے ان دونوں (سونا، ریشم) چیزوں کا استعمال حرام کر دیا گیا ہے، ہاں عورت کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ اپنے کپڑے اتار کر برہنہ ہو جائے یا جسم کا صرف نصف یا چوتھائی حصہ ڈھانپے یا سر و سینہ کھلا رکھے البتہ جب شوہر کے ساتھ تخلیہ میں ہو تو کوئی ممانعت نہیں اسی طرح اس کو سڑک پر چہرہ و بازو کھول کر نکلنے کا حق نہیں ہے بلکہ چہرہ ڈھانپنا واجب ہے کیونکہ چہرہ ہی اصلاً حسن و جمال کی جگہ اور زیب و زینت کا مظہر ہے اسی طرح وہ ہاتھوں میں مہندی اور سونے کی انگوٹھی استعمال کر سکتی ہے۔

9 حق حسن و جمال

عورت شوہر کے لیے حسن و جمال اختیار کرنے کا حق رکھتی ہے چنانچہ وہ آنکھوں میں سرمہ، ہونٹوں پر لپسٹک لگا سکتی ہے اور اچھے سے اچھا لباس پہن سکتی ہے مگر ایسا لباس پہننے سے اجتناب کرے جو بدکارہ اور فاحشہ و فاجرہ عورتوں کا لباس ہو کیونکہ اس سے ان کی مشابہت ہو جاتی ہے اور خاتون اسلام کو ہر شک و شبہ کی چیز سے دور رہنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴾[1]

''تو کیا جو زیورات میں پرورش پائے اور مباحثہ میں بھی بات واضح نہ کر سکے۔''

① ۴۳/الزخرف: ۱۸۔

Marfat.com

اس ارشادِ باری تعالیٰ میں عورتوں کے لیے مختلف قسم کے زیورات اور زیب و زینت کی چیزیں استعمال کرنے اور زیب تن کرنے کی واضح دلیل ہے تاکہ وہ اپنی فطری ذمہ داری یعنی اولاد کی افزائش کو بخوبی انجام دے سکیں۔

⑩ حق طعام و شراب

عورت کو بھی مردوں کی طرح تمام عمدہ و لذیذ اور طاہر و طیب چیزیں کھانے اور پینے کا حق ہے، جو چیزیں مردوں کے لیے حلال ہیں وہ عورتوں کے لیے بھی حلال ہیں اور جو ان کے لیے حرام و ممنوع ہیں وہ عورتوں کے لیے بھی ممنوع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾ [1]

''کھاؤ اور پیو لیکن اسراف سے کام نہ لو، بے شک وہ (اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

یہ خطاب مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے عام ہے۔

① ۷/الاعراف: ۳۱۔

Marfat.com

شوہر پر بیوی کے حقوق

یہ حقوق قرآن و سنت سے ثابت ہیں، حدیث میں ہے سنو تمہاری بیویوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور تمہاری بیویوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں۔ ①

عورتوں کے کچھ مخصوص حقوق ہیں جو ان کے شوہروں پر واجب ہیں، یہ حقوق ان حقوق کے عوض میں ہیں جو عورتوں پر مردوں کے لیے واجب ہیں، جیسے شوہر کی اطاعت جبکہ اللہ اور رسول ﷺ کی معصیت نہ ہو، اس کے کھانے، پینے، لیٹنے کا انتظام کرنا، اس کی اولاد کی رضاعت و پرورش کرنا، اس کے مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اور اپنے آپ کو تمام برائیوں سے محفوظ رکھنا، مباح و جائز زیب و زینت اختیار کرنا، یہ عورتوں پر واجب حقوق کی اجمالی تشریح ہے۔

اسی طرح عورتوں کے کچھ حقوق ہیں جو مردوں پر واجب ہیں جن کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بیان فرمائی ہے:

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ ②

''عورتوں کے بھی مناسب طور پر مردوں پر حقوق ہیں جیسا کہ مردوں کے عورتوں پر''

ان حقوق واجبہ کو ہم مندرجہ ذیل سطور میں پیش کر رہے ہیں، جن کا وہ بے خوف و خطر مطالبہ کر سکتی ہے، شوہر کے لیے ضروری ہے وہ ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے الا کہ بیوی از خود بعض حقوق سے دستبردار ہو جائے۔

① سنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب فی حق المرأة علی زوجھا: ٣/ ٤٥٩ ح: ١١٦٣۔ ② ٢/البقرة: ٢٢٨۔

Marfat.com

① نان ونفقہ

شوہر پر تنگی و فراخی دونوں حالتوں میں حسب استطاعت بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے، یعنی کھانے پینے، رہائش وملبوسات اور دوا وعلاج کا انتظام کرنا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لِيُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَيۡهِ رِزۡقُهٗ فَلۡيُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰٮهَا ﴾[①]

''اور وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے موافق کرنا چاہیے، اور جس کی آمدنی کم ہو اسے چاہیے کہ وہ اللہ نے جتنا دیا ہے اس میں سے خرچ کرے، اللہ کسی پر اس سے زیادہ بار نہیں ڈالنا چاہتا جتنا اسے دیا ہے۔''

② حق مباشرت

عورت سے ہم بستری کرنا مرد حق ہے اگر شوہر کی دوسری بیویاں ہوں تو ان کے مابین عدل و انصاف کرنا بھی ضروری ہے، اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس پر میں قادر ہوں، اور میرا اس پر مؤاخذہ نہ فرمائیں جس پر آپ قادر ہیں اور میں قادر نہیں ہوں۔''[②]

③ حق حفاظت

عورت کی عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت شوہر پر واجب ہے اور کوئی کسی چیز کا ذمہ دار ہوتا ہے تو اس کے ذمہ اس کی حفاظت اور نگہداشت ضروری ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ وَّبِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ ﴾[③]

① ٦٥/الطلاق: ٧۔② سنن أبی داود، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء: ٢/ ٢٤٢ ح: ٢١٣٤؛ سنن الترمذی: ٣/ ٤٣٨ ح: ١١٤٠۔③ ٤/النساء: ٣٤۔

Marfat.com

''مرد عورتوں کے ذمہ دار ہیں، اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے اور اس لیے کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔''

(4) حق تعلیم و تربیت

عورت کی دینی تعلیم و تربیت شوہر پر واجب ہے، اگر وہ بنفس نفیس نہیں دے سکتا تو مسجدوں میں مجالس علم میں جانے کی اجازت دے یا ایسی محفوظ جگہ پر جہاں پردے کے ساتھ صرف عورتوں کے دین سیکھنے سکھانے کا انتظام ہو اور وہاں پر کسی طرح کے فتنے میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔

(5) حق حسن معاشرت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ (1)

''اور عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔''

حسن معاشرت یہ ہے کہ ہم بستری سے گریز نہ کرے، اور عورت کو گالی گلوچ اور اس کی ذلت و اہانت سے اجتناب کرے اور اسے تادیب نہ کرے الا یہ کہ وہ نافرمانی پر اتر آئے، کیونکہ شوہر کو تادیب کرنے کا حق ہے وہ یہ کہ اسے نصیحت کرے اور بستر پر نہ سلائے، یا صرف اتنی تنبیہ کرے جس سے کوئی زخم نہ آئے اور حسن معاشرت یہ بھی ہے کہ اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو اس کے میکے اور رشتہ داروں سے ملنے جلنے اور زیارت سے منع نہ کرے، اور اسے ایسے کام پر مجبور نہ کرے جس کی وہ طاقت نہ رکھتی ہو اور اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، قولاً وفعلاً اس سے اچھا برتاؤ کرے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم میں سے وہ لوگ بہتر ہیں، جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہیں اور میں اپنے اہل و عیال کے لیے سب سے بہتر ہوں۔'' (2)

(1) ٤/النساء: ١٩۔ (2) سنن الترمذی ابواب المناقب، باب فی فضل ازواج النبی... ٥/ ٧٠٩ ح: ٣٨٩٥؛ ابن ماجه: ١/ ٣٣٦ ح: ١٩٧٧۔

Marfat.com

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرنے والا کریم ہی ہوتا ہے اور ان کے ساتھ اہانت کا معاملہ کرنے والا کمینہ ہوتا ہے۔''[1]

دوسری حدیث میں فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو کیونکہ وہ تمہاری ماتحت (محتاج) ہیں۔''[2]

خاتون اسلام کی خوبیاں

روحانی، جسمانی، عقلی و اخلاقی کمالات اور خوبیوں کا حصول ہر انسان کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت مقصد حیات ہے، اور کوئی شخص بھی اس کی جد و جہد سے روکا نہیں جا سکتا، شریعت الٰہیہ انسان کے ان ہی مقاصد کی تکمیل کے لیے نازل کی گئی ہے تاکہ وہ دنیوی اور اخروی دونوں زندگیوں میں حیات طیبہ وسعیدہ سے بہرہ ور ہو۔

ذیل کی سطور میں روحانی وجسمانی، اخلاقی وعقلی خوبیوں اور کمالات کے حصول کے اسباب و وسائل کا ہم ذکر کر رہے ہیں:

روحانی خوبی

خاتون اسلام کی سب سے بڑی اہم و روحانی خوبی اور اس کے حصول کا ذریعہ یہ ہے کہ ''وہ ایمان کامل اور عمل صالح کی عظیم صفات سے متصف ہو۔''[3]

① متفق علیہ۔ ② سنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب فی حق المراۃ علی زوجھا: ۳/ ۴۵۹ ح: ۱۱۶۳؛ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق المراۃ علی زوجھا: ۱/ ۵۹۴ ح: ۱۸۵۱۔

③ اس مفہوم کو اللہ تعالیٰ اس طرح بیان فرما رہے ہیں: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾ (۹۱/الشمس: ۹، ۱۰) ''بامراد ہو گیا جس نے اپنی جان کو پاک کر لیا، اور وہ یقینا نامراد ہوا جس نے اس کو دبا دیا۔'' کیونکہ تزکیہ نفس عمل صالح سے ہوتا ہے، تدسیہ شرک اور گناہوں سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

شرک اور گناہ کبیرہ سے اجتناب کرے، کیونکہ انسان کی روح ایمان اور عمل صالح سے پاکیزہ اور شرک باللہ اور گناہوں کے ارتکاب سے گندہ و پراگندہ ہو جاتی ہے اور بندہ ایمان کی تجدید وتقویت اور عمل صالح کی کثرت اور شرک اور گناہوں سے دوری اور نفرت کر کے اپنی روحانیت اور تزکیہ نفس میں ترقی کے مراحل طے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی روحانیت کی طہارت و شفافیت میں فرشتوں سے مشابہ اور قریب ہو جاتا ہے، اور اسی طرح جب انسان اللہ تعالیٰ سے اعراض کرتا ہے اور شرکیہ اعمال کا ارتکاب کرتا اور ظاہری و باطنی کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہیں کرتا تو وہ جن اور شیاطین سے قریب اور ان کی سطح پر اتر آتا ہے، نعوذ باللہ من ذلک۔

چنانچہ خاتون اسلام کی روحانی (سب سے اہم و اعلیٰ) خوبی کے حصول کا ذریعہ ایمان کامل اور عمل صالح سے متصف ہونا اور شرک اور صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے محفوظ رہنا ہے، اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اس کی معلومات حاصل کی جائیں، زیر نظر کتاب میں ہم نے ایسی معلومات فراہم کر دی ہیں، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

جسمانی خوبی

خاتون اسلام! ان تمام اسباب و وسائل کو اختیار کر سکتی ہے جو اس کی جسمانی صحت اور حسن و جمال کے لیے مفید و مناسب ہوں، اور یہ اس کا ذاتی حق ہے، لہٰذا وہ دوا وعلاج اور صحت کی درستگی اور جسمانی کمزوری کے ازالے کے لیے مباح دوائیں استعمال کر سکتی ہے تاکہ جسمانی نظام درست ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر وشکر اور عبادت کر سکے اور اس کے ساتھ ساتھ شوہر کی خدمت اور اہل خانہ اور بچوں کی پرورش بہ حسن وخوبی انجام دے سکے، بلکہ اپنے حسن وجمال کے اضافے اور نسوانیت کو سنوارنے کے لیے مہندی، سرمہ، سونے، چاندی کے زیورات کو استعمال بھی کر سکتی ہے اور شوہر یا باپ میں سے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان آرائش و زیبائش اور حفظان صحت کے اسباب اختیار

Marfat.com

کرنے سے اسے روکیں، وہ بوقت ضرورت دانت لگوا سکتی ہے، اور کوئی چیز ٹوٹ جائے تو اسے درست کرا سکتی ہے، البتہ وہ کسی حرام چیز سے دوا و علاج نہ کرائے اور ناجائز چیزوں سے میک اپ نہ کرے چنانچہ وہ اپنے دانتوں کے درمیان خلا نہ پیدا کروائے اور نہ اپنی جلد کو کھرچوائے اور نہ اپنے چہرے کے بال اکھاڑے اور نہ اپنے بالوں میں دوسرے (مصنوعی) بال ملائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حرام چیز سے علاج کرانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

اسی طرح آپ نے صحیح حدیث میں ''بال ملانے والیوں، گودنے والیوں، گدوانے والیوں اور دانتوں کے درمیان حسن کے لیے کشادگی کرانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔''[2]

عقلی خوبی

خاتون اسلام اپنے عقلی و فکری کمالات کے حصول کے لیے ہر طرح کے وسائل و اسباب اختیار کرنے کا حق رکھتی ہے، کیونکہ عقل و فہم کی وجہ سے انسان تمام شرور و فتن سے محفوظ رہتا ہے اور ہلاکت سے بچ جاتا ہے، جو عقل و فہم سے محروم ہے وہ دین سے بھی محروم ہے۔[3] اور جو دین سے محروم ہو جائے اس کے اندر کوئی خوبی اور سلامتی نہیں ہے، عقل ہی سے انسان حیوان سے ممتاز ہوتا ہے، لہٰذا ذہنی ارتقاء اور عقلی عروج کے لیے علم و معرفت، تجربے کا حصول اور جد و جہد ایک عظیم الشان مقصد ہے۔

ذہنی ارتقاء اور عقلی کمال کے حصول کا ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف میں عبور حاصل کرنا ہے اور علماء کی مجالس سے استفادہ اور دینی و علمی کتابوں کا مطالعہ اور نیک و صالح خواتین کی صحبت اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ انصار و مہاجرین کی خواتین نے رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ ہم خواتین

① سنن أبی داؤد، کتاب الطب، باب في الادوية المكروهة: ٤/ ٧۔

② صحيح البخاری، کتاب تفسير القران، باب ماآتاكم الرسول... الخ: ٦/ ١٤٧ ح: ٤٨٨٦؛ صحيح مسلم: ٣/ ١٦٧٨ ح: ٢١٢٥۔ ③ کیونکہ شرعی پابندیوں کے لیے عقل کا ہونا شرط ہے۔

Marfat.com

کے لیے ایک دن (تعلیم و تدریس کے لیے) مخصوص فرما دیجیے! کیونکہ مرد ہم سے سبقت لے گئے ہیں تو آپ نے ان سے فرمایا: ''تم سے فلاں کے گھر میں وعدہ ہے۔'' چنانچہ آپ وہاں تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت کیا اور تعلیم و تربیت فرمائی۔ ①

اللہ تعالیٰ! درود و سلام نازل فرما محمد ﷺ پر اور انصار و مہاجرین کی خواتین سے راضی ہو جا۔ (آمین)

اخلاقی خوبی

خاتون اسلام کے لیے اخلاقی خوبی اور اس میں کمال حاصل کرنا غیر معمولی اور بہترین مقصد ہے اور اخلاق حسنہ حیات طیبہ کی بنیاد اور اس کی اصل الاصول ہے، امیر الشعراء احمد شوقی کا شعر ہے ② ؂

وَإِنَّمَا الْأُمَمُ الْأَخْلَاقُ مَا بَقِيَتْ
فَإِنْ هُمُ ذَهَبَتْ أَخْلَاقُهُمْ ذَهَبُوْا

''امتیں اس وقت تک باقی اور بام عروج پر رہتی ہیں جب تک کہ ان میں اخلاق باقی رہتا ہے اور جب ان سے اخلاق رخصت ہو جاتے ہیں تو وہ قومیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ ③

''آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت کے مقاصد میں ''تکمیل اخلاق'' بھی بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہے: ''میں اخلاقیات کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔'' ④

① صحيح البخاری، كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة فی العلم: ١/ ٣٢ ح: ١٠١۔ ② احمد شوقی کا رسالہ ''اسواق الذہب'' ادب وحکمت کا شاہکار ہے۔
③ ٦٨/القلم: ٤۔ ④ مسند أحمد: ٣/ ٣٨١؛ مؤطا، كتاب حسن الخلق، باب حسن الخلق: ٢/ ٩٠٤ ح: ٨۔

Marfat.com

کیونکہ اخلاق فاضلہ سے متصف شخص سے یہ انتہائی بعید اور ناقابل تصور ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے کفر یا کفران نعمت کرے اور خلق حسن سے ان گناہوں کے ارتکاب سے باز رکھے گا، اسی طرح یہ حسن خلق اسے شر و فساد اور خبث و خباثت سے دور رکھے گا۔

لہٰذا ہر مسلمان خاتون کو یہ حق ہے کہ اخلاق حسنہ حاصل کرے اور اس میں ترقی و عروج کی منازل طے کرے تاکہ اعلیٰ اقدار خواتین اسلام کی صف میں شامل ہو جائے جو اپنے شرف و فضل اور حسن اخلاق میں مشہور ہیں اور وہ دنیا کی دوسری عورتوں میں ممتاز ہو جائے۔

اخلاق فاضلہ کے حصول کا طریقہ بھی کتاب و سنت کے مطالعہ اس کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہوتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ"[1] قرآن آپ کا اخلاق تھا۔

لہٰذا خاتون اسلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات، حیات طیبہ اور خواتین اسلام کی صفات و حیات کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ اس کے اخلاق کی تکمیل ہو اور وہ خود اخلاق فاضلہ کا نمونہ بن سکے، اور یہ اس کا حق ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا، اور ہم نے زیر نظر کتاب میں اخلاق حسنہ اور عادات فاضلہ کی بہت سی چیزیں بیان کی ہیں آپ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ان شاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔

[1] مسند أحمد: ٤١/ ١٤٨ ح: ٢٤٦٠١۔

Marfat.com

خاتون اسلام کے لیے اسوہ حسنہ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو سابقہ انبیاء کا اسوہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے ارشاد ہے:

﴿فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾[1]

''ان کی ہدایت کی اقتدا کیجیے۔''

اور پھر مومن کو رسول اللہ ﷺ کا اسوہ اختیار کرنے کا حکم دیا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[2]

''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔''

اس عنوان کے تحت ''خاتون اسلام'' کے لیے چند نمونے سلف صالحین کی خواتین کی حیات طیبہ سے پیش کر رہے ہیں تاکہ انہیں اپنا اسوہ ونمونہ بنایا جائے اور ان کے نقش قدم پر چلا جائے اور اسی سے دینی وعقلی کمال حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(1) حضرت سارہ کا توسل

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت سارہ علیہا السلام شاہ مصر کی خلوت میں پیش کی گئیں تو اس نے دست درازی کرنا چاہی تو انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی: ''اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِكَ، وَ بِرَسُوْلِكَ، وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ'' ''اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تجھ پر اور تیرے نبی پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کی سوائے اپنے شوہر کے حفاظت کی ہے، اس لیے آپ اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ فرمایئے۔''

(1) ٦/الانعام: ٩٠۔ (2) ٣٣/الاحزاب: ٢١۔

Marfat.com

اس دعا کے بعد کافر پر بے ہوشی طاری ہوگئی یہاں تک کہ وہ اپنی ایڑیاں زمین پر رگڑنے لگا، جب اسے افاقہ ہوا تو پھر بدفعلی کا ارادہ کیا تو پھر دعا کی، چنانچہ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی، اسی طرح تین مرتبہ ہوا، بالآخر اس کافر بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ تم نے ہمارے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا ہے اسے ابراہیم علیہ السلام کو واپس کر دو اور اس نے مزید حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو تحفہ میں عطا کیا، چنانچہ حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آگئیں جب کہ ظلماً غصب کر لی گئی تھیں۔

اور انہوں نے کہا کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کافر کو زیر کیا اور ایک خاتون ہدیۃً عطا کی۔ ①

آپ ذرا غور کیجیے کہ حضرت سارہ نے کس طرح ایمان باللہ اور ایمان بالرسول سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی جو کہ عمل صالح ہے اور اس کے وسیلہ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کس طرح قبول فرمائی کہ انہیں کافر کی زیادتی سے محفوظ رکھا بلکہ اس سے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی شکل میں ایک ہدیہ بھی دلوایا جن سے بعد میں حضرت اسماعیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد پیدا ہوئے۔

لہٰذا آپ بھی اس طرح کا صحیح اور مشروع وسیلہ کیوں اختیار نہیں کرتیں یعنی یہ کہ دو رکعت نماز پڑھیے اور پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان اور عمل صالح کے وسیلے سے دعا کیجیے اور ممنوع وسیلے جیسے فلاں کی جاہ، فلاں کے حق وغیرہ سے اجتناب کیجیے۔

2 حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا توکل

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے قریب ان کے شیر خوار بچے کے ساتھ چھوڑ کر فلسطین واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے ان سے فرمایا: کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے یعنی کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیں اس بچہ کے ساتھ بے آب و گیاہ اور نامانوس علاقہ میں چھوڑ کر جانے کا حکم دیا ہے تو

① صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوک من الحربی و ہبتہ: ۳/ ۸۰ ح: ۲۲۱۷۔

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا: اب آپ تشریف لے جایئے اللہ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا۔[1]

ملاحظہ کیجیے! حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے توکل باللہ کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے، تو کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں ضائع کر دیا تھا؟ جواب ہرگز نہیں، بلکہ ان کی بہترین نگہداشت کی اور اکرام و انعام سے نوازا۔

اسی طرح جو بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ و توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد و نصرت فرماتے ہیں۔

3 سیدہ حنہ زوجہ عمران کی نذر و التجاء

سیدہ حنہ جو سیدہ مریم علیہا السلام کی والدہ ماجدہ ہیں ولادت سے مایوس تھیں، انہوں نے ایک دن اپنے گھر کے باغیچہ میں ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچے کو کھلا، پلا رہی ہے، انہیں اس وقت دیکھ کر بچے کی شدید خواہش پیدا ہوئی اور ولادت کا جذبہ محسوس ہوا اور بول اٹھیں: ''اے اللہ اگر آپ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا تو میں اسے آپ کے بیت المقدس میں خادم مقرر کر دوں گی'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی اور وہ حاملہ ہوگئیں اور حمل ہی کے دوران ان کے شوہر عمران کا انتقال ہو گیا اور جب ولادت کے ایام قریب تر ہو گئے بالآخر ولادت ہوئی اور لڑکی ہوئی اور انہوں نے انتہائی حسرت اور افسوس میں یہ عرض کیا:

﴿قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی﴾[2]

''بولی کہ اے میرے رب میں نے تو لڑکی جنی ہے اور اللہ تو خوب جانتا ہے کہ اس نے کیا جنا ہے اور لڑکا (اس) لڑکی جیسا نہیں ہوسکتا تھا۔''

[1] صحيح البخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حدثنا اسحاق بن ابراهيم: ٤/ ١٤٢ ح: ٣٣٦٤۔ [2] ٣/ال عمران: ٣٦۔

Marfat.com

انہوں نے اس بچی کا نام مریم علیہا السلام رکھا جس کے معنی خادمہ کے ہیں اور اس کے لیے یہ دعا کی:

﴿ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴾①

''اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان رجیم سے محفوظ فرمایا، ان دونوں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا۔②

غور کیجیے! سیدہ مریم علیہا السلام کی والدہ کس طرح اپنی بچی کے لیے شیطان سے پناہ طلب کر رہی ہیں، آج کی مسلمان خواتین بچوں کی حفاظت کے لیے عجیب وغریب حربے وطریقے اختیار کرتی ہیں، کوئی بچے کے سر کے قریب لوہار کھتی ہے کوئی ہڈی اور شرکیہ تعویذ گنڈے سر وگردن میں لٹکا دیتی ہے۔ آپ ذرا سوچیے تو سہی حضرت حنہ نے کس طرح اللہ تعالیٰ سے خالص نذر مانی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں سیدہ مریم علیہا السلام جیسی بیٹی عطا فرمائی اور پھر انہوں نے کس خوبی سے اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا اور اس کی حفاظت میں دے دیا، اور کون اس سے زیادہ خوبی سے استعاذہ کر سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیٹی اور بیٹی کے بیٹے کو کس طرح شیطان رجیم سے محفوظ رکھا۔

لہٰذا آپ بھی ام مریم علیہا السلام جیسی منت (جو خالص اللہ کے لیے ہو) کیوں نہیں مانتیں اور سچائی سے اسی کی طرف کیوں نہیں لوٹتیں۔

4 حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کمالِ عقل ودین

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں ابتدائی وحی نازل ہوئی تو آپ پر خوف سا

① ۳/ آل عمران: ۳۷۔ ② حدیث شفاعت میں حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ مذکور نہیں ہے۔ البتہ جامع ترمذی میں الفاظ موجود ہیں۔ ''اِنِّیۡ عُبِدۡتُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ، اللہ کے علاوہ میری پوجا کی جاتی رہی۔'' سنن الترمذی، ابواب التفسیر باب ومن سورة بنی اسرائیل:۵/ ۳۰۸ ح: ۳۱۴۸؛ صحیح البخاری، کتاب تفسیر القران، باب ذریة من حملنا مع نوح: ۶/ ۸۴ ح: ۴۷۱۲ وصحیح مسلم: ۱/ ۱۸۴ ح: ۱۹۴۔

Marfat.com

طاری ہو گیا اور اس کا ذکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو انہوں نے ایمان و ایقان سے بھرپور انداز میں آپ کے مستقبل کے بارے میں اس طرح اطمینان دلایا: اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل نہ کرے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، فقیروں کی مدد کرتے ہیں، محروموں کا خیال رکھتے ہیں، آپ امانت دار اور مہمان نواز ہیں اور مصیبت کے وقت لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔"①

دوسری طرف جب آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب جبریل علیہ السلام کی آمد کی اطلاع کی تو انہوں نے کہا: جب وہ دوبارہ تشریف لائیں تو میرے متعلق انہیں خبر کیجیے گا، اور مجھے بھی اس کی خبر کر دیں تو آپ نے فرمایا: "ٹھیک ہے"، جب جبریل علیہ السلام آئے تو آپ نے خبر کی، تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ میری بائیں ران پر بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ گئے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ جبریل علیہ السلام کو دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں، پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ میری داہنی ران پر بیٹھ جایئے تو آپ بیٹھ گئے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ جبریل علیہ السلام کو دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں، پھر سیدہ خدیجہ نے کہا: آپ میری گود میں بیٹھ جایئے، چنانچہ آپ وہاں بیٹھ گئے، انہوں نے پوچھا: اس وقت آپ انہیں دیکھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں، دیکھ رہا ہوں، تو انہوں نے اپنا سر کھول دیا اور دوپٹہ کو ایک طرف ڈال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدستور بیٹھے ہوئے تھے، پھر انہوں نے دریافت کیا اب آپ جبرئیل علیہ السلام کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا: "اس وقت نہیں دیکھ رہا ہوں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے چچا زاد بھائی آپ دل مضبوط رکھیے اور بشارت سنیے خدا کی قسم! یہ کوئی شیطان نہیں بلکہ فرشتہ ہے۔②

مذکورہ دونوں واقعے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کمال عقلی اور قوت یقین کی علامت ہیں،

① صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي: ١/ ٧ ح: ٣،

② بظاہر اس واقعہ کی کوئی معتمد سند نہیں معلوم ہوتی، اور سیرت کی عمومی کتابوں میں اس کا ذکر بھی نہیں ملتا، دوسری طرف شانِ نبوی کے منافی بھی معلوم ہوتا ہے۔ (سعید احمد)۔

Marfat.com

پہلے واقعہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ کار خیر اور حسن سلوک کرنے والا کبھی ناکام اور نامراد نہیں ہوتا۔

اور دوسرے واقعہ سے یہ استدلال کیا کہ فرشتہ کبھی سر کھلی عورت کے ساتھ نہیں بیٹھتا اور شیطان ایسی عورت کے ساتھ بیٹھتا ہے اور اسے فسق و فجور کی دعوت دیتا ہے اور فرشتہ نیکی اور بھلائی کی طرف بلاتا ہے، جس سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ان کے شوہر کے پاس آنے والا شخص فرشتہ ہے نہ کہ شیطان۔

5 سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حیا اور صبر جمیل

ایک مرتبہ سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنی زوجہ مطہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور سارے اہل خانہ میں عزیز ترین تھیں اور میری یہ شریک حیات چکی اپنے ہاتھوں سے پیسا کرتی تھیں یہاں تک کہ ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے تھے، مشک بھر بھر کر لانے سے کمر و سینہ پر نشان پڑ جاتے تھے، گھر میں جھاڑو دیتی تھیں جس سے ان کے کپڑے میلے ہو جاتے تھے، اور وہ چولہا پھونکتی تھیں جس سے ان کے کپڑے سیاہ ہو جاتے تھے، اور انہیں ان اعمال شاقہ کی وجہ سے بڑی تکلیف پہنچتی تھی۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: عورت میں سب سے بڑی خوبی کیا ہے، کسی کو کوئی جواب نہیں بن پڑا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ مجلس میں موجود تھے، انہوں نے اس کا ذکر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ کیوں نہیں کہہ دیا: ان میں سب سے بڑی خوبی کی چیز یہ ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ مرد انہیں دیکھیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات بتائی تو آپ نے دریافت فرمایا: کس نے یہ بات تم کو سکھائی؟'' عرض کیا: کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے آپ نے فرمایا: ''وہ میرا ایک ٹکڑا ہے۔'' (یعنی فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے)۔[1]

[1] یہ الفاظ صحیح البخاری: ٥/ ٢١ ح: ٣٧١٤ میں ہیں جبکہ پہلی تفصیل نہیں مل سکی۔

Marfat.com

ملاحظہ کیجیے! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی! حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ! چکی پیس رہی ہیں، پانی بھر رہی ہیں، گھر میں جھاڑو لگا رہی ہیں، چولہا جلا رہی ہیں، کھانا پکا رہی ہیں اور بچوں کی بذات خود پرورش کر رہی ہیں نہ تو اکتاتی ہیں اور نہ غصے ہوتی ہیں اور نہ شکوہ و شکایت کرتی ہیں بلکہ صبر و تحمل اور تسلیم و رضا کی ایک اعلیٰ مثال بنی ہوئی ہیں تو آپ جگر گوشہ رسول ﷺ کی نقل و پیروی کیوں نہیں کرتیں؟

دوسری طرف شرم و حیا کی عجیب و غریب انداز سے تعریف و تشریح کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ بہترین عورت وہ ہے، جسے کوئی مرد نہ دیکھے اور وہ خود کسی مرد پر نگاہ نہ ڈالے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی شرم وحیا کی تعریف ہو سکتی ہے جس کی تعریف خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے والد معظم رسول اللہ ﷺ کے جواب میں فرمایا تھا، عورتوں کی عظمت اور عصمت اسی میں ہے کہ وہ مردوں کے میدان سے دور رہیں اور مرد بھی ان کے حلقہ سے دور رہیں، اسے ملاحظہ کرنے کے بعد حالات حاضرہ کی خواتین پر طائرانہ نظر ڈالیے کہ وہ کس قدر مردوں سے اختلاط کیے ہوئے ہیں، انہیں دیکھتی اور ان سے گفتگو کرتی ہیں اور بازاروں، سڑکوں اور مسجدوں میں اختلاط بڑھتا جا رہا ہے، اور ٹیلیویژن وغیرہ میں جو مناظر دیکھے جاتے ہیں اس سے تو ''الامان والحفیظ'' کہنا چاہیے تو پھر آپ خاتون جنت کی شرم و حیا میں پیروی کیوں نہیں کرتیں؟

6 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم و زہد

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائے جانے کے بعد جب آیات برأت نازل ہوگئیں جس واقعہ سے رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام اہل خانہ کو شدید صدمہ پہنچا تھا، اس وقت جب سارے لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے نزول برأت کی بشارت دی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے والدین نے ان سے فرمایا: بیٹی رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ (اور آپ کا شکریہ ادا کرو) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

نے جواب دیا میں صرف اپنے رب کی شکر گزار بنوں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی، اس کے علاوہ کسی کی شکر گزار نہیں بنوں گی، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

((عَرَفَتِ الْحَقَّ لِأَهْلِهٖ)) ①

انہوں نے حق کو صاحب حق کے لیے پہچان لیا، اس ربانی خاتون کے پاس کون سا علم تھا؟ اور اس خاتون سے زیادہ کس کا علم وفضل گہرا ہوسکتا ہے کہ جس کی برأت آسمان سے نازل ہو رہی ہو اور اسے اس کی بشارت دی جا رہی ہو! خوش خبری سنانا امر حسن ہے! اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ خوشخبری سنانے والے کی ممنون ہو لیکن وہ سمجھتی ہیں کہ اس میں سارا فضل واحسان صرف اللہ تعالیٰ کا ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں، اور کہتی ہیں کہ میں صرف اللہ کی شکر گزار بنوں گی اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ((عَرَفَتِ الْحَقَّ لِأَهْلِهٖ)) انہوں نے حق کو صاحب حق کے لیے پہچان لیا، اور اسی کو علم حقیقی کہتے ہیں، نہ کہ آج کل کا سطحی علم جو ڈگریوں اور ملازمتوں کے لیے حاصل کیا جاتا ہے تاکہ ان خانہ نشین خواتینِ پاکیزہ پر برتری کا اظہار کیا جائے۔

زہد عائشہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کی وفات کے بعد ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ان کے بھانجے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ اسی ہزار درہم بطور ہدیہ بھیجے، وہ اس دن روزہ رکھے ہوئے تھیں چنانچہ انہوں نے اسے لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا شام ہونے تک ایک درہم بھی باقی نہ بچا، افطار کے وقت باندی سے فرمایا: میرے افطار کا انتظام کرو، چنانچہ ایک روٹی اور تھوڑا سا تیل لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی آپ نے آج جو کچھ تقسیم کیا ہے اس میں سے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں تو اس سے افطار کر لیتیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ناراض نہ ہو! اگر تو مجھے یاد دلا دیتی تو شاید میں ایسا کر لیتی۔ ②

① "عرفت الحق لاهلة (یہ الفاظ پتہ نہیں کہاں کے ہیں) کے علاوہ باقی روایت صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث: ٥/ ١١٦ ح: ٤١٤١۔ ② الطبقات الکبری: ٨/ ١٣١۔

Marfat.com

سخاوتِ عائشہ رضی اللہ عنہا

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں فرماتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ستر ہزار درہم تقسیم کرتے دیکھا ہے جب کہ وہ خود پیوند لگا کپڑا استعمال کرتیں اور نیا کپڑا انہیں خریدتی تھیں۔

خشیت عائشہ رضی اللہ عنہا

اسی طرح قاسم بن محمد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں فرماتے ہیں: میں روزانہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام کرنے جاتا تھا، ایک دن ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ نماز میں اس آیت کو بار بار پڑھ کر رو رہی ہیں: ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ (۵۲/الطور: ۲۷) ”سو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا۔“ چنانچہ میں وہاں کھڑے کھڑے تھک گیا اور اپنے کام سے بازار چلا گیا جب دوبارہ واپس آیا تو دیکھا کہ اسی طرح نماز پڑھ رہی ہیں اور اس میں زار و قطار رو رہی ہیں۔

خاتون اسلام! یہ علم و زہد، خوف و خشیت اور جود و کرم کے اعلیٰ نمونے ہیں تو آپ کیوں نہیں اپنی ماں کی نقل و اتباع کرتیں؟

7 کچھ گمنام خواتین کا تقویٰ

علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ایک نیک عورت آٹا گوندھ رہی تھی کہ گوندھنے کے دوران میں اس کے شوہر کی وفات کی خبر موصول ہوئی، تو اپنا ہاتھ اس سے اٹھا لیا اور کہا کہ اس کھانے میں ہمارے کچھ لوگ شریک ہو گئے ہیں۔

ایک دوسری عورت کا قصہ ہے کہ وہ چراغ جلا رہی تھی کہ اس کے شوہر کے مرنے کی خبر آ گئی تو اس نے چراغ بجھا دیا اور کہنے لگی کہ اس تیل میں اب ہمارے کچھ لوگ شریک ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

آپ نے ملاحظہ کیا کہ یہ مومن خواتین تقویٰ اور طہارت کے کس مقام پر تھیں، پہلی خاتون گوندھے ہوئے آٹے کو چھوڑ دیتی ہے، اور دوسری جلتے ہوئے چراغ کو بجھا دیتی ہے کیونکہ شوہر کی وفات سے اس میں ایک گنا ورثاء کا بھی حق ہو جاتا ہے تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے کے مال میں سے بغیر اجازت کے استعمال اور تصرف نہ ہو جائے اس لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کی وجہ سے اس کا استعمال ترک کر دیا۔

کیا یہ ورع وتقویٰ کی عالی مثال خواتین نہیں ہیں، کیا آپ بھی ان پرہیز گار ودیندار خواتین کی طرح نہیں ہونا چاہتیں؟

8 ام عطیہ اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما کا ایمان وشجاعت

حضرت ام عطیہ انصاریہ اور حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے تو لوگوں کی خدمت اور ان کے لیے کھانا تیار کرتے تھے، پانی پلاتے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتے تھے اسی طرح مریضوں کی دیکھ بھال اور مقتولین ومجروحین کو مدینہ منتقل کیا کرتے تھے۔

یہ کون سا ایمان وایقان تھا جو ان خواتین کو اپنے گھروں سے نکال کر میدان جہاد میں لا کھڑا کرتا تھا جہاں وہ اپنی اولاد، اہل خانہ اور مال ودولت سے دور ہو کر مجاہدین کی پشت پناہی کرتیں، مریضوں اور زخمیوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کرتیں اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کرتیں ومقتولین ومجروحین کو میدان جنگ سے اٹھا کر مدینہ منورہ منتقل کرتی تھیں یہ پاکیزہ وطاہرہ صحابیات تھیں۔

لیکن موجودہ دور میں فسق وفجور کے علمبرداروں نے عورتوں کو ان کے گھروں سے بے پردہ اور بے حیا کر کے باہر نکال دیا اور انہیں فوجی کیمپوں میں داخل کر دیا تاکہ وہ ان کو اپنی ہوس کا نشانہ بنائیں اور انہیں مختلف ملازمتوں پر شرطی بولی اور قاضی بنا کر بٹھا دیا تاکہ ان سے لطف اندوز ہوں اللہ تعالیٰ ان کو نامراد کرے۔

Marfat.com

خاتون اسلام! آپ ایمان ویقین اور شجاعت وعفت میں ان خواتین اسلام کی کیوں پیروی کیوں نہیں کرتیں اور بازاری و بے حیا اور بے پردہ عورتوں سے برأت ظاہر کرتیں۔

(9) ام البنین کا جود وکرم

ام البنین جو خلیفہ عبدالعزیز بن مروان کی صاحبزادی اور خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ہمشیرہ ہیں جود وکرم میں ضرب المثل تھیں، وہ فرمایا کرتی تھیں: ہر شخص کا ایک شوق ہوتا ہے اور میرا شوق ومشغلہ ہے۔ اور یہ خاتون ہر جمعہ کے دن ایک غلام آزاد کرتی تھیں، اور ایک شہسوار اللہ کے راستے میں بھیجا کرتی تھیں اور وہ یہ فرمایا کرتی تھیں: تف ہو کنجوسی پر، اگر وہ کوئی کرتہ ہوتا تو میں اسے کبھی زیب تن نہ کرتی اور اگر وہ راستہ ہوتا تو اس پر کبھی نہ چلتی۔

خاتون اسلام! آپ اس تابعی خاتون کے ان اقوال واعمال میں غور وفکر کیجیے میرا مشغلہ جود وسخا ہے، تف ہے بخل پر اگر وہ کوئی کرتا ہوتا تو میں اسے کبھی نہ پہنتی اور اگر کوئی راستہ ہوتا تو اس پر کبھی نہ چلتی آپ بھی اس خاتون جنت کی صفات وعادات اختیار کرنے کی کوشش کیجیے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ان صفات عالیہ سے متصف فرمادے، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(10) ام سفیان ثوری رحمہم اللہ کا حلم وخشیت

حضرت سفیان ثوری کی والدہ ماجدہ نے اپنے بیٹے سفیان سے جب وہ طالب علم تھے فرمایا: بیٹے تم طلب علم میں مشغول رہو میں سوت کات کر تمہاری کفالت کرتی رہوں گی۔

انہیں طلب علم کے لیے فارغ اور یکسو اور کام وکاج سے بے فکر کر دینا چاہتی تھیں ان سے مزید فرماتی ہیں: بیٹے جب تم دس حرف لکھ لیا کرو تو دیکھو تمہارے اندر زیادہ شوق پیدا ہوا کہ نہیں (مراد نور اور خوف وخشیت میں اضافہ تھا) اگر تم اضافہ محسوس نہ کرو

Marfat.com

تو سمجھو کہ یہ علم تمہارے لیے نفع بخش نہیں ہوگا۔

آپ حضرت سفیان ثوری کی والدہ کی فکر ونظر کا جائزہ لیجیے ان کا خیال ہے کہ علم کی وجہ سے دل میں نور اور خوف وخشیت پیدا ہوتی ہے، اگر یہ خوف وخشیت پائی جائے تو علم نافع ہے ورنہ تو ''علمے کہ رہ حق نہ نماید جہالت است'' کا مصداق ہے اور انسان کے لیے وبالِ جان ونقصان دہ ہے۔

ملاحظہ کیجیے! انہوں نے کس طرح محنت ومشقت سے سوت کات کر اپنے لڑکے کی پرورش کی اور طلبِ علم کے لیے فارغ کر دیا تھا، آپ بھی ان کا اسوہ اختیار کیجیے! اور جائزہ لیجیے! کہ یہ علم آپ کے اندر اور اللہ تعالیٰ سے خوف وخشیت اور شوق ورغبت پیدا کر رہا ہے یا نہیں؟ ان پاکیزہ و پاک طینت خواتین کا موجودہ دور کی عورتوں سے جو سکولوں اور ملازمتوں میں مشغول ہیں، مقابلہ کیجیے آپ کو اندازہ ہوگا ان خواتین اسلام کی طرح بننے کا کسی میں شوق وجذبہ نہیں پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

خاتمہ

گیارہ نصیحتیں

خاتونِ اسلام! آخر میں ہم آپ کی خدمت میں گیارہ قیمتی نصیحتیں پیش کر رہے ہیں، آپ ان پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کریں، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور زیر نظر کتاب کا مطالعہ اور اسے اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔

(1) توحید باری تعالیٰ

صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجیے اور قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ سے جو کچھ ثابت ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

(2) شرک سے اجتناب

عقائد اور عبادات میں شرک سے اجتناب کیجیے کیونکہ شرک سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔

(3) بدعت سے اجتناب

عقائد اور عبادات میں بدعات سے اجتناب کیجیے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور بدعتی کا انجام جہنم ہے۔

(4) نماز کی حفاظت

نمازوں کی پوری طرح پابندی کیجیے! کیونکہ جو شخص نماز کی حفاظت کرتا ہے وہ

Marfat.com

دوسرے اعمال کی مزید پابندی کرتا ہے اور جو کوئی نماز میں کوتاہی کرتا ہے وہ دوسرے اعمال میں زیادہ کوتاہی کرتا ہے۔

نماز کی ادائیگی میں طہارت، طمانینت، اعتدال اور خشوع و خضوع کا پورا خیال رکھیں اور اس کو اول وقت میں ادا کریں کیونکہ جب بندے کی نماز درست ہوگی تو تمام اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز فاسد ہوگی تو تمام اعمال فاسد ہو جائیں گے۔

5 شوہر کی اطاعت

اگر شوہر ہو تو اس کی فرمانبرداری اختیار کیجیے، اس کے کسی حکم کو نہ ٹالیے اور اس کی نافرمانی نہ کیجیے، حتیٰ کسی معصیت کا حکم دے۔

6 عفت و عصمت کی حفاظت

شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عفت و عصمت اور اس کے مال کی حفاظت کیجیے۔

7 پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کیجیے اور ان سے تکالیف دور کیجیے۔

8 خانہ نشین رہنا

خانہ نشین رہیے اور صرف بوقت ضرورت گھر سے باہر قدم رکھیے اور جب گھر سے باہر نکلیں تو اچھی طرح سے چہرے اور ہاتھوں کے پردے کے ساتھ نکلیں۔

9 والدین کے حقوق کی رعایت

والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں اور ان کو قولی و فعلی کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچائیں اور جب تک وہ نیکی و بھلائی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت کیجیے اور جب برائی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت ہرگز نہ کریں۔

Marfat.com

⑩ اولاد کی تربیت

اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا پوری طرح خیال رکھیے اور انہیں سچائی، نظافت، اچھے قول وفعل، حسن اخلاق اور تہذیب وتمدن کی تعلیم دیں جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دیں اور جب دس ۱۰ سال کے ہو جائیں تو نہ پڑھنے پر تنبیہ کریں اور دس سال عمر میں ان کے بستر الگ کر دیں۔

⑪ اللہ کا ذکر اور صدقہ وخیرات

ذکر اللہ اور صدقہ وخیرات کثرت سے کیجیے، ذکر اللہ کی تفصیلات اسی کتاب میں بیان ہو چکی ہیں آپ وہاں اس کا مطالعہ کر لیجیے، صدقہ وخیرات یہ ہے کہ آپ ضرورت سے زائد مال جس کی آپ کو اور شوہر و اولاد کو حاجت نہیں ہے، اگرچہ وہ کم سے کم ہو فقراء ومساکین اور رفاہی کاموں میں خرچ کیجیے کیونکہ صدقہ وخیرات مصائب وآلام سے محفوظ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو مصیبت سے محفوظ رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَ آخِرًا، وَصَلَّی اللّٰہُ وَ بَارَکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیمًا کَثِیْرًا۔

Marfat.com